آہ! حکیم اہلسنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری انتقال کر گئے

اناللہ وانا الیہ راجعون

شہیدِ کشمیر چودھری حمایت علی شہید نمبر

شعائر اللہ کی توہین ، نواز شریف کا زوال

ہر شخص میاں فیملی کی سربراہی سے تنگ تھا

حمایت علی تکلف وضع داری سے بری اور اخلاص و سادگی کے قیدی تھے

ابابیل مجاہدین عالمی بانی امیر چوہدری حمایت علی شہید

ہمارا نصب العین قرآن و سنت اور اسلاف امت کی تعلیمات کو عالمی سطح پر اجاگر کرنا مظلوم و محکوم قوموں کے حقوق کے لیے جدو جہد کرنا۔

اغراض و مقاصد اسلام کے خلاف برپا ہونے والی عالمی سازشوں کو بے نقاب کرنے اور ان کے مکروہ عزائم کو خاک میں ملانے کے لیے ہم چاہتے ہیں کہ

(۱) مسلمانوں کو دین و دنیا میں بلند مقام دلوانے کے لیے تمام طبقوں سے رابطہ کیا جائے۔(۲) خدا اور اس کے حبیب حضرت محمد ﷺ کی رضا کے لیے جہاد کریں۔(۳) لادینی نظریات کمیونزم فاشزم سوشلزم کے خلاف جہاد کیا جائے۔(۴) فرقہ واریت علاقہ پرستی لسانی فتنوں کے خلاف جہاد کو فروغ دیا جائے(۵) زندگی اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے جہاد کریں(۶) دنیا بھر کے تمام مظلوموں پر ہونے والے ظلم و ستم کے خلاف جہاد کریں (۷) بچے بوڑھے جوانوں کی عسکری تربیت کرنا تاکہ بوقت ضرورت مظلوموں کے حقوق کی بقا کے لیے جہاد کر سکیں۔(۸) عالمی سطح پر مسلمانوں اور دیگر مظلوم قوموں کے خلاف ہونے والی سازشوں پر مشتمل لٹریچر ان اقوام تک پہنچانا۔(۹) سماجی اخلاقی معاشرتی برائیوں کا قلع قمع کرنے کے لیے جہاد کیا جائے(۱۰) روحانی و اخلاقی تربیت کے لیے ریفریشر کورس کروانا۔(۱۱) عالمی سطح پر مسلم امہ اور دیگر مظلوم قوموں کے درپیش مسائل کے حل کے لیے آزادی کی تحریکوں سے روابط بڑھانا۔

اپنے عطیات اکاونٹ نمبر 3-3188 مسلم کمرشل بینک نور ٹریس سٹیڈیم برانچ لاہور کینٹ کو ارسال کریں۔

ابابیل مجاہدین عالمی مرکزی دفتر جامع مسجد مدینہ
راوی روڈ بتی چوک لاہور

بفیضانِ نظر: مجدد دین وملت شاہ احمد رضا خان حنفی بریلوی علیہ الرحمۃ

حکومت پنجاب کے سرکلر نمبر ۹۶/۵-۴-۴ (A-17) S-5 کے تحت سکولوں کالجوں ٹیکنیکل اداروں اور پبلک لائبریریوں کیلئے منظور شدہ

اہلسنت وجماعت کا ترجمان، فکرِ رضا کا امین

ماہنامہ کنزالایمان لاہور پاکستان

اردو - انگریزی

چیف ایڈیٹر: محمد نعیم طاہر رضوی

رمضان ۱۴۲۰ھ | جلد ۹ | شمارہ | ۱۹۹۹ء

مجلسِ ادارت: ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی، طارق محمود بٹ، غلام مصطفےٰ ابٹ

انتظامیہ: فیاض حسین، محمد عثمان

پرنٹر: محمد نسیم، چاچا پرنٹنگ پریس صدر لاہور چھاؤنی

ایڈیٹر: طارق محمود عزیز

سب ایڈیٹرز: محمد رضوان قادری، عارف محمود بٹ

سرکولیشن منیجر: ڈاکٹر خالد قمر

پبلشرز: ڈاکٹر محمد جمیل

مجلسِ مشاورت: چوہدری حمایت علی، تاج علی عاصی، عبدالستار غازی

شعبہ اشتہارات: جمیل الرحمن، نیاز احمد

کمپوزنگ: السید کمپوزنگ سنٹر صدر، لاہور چھاؤنی

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے سالانہ: ۱۱۰ روپے

ڈرافٹ ماہنامہ کنزالایمان اکاؤنٹ نمبر ۱۷-۵۶۸۵ حبیب بینک لاہور کینٹ پاکستان

زرِتعاون بیرونِ ملک

امریکہ ۲۵ ڈالر بذریعہ ہوائی جہاز — عراق ۹ ڈالر بذریعہ ہوائی جہاز

یورپ ۲۳ ڈالر بذریعہ ہوائی جہاز — ایران ۹ ڈالر بذریعہ ہوائی جہاز

عرب ممالک ۲۰ ڈالر بذریعہ ہوائی جہاز — ترکی ۹ ڈالر بذریعہ ہوائی جہاز

خط وکتابت وترسیلِ زر کا پتہ

ماہنامہ کنزالایمان دہلی روڈ - صدر بازار - لاہور چھاؤنی پاکستان، پوسٹ کوڈ نمبر ۵۴۸۱۰

فون نمبرز: ۳۷۱۹۲۷ - ۳۷۲۹۲۷

اس شمارے میں

محقق دوراں حکیم اہلسنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امر تسری

انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

کنزالایمان سوسائٹی کے سرپرست اعلیٰ اور مرکزی مجلس رضا کے بانی ممتاز دانش ور محقق عصر حکیم اہلسنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امر تسری مدیر اعلیٰ ماہنامہ مہر وماہ بدھ ۱۷ نومبر دوپہر ساڑھے بارہ بجے انتقال کر گئے۔

حکیم صاحب کے انتقال کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی اور شام تک سینکڑوں افراد ان کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

حکیم محمد موسیٰ صاحب امر تسری دنیا بھر میں تحریک یوم رضا / رضا کانفرنسوں کے داعی تھے وہ کئی ایک تنظیموں اور اداروں کے سربراہ تھے۔ حکیم صاحب کے انتقال سے اہلسنت کے حلقوں میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ پورا ہونا ممکن نہیں۔

نماز جنازہ شاد باغ لاہور کی گراونڈ میں ادا کی گئی جس میں مفتی عبدالقیوم ہزاری جسٹس میاں نذیر اختر جسٹس ڈاکٹر منیر احمد مغل مولانا عبدالحکیم شرف قادری مولانا محمد طفیل پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحبزادہ عثمان احمد نوری حضرت پیر میاں محمد حنفی سیفی راجا رشید محمود ابوالطاہر فدا حسین فدا طاہر انجم حضرت میاں زبیر احمد ضیائی گنج بخشوی ریاض ہمایوں سعیدی عمر فاروق حافظ فیاض احمد حاجی محمد اسحاق نوری محمد نعیم طاہر رضوی مرزا الطاف حسین بیگ ناصر عزیز ڈاکٹر محمد جمیل اور حکیم صاحب کے اہل خانہ و عزیز و اقارب سمیت سینکڑوں مداحوں نے شرکت کی نماز جنازہ چک سادہ شریف کے سجادہ نشین حضرت پیر محمد حسن شاہ صاحب نے پڑھائی جمعہ ۱۹ نومبر کو دربار حضرت داتا گنج بخشؒ کی مسجد میں نماز جمعہ کے بعد قرآن خوانی ہوئی جس میں ہزاروں افراد اور علماء مشائخ اور دانش ور حضرات نے شرکت کی۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

امام احمد رضا بریلویؒ

زہے عزت و اعتلائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم — کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا — ملک خادمان سرائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر — خدائے محمد برائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد برائے جنابِ الٰہی — جنابِ الٰہی برائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بسی عطر محبوبیٔ کبریاء سے — عبائے محمد قبائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بہم عہد باندھے ہیں وصل ابد کا — رضائے خدا اور رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دمِ نزع جاری ہو میری زبان پر — محمد محمد خدائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عصائے کلیم اژدھائے غضب تھا — گروں کا سہارا عصائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میں قربان کیا پیاری پیاری ہے نسبت — یہ آنِ خدا وہ خدائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد کا دم خاص بہرِ خدا ہے — سوائے محمد برائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے — جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلو میں اجابت خواصی میں رحمت — بڑھی کس تزک سے دعائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا — بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا — دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رضاؔ پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے ربِّ سلِّم صدائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اداریہ

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن

اگر جسم موت کے لیے ہی بنا ہے تو پھر شہادت کی موت سب سے بہتر ہے بحثیت مومن ایک مسلمان کے لیے تو شہادت کی آرزو جزو ایمان ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ شہادت کے اعلیٰ وارفع مقام سے سرفراز فرماتا ہے چودھری حمایت علی ایسے ہی خوش بخت افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے سیاست کے کارزار سے نکل کر مجاہدانہ زندگی اپنائی اور جہاد کشمیر میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے سرخرو ہوئے۔

چودھری حمایت علی نے سیاسی زندگی کا آغاز انجمن طلبہ اسلام کے پلیٹ فارم سے کیا اور پھر انجمن طلبہ اسلام اور انجمن نوجوانان اسلام کے مرکزی صدر جماعت اہلسنت کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات اور جمیعت علماء پاکستان کے مرکزی راہنما رہے آپ کی سرگرمیوں کا مقصد صرف اور صرف مسلک اہلسنت کا فروغ تھا چودھری صاحب کا تعلق ان افراد سے تھا جو اپنی زندگی کا ایک مقصد متعین کر لیتے ہیں اور پھر اس سے سر موانحراف بھی نہیں کرتے آپ نے جس مقصد حیات کا تعین کیا ساری عمر مستقل مزاجی سے اس پر قائم رہے کوئی دنیاوی لالچ اور مالی منفعت آپ کے پائے استقلال میں لغزش نہ لا سکی۔

کوئی دو سال قبل شوق جہاد کا جذبہ چودھری صاحب کے دل میں بیدار ہوا تو آپ نے لاہیل مجاہدین عالمی کے نام سے اپنی تنظیم کی بنیاد رکھی اور باقاعدہ افغانستان جا کر مجاہدانہ تربیت حاصل کی اس کے بعد آپ شوق شہادت سے سرشار مجاہدین کو تربیت کے لیے آزاد کشمیر کے مختلف کیمپوں میں لیجانے لگے اس دوران آپ کا مقبوضہ کشمیر جانا بھی ہوا جہاں کامیاب مہم کے بعد آپ واپس آئے۔

اگست کے اواخر میں جب مجاہدین کا قافلہ میدان کارزار میں جانے کے لیے تیار ہوا

تو اس میں چودھری صاحب جنہوں نے اپنا مجاہدانہ نام اپنے بیٹے کی نسبت سے ابو عمران رکھا لیا تھا بھی شامل تھے ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ چونکہ ابھی تنظیم نئی ہے آپ بیس کیمپ میں رہ کر ہی اپنے فرائض سرانجام دیں مگر ابو عمران کے دل میں تو شہادت کی آرزو مچل رہی تھی آپ نے جواب دیا جب صف بندی ہو چکی ہو تو پیچھے ہٹنا کفر ہے ۲۸ اگست کو مجاہدین کا آٹھ رکنی قافلہ روانہ ہوا ۳۱ اگست اور یکم ستمبر کی درمیانی شب پونچھ سیکٹر میں بھارتی غاصب فوجیوں کے ساتھ پانچ گھنٹے کی طویل جھڑپ کے ساتھ چودھری صاحب اور ان کے ساتھیوں نے ۳۳ بھارتی فوجیوں کو جہنم واصل کرنے کے بعد جام شہادت نوش کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

چودھری حمایت علی کی شہادت سے اہلسنت وجماعت ایک ایسے مخلص اور بے باک لیڈر سے محروم ہو گئے جس کا ثانی اس قحط الرجال کے دور میں ملنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے چودھری حمایت علی شہید کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ماہنامہ کنزالایمان کا یہ شمارہ ان کے قریبی دوستوں اور ساتھیوں کے مضامین پر مشتمل ہے اللہ تعالی ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے (آمین)

شعائر اللہ کی توہین
نواز شریف کا زوال

اکتوبر کا مہینہ پاکستان کی سیاسی تاریخ کے حوالے سے نہایت اہم رہا فوجی انقلاب کو اگرچہ پاکستان میں انہونی تو نہیں کہا جا سکتا لیکن جس طریقے سے اس مرتبہ یہ برپا ہوا کئی لوگ اس کی توقع نہیں کر رہے تھے میاں نواز شریف کی بھاری مینڈیٹ والی حکومت جس طرح مطلق العنانیت اور فرعونیت کی راہ پر گامزن تھی تمام ملکی اداروں کو جس طرح پامال اور تمام قوانین کو جس طرح بالائے طاق رکھ کر ملکی سلامتی

کو داو پر لگایا جا چکا تھا عوام کی جان و مال جس طرح ارزاں ہو چکا تھا ان حالات میں ہر شخص میاں فیملی کی سربراہی سے تنگ تھا ہمارے حکمران اس بات کو نظر انداز کر چکے تھے کہ عزت و شہرت و سربلندی امریکہ کے دست شفقت سے نہیں بلکہ خدائے جبار و قہار کی طرف سے ہوتی ہے اسی لیے اللہ تعالی نے اپنے اس ارشاد کو ثابت کیا کہ عزت وذلت اسی کی طرف سے ہوتی ہے جو ہر شے پر قادر ہے۔

میاں نواز شریف دوبارہ مسند اقتدار پر جلوہ افروز ہوئے دونوں بار انہوں نے عوام سے کئے گئے اپنے وعدوں سے انحراف کیا اور اس بار تو صورتحال یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ انہوں نے پاکستانی نظریاتی سرحدوں پر بھی نقب لگاتے ہوئے ہمارے دشمن ملک بھارت میں جائیدادیں خریدنی اور صنعتیں لگانی شروع کردی تھی جو لاکھوں مسلمانوں کے خون سے غداری کے مترادف تھا اور اگر سڑکوں کی توسیع واقعی ضروری تھی تو ان کا رخ تبدیل کیا جا سکتا تھا یا کچھ گھروں کو خرید کر بھی یہ کام کیا جا سکتا تھا مگر ہمارے بزعم خود مسلمان حکمرانوں نے مساجد کے تقدس کو جس طرح پامال کیا اس کی مثال غیر مسلم حکمرانوں کے دور حکومت میں بھی نہیں ملتی۔

سب سے بڑھ کر میاں نواز شریف جو خود کو ایک عاشق رسول ثابت کرتے ہیں انہوں نے جو رویہ حضور سرور کائنات حضرت محمد مصطفی ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار کی بے حرمتی کے بعد روا رکھا اور جس طرح دین فروش مولویوں کو سرکاری نقطہ نظر بیان کرنے کے لیے استعمال کیا اس سے ان کا عشق مصطفی ﷺ کا دعوی بھی سب کے سامنے واضح ہو گیا۔

دراصل میاں صاحبان نے اقتدار میں رہنے کے لیے ہر ممکن حربہ استعمال کیا امریکہ کی خوشنودی اور پیسے کی طاقت کو انہوں نے دوام اقتدار کا واحد ذریعہ سمجھا لیکن اللہ تعالی نے ان پر یہ بات واضح کردی کہ عزت اور ذلت اسی کی طرف سے ہے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے دنیاوی سہارے تو مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ہوتے ہیں۔

شہید حریت

(صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی)

شہادت ایک ایسا اعزاز ہے جس کے حصول کی خواہش انبیاء کرام نے کی اور شہادت ایک ایسی ارزو ہے جو ہر سچے مومن کے دل میں مچلتی ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے صدق دل سے اس کی تمنا کی اور اللہ تعالی نے انہیں اس انعام واعزاز سے نوازدیا۔

اس سے بڑھ کر کسی مقام اور اکرام کا کیا تصور ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے حریت فکر کے لیے جان دے دے حرمت انسانی کی خاطر اپنا خون بہا دے کسی مظلوم کی حمایت میں اپنی زندگی قربان کردے اور غیرت دینی کے تحت شہادت کی موت پالے۔

زندگی کیا ہے؟ ایک خواب جو آنکھ کھلتے ہی بکھر جاتا ہے زندگی کیا ہے؟ ایک بلبلہ جو سانس کی ایک ٹھیس برداشت نہیں کرسکتازندگی کیا ہے؟ ایک مہلت ہے جو ہر لمحے کم ہوتی جاتی ہے۔

زندگی کیا ہے؟ ایک خیال ہے جو آتا ہے اور گزر جاتا ہے زندگی کیا ہے؟ ایک سراب ہے جس کا جتنا تعاقب کرواتنا ہی دور ہوتا جاتا ہے زندگی کیا ہے؟ پانی پر ایک نقش ہے جو آگے ابھرتا اور پیچھے مٹتا جاتا ہے لیکن یہ زندگی ان کی ہے جو اپنے لیے جیتے ہیں رہ گئے وہ لوگ جو دوسروں کے لیے جیتے ہیں ان کے لیے زندگی مجموعہ راحت اور جو اعلی مقصد کے لیے مرتے ہیں ان کے سرمایہ عزت بن جاتی ہے اور ان کیلیے جینے والا محسن اور بامقصد موت پانے والا شہید ہوتا ہے

مزار حمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

میرے دوست حمایت علی چودھری مظلوم کشمیریوں کی حمایت میں شہید ہو گئے جب ان کی شہادت کی خبر قومی اخبارات میں پڑھی تو سچ کہتا ہوں میری آنکھیں بھیگ گئیں اور بے اختیار منہ سے نکلا مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ حمایت علی اس قدر مخلص اور کمٹمنٹ میں سچا تھا میں مرحوم کو روائتی طالب علم لیڈر اور سیاسی کارکن سمجھتا تھا میرے ہاں بیسیوں بار آئے لیکن مجھے اس کا گمان نہیں تھا کہ ان کے اندر ایک مجاہد چھپا ہوا ہے اور ایک شہید پرورش پا رہا ہے۔

سٹوڈنٹس لیڈر چونکہ زیادہ تر نعروں پر انحصار اور روائتی سیاسی کارکن حصول منفعت کے لیے سیاست اختیار کرتے ہیں لیکن برادرم حمایت علی چودھری نے روایت سے ہٹ کر عزیمت کی راہ چنی اور وقتی سیاست پر جہاد اور شہادت کو ترجیح دی اور واقعہ یہ ہے کہ وہ بڑے بڑوں کو کف افسوس ملتا بہت پیچھے چھوڑ گیا ہے شہید کا تعلق جمعیت علماء پاکستان سے تھا جس میں بڑے بڑے شیوخ التفسیر والحدیث شعلہ بیان مقرر اور مناظر ہیں مگر سعادت کے باب میں وہ سب سے بازی لے گیا جہاد کے عنوان پر بولنا آسان ہے مگر اس میدان میں قدم رکھنا ہر ایک کے بس میں نہیں اسی طرح شہادت کے فضائل بیان کرنا چنداں مشکل نہیں تلوار گلے میں حمائل کرنا بڑے حوصلے کی بات ہے

یہ عشق نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجیے

اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کر جانا ہے

شہید حمایت علی چودھری نے زرعی یونیورسٹی سے بی ایس سی آنرز کیا انجمن طلباء اسلام کے مرکزی صدر رہے انجمن نوجوانان اسلام کا منصب صدارت بھی انہیں حاصل رہا جماعت اہلسنت کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات تھے یہ سب ان کے

اعزازات ہیں لیکن اب جو تمغہ شہادت ان کے سینے پر سجا ہے اس کے مقابلہ میں ملی

ایس سی ہونا تو کجا جامعہ الازہر کے شیخ اور زرعی یونیورسٹی کے وائس چانسلر کا عہدہ

بھی ماند نظر آتا ہے اے ٹی آئی اور اے این آئی کی صدارت کا کیا ذکر تمغہ شہادت کے

سامنے پاکستان کی صدارت ہیچ معلوم ہوتی ہے صدارت ہر ایک کے حصے میں آسکتی ہے

لیکن شہادت صرف اہل سعادت کے نصیب میں ہوتی ہے۔

لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل

شہید ناز کی تربت کہاں ہے؟

شہید حمایت علی چودھری کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے بیٹوں پر کون نثار نہیں ہو

اور بیٹی پر کس کو پیار نہیں آتا؟ مگر حمایت علی چودھری نے اپنے بیٹوں پر کشمیر

کے یتیم بچوں اور اپنی بیٹی پر مظلوم بچیوں کو فوقیت دی آخر وہ بچے بچیاں بھی تو کسی

لخت جگر اور نور نظر ہیں جن سے ان کے ماں باپ چھین کر زمانے کی ٹھوکر و

میں ڈال دیا گیا ہے۔

جب ہم دائیں بائیں دیکھتے ہیں تو ماحول کی ناسازگاری سے دم گھٹتا ہے ٹی وی فلمیں

اخبارات جس نسل کو جنم دے رہے ہیں اور ہمارا کلچر جس طرح کی نفسیات پرور کر

ہے اس سے قطعاً اندازہ نہیں ہوتا کہ اس کے پہلو بہ پہلو ایسے لوگ بھی

ہو رہے ہیں جو اس چکاچوند سے ذرا متاثر نہیں ہوتے اور شہادتوں کی ایک فصل

ہمارے سامنے ہے جو آنکھوں کو روشنی اور جذبوں کو تازگی بخش رہی ہے کتنے

نوجوان ہیں جو گرمیوں میں مری زیارت اور ٹھنڈیانی کا رخ نہیں کرتے بلکہ

و آہن کا سامنا کرنے کے لیے کشمیر کی راہ لیتے ہیں اور جو سردیوں میں گرم انگیٹھی

سے لطف اندوز نہیں ہوتے بلکہ کشمیر کی برف پوش چوٹیوں پر راتیں بسر کرتے

دین اسلام کا فیض ہے جس نے زندگی کو نصیب العین دے کر موت کا سفر خو

بتادیا ہے۔

تجھے کیا بتاؤں اے ہم نشین مجھے موت میں جو مزا ہے
نہ ملا مسیح و خضر کو بھی نہ نشاط عمر دراز میں

میں سوچتا ہوں اگر حمایت علی محدث بن جاتا تو زیادہ سے زیادہ مسند تدریس سنبھال لیتا بہت بڑا پیر بن جاتا تو ایک گروہ بنا لیتا بہت بڑا لیڈر بن جاتا تو پارلیمنٹ میں پہنچ جاتا بہت بڑا صنعت کار بن جاتا تو قیمتی اور لمبی کار رکھ لیتا اس سے زیادہ کیا کرتا۔

مگر شہادت نے اسے اس مقام پر فائز کر دیا ہے جس کی گرد پھانکنے کو محدث بھی ترلے لیتے ہیں پیر جس کی آرزو میں پاپڑ بیلتے ہیں لیڈر جس کو پانے میں دوڑتے ہیں صنعتکار جس کے حصول میں ہانپتے نظر آتے ہیں۔

شہید بدر و احد اور کربلا کے شہیدوں کا ساتھی ہوتا ہے اور ان سے بڑھ کر اچھے ساتھی کون ہو سکتے ہیں اور کسے میسر آسکتے ہیں۔

سر نکال رہی ہیں
آپ کچھ وقت اس جامعہ کے ناظم اعلیٰ بھی رہے اور یہیں آپ نے تحریک خدام ملت کا دفتر قائم کیا تھا جسکے زیر انتظام بڑے بڑے ہوٹلوں میں امام اعظم سیمینار منعقد کیے

حمایت تو ہے عظمت اسلاف کا حوالہ

از قلم ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

حمایت تو ہے عظمت اسلاف کا حوالہ
ہوگا تیرے لہو سے کشمیر میں اجالا

راہ شہادت سے ملیں تجھ کو وہ رفعتیں
بن گیا تو وادی کردار کا ہمالہ

پھوٹے گا تیرے لہو سے چشمہ انقلاب
خاشاک باطل کے لئے تو شعلہ جوالہ

قرب نورانی نے کیا تجھ کو عظیم تر
بن گیا تو سرور کونین کا جیالا

ہر لمحہ تجھ میں ولولوں کا بحر موجزن
تحریر اور تقریر کا انداز تھا نرالا

ہر وقت تیری یادیں ہمراہ ہیں ہمارے
رشحات دل سے لکھا آصف نے یہ مقالہ

چوہدری حمایت علی شہید

سردار محمد خان لغاری چیف ایڈیٹر ماہنامہ لانبی بعدی

چودھری حمایت علی کا تعلق ضلع نارووال کی تحصیل شکر گڑھ کے ایک دیہات لالیاں سے تھا یہاں اس نے چودھری عبدالرشید گوجر کے ہاں آنکھ کھولی ابتدائی تعلیم اپنے گاوں اور شکر گڑھ میں حاصل کی جبکہ جامعہ زرعیہ فیصل آباد میں جا کر داخلہ لیا گھر سے مذہبی ماحول ملا تھا اس لیے یونیورسٹی میں جب سیدی یا رسول اللہ نعرہ سنا تو چودھری حمایت نے اپنا ناطہ اسی تنظیم سے قائم کر لیا وہ یونیورسٹی اور دیگر کالجوں کے علاوہ میڈیکل کالج کے انتخابات میں سرگرم ہو جاتا اور ہر طرف غلام ہیں غلام ہیں رسول کے غلام ہیں کے نعرے لگاتا اچھلتا کودتا نعرے بلند کرتا حلقہ یاراں میں بریشم کی طرح نرم لیکن معاملہ پڑتا اغیار سے تو گرم گفتگو ہوتی اور دھواں دھار تقریروں سے فضا کو ہموا بنا کر مخالفوں کے چھکے چھڑا دیتا تھا بی ایس سی کے بعد مختلف جگھوں پر ملازمت کی مگر اس کا دل نہ لگا کہ من بندہ آزادم عشق است امام من کے مصداق نوکری کرنا اس کے بس کا روگ نہ تھا وہ یونیورسٹی دور میں ہی نظام مصطفیٰ ﷺ اور مقام مصطفیٰ ﷺ سے اپنے آپ کو وابستہ کر چکا تھا قائد اہلسنت مولینا الشاہ احمد نورانی سے عشق کی حد تک محبت کرتا تھا انجمن طلباء اسلام کا مرکزی صدر بنا تو مولینا نورانی کے ہمراہ دوروں میں شامل ہوتا چونکہ پنجاب کے مولینا نورانی مدظلہ کے دورے مرتب کرنا میری ذمہ داری تھی چودھری حمایت دوروں میں ساتھ ساتھ رہتا جلسوں میں خطاب کرتا اور لوگوں کے سامنے نورانی قیادت کی تعریف و توصیح بیان کرتا مولینا نورانی کے دورے مرتب کرنے کے لیے مختلف

شہروں میں مجھے جانا ہوتا تو چودھری صاحب رفیق سفر ہوتے نماز کا پابند نوجوان تھا
جچی تلی گفتگو کرتا لیکن جب جمعیت کی پالیسی یا مولینا کی شخصیت بات ہوتی تو تمام
ضابطے ٹوٹ جاتے اور بے تکلف ہو کر گفتگو کرتا۔

۱۹۸۸ء میں انتخابات ہوئے تو چودھری حمایت لاہور میں تھے اور جناب پیر اعجاز احمد
ہاشمی کی انتخابی مہم کے انچارج تھے پیر صاحب نے ابتدا میں ہی پانچ لاکھ روپے
چودھری حمایت کے ہاتھ دے دیئے کہ چودھری صاحب ان کو خرچ کرنا ہے اور
آپ نے حساب رکھنا ہے۔

چودھری صاحب کے ہاتھ سے تمام رقم خرچ ہوئی کیا مجال کہ ایک پائی ادھر سے
ادھر ہوئی ہو جتنے کام کرنے والے ہوتے ان سے باقاعدہ رسیدیں لے کر ریکارڈ بنایا
جو انکی دیانتداری کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

وہ جمعیت کے دفتر میں رہنے لگے اب مجھے ایک اچھا ساتھی مل گیا تھا رات کو گپ
شپ ہوتی حالات حاضرہ پر تبصرے ہوتے چودھری صاحب کی نکتہ سنجی سے محفوظ
ہوتے۔

بے عمل لوگوں سے تنگ ہوتے اور تنقید بھی کرتے مگر سیاست میں مصلحت کے تحت
ہر ایک کو برداشت بھی کرتے بظاہر کبھی کسی سے جھگڑا نہیں ہوا۔

جمعیت کے تحت ۱۹۹۰ میں جہاد کشمیر کانفرنس جناح میں منعقد ہوئی جسکی صدارت
علامہ نورانی نے فرمائی تمام جماعتوں کے زعما اور لیڈر اسمیں شریک ہوئے چودھری
صاحب نے جانفشانی سے کام کیا پوسٹر لگائے بینر لگائے اعلانات کیئے کانفرنس
نہایت کامیاب ہوئی اب خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے اس کے بعد امریکہ نے
اپنے اتحادیوں سمیت عراق پر حملہ کیا تو چودھری صاحب صدام حسین کے سپاہی

کی حیثیت سے آگے بڑھے کیمپ لگائے رضاکاروں کی بھرتی ہونے لگی لاہور میں
چودھری صاحب ایک عام سپاہی کی حیثیت سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ریلی کو کامیاب
بنا کر دم لیا اسی اثنا میں انہیں انجمن نوجوانان اسلام کا سربراہ مقرر کیا گیا اس کا شاندار
کنونشن لاہور میں منعقد کیا گیا۔

عراقی سفارتکار مخلف عباس اس میں شرکت کے لیے آئے تو چودھری صاحب کی
خوشی کی انتہا نہ تھی کہ وہ مخلف عباس کے ذریعے اپنے جذبات جناب صدام حسین
تک پہنچانا چاہتے تھے۔

لاہور میں ہمارے دفتر کے قریب فلسطینی طلباء نے اپنا دفتر بنایا تو چودھری صاحب
مرحوم نے ان سے جارابطہ کیا اور ان کی تقارب کے دعوت نامے آنے شروع ہو گئے
چودھری صاحب نے اپنے اجلاسوں میں انہیں بلانا شروع کر دیا اے این آئی کی
صدارت کے بعد وہ جماعت اہلسنت پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات منتخب ہوئے اب
اہلسنت کی مذہبی خدمت میں مصروف ہو گئے جبکہ جناب جنرل اظہر کے پی آر او کی
حیثیت سے کام کرنے لگے اسی اثنا میں انہوں نے انجمن خدام ملت کے عنوان سے
تنظیم قائم کی اس کے تحت سراج الائمہ کاشف الغمہ حضرت امام اعظم کا یوم منانے کا
اعلان کیا لاہور کے ایک ہوٹل میں کامیاب پروگرام کئے جبکہ چھاونی کے علاقے میں
اس تنظیم کے تحت ایک فری ڈسپنسری بھی قائم کر دی تا کہ انسانیت کی خدمت کی
جائے

کچھ عرصہ یہ کام کیا مگر ان کے اندر جو جذبہ موجزن تھا وہ چین نہیں لینے دیتا تھا
چوہدری صاحب مرحوم نے سب کام کو چھوڑ کر جہاد کا شعبہ اپنے ذمے لے لیا اب
انہوں نے ٹھان لی تھی کہ اس قوم کو جہاد سے آشنا کرنا ہے وہ لشکر طیبہ کے اجتماع میں
گئے ان کا مطالعہ کیا تو اس نتیجہ پر کہ خود کو ہی پورا کام کرنا ہے چنانچہ چند نوجوان

تیار کئے اور ٹریننگ کے لیے افغانستان چلے گئے وہاں کچھ عرصہ تربیت کے حصول
کے بعد واپس آئے تو جہادی تنظیموں سے رابطے تیز تر کر دئے مظفر آباد اور کوٹلی کے
چکر کاٹے اور ٹھان لی کہ وہ اس کام کو خود سر انجام دیں گے
چودھری حمایت علی نے مانسہرہ اور کئی کیمپوں میں تربیت کے لیے نوجوان تیار
کر کے بھیجے جب کچھ ساتھی تیار ہو گئے تو وہ اب خود کشمیر جانا چاہتے تھے اس مقصد کے
لیے انہوں نے پوری تیاری کر لی آخری تربیت حاصل کرنے وہ آزاد کشمیر جا پہنچے میں
ان دنوں عمرہ اور متحدہ عرب امارات جانا چاہتا تھا ان سے مل کر روانہ ہوا تو چودھری
صاحب نے بتایا کہ میرا پروگرام بھی بن گیا ہے چند روز بعد میری روانگی ہے
آپ روضہ رسول پر میرے لیے دعا ضرور کرنا خدا ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب
فرمائے یہ ہماری آخری ملاقات تھی میں تقریبا ایک ماہ بعد واپس وطن پہنچا تو پتہ چلا
کہ چودھری صاحب چلے گئے ہیں مگر ابھی کیمپ میں ہیں ان کی خریت معلوم ہوتی
رہی مگر وہ واپس آنے کے لیے نہیں گیا تھا بلکہ وہ طارق کی طرح کشتیاں جلا کے گیا
تھا اور ہر ملک ملک است کہ ملک خدائے است کا نعرہ لگانے گیا تھا اب اسے واپس نہیں
آنا تھا بلکہ یہ پیغام بھیجنا تھا

محمد مصطفیٰ کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے
وہ سر کٹ جائے یا رہ جائے کچھ پرواہ نہیں کرتے

ستمبر کے اخبارات نے اطلاع دی کہ چودھری حمایت علی پونچھ سیکٹر بالا کوٹ کے مقام
پر جان جان آفرین کے سپرد کر گیا وہ مقام شہادت حاصل کرنے میں کامیاب ہوا
دوستوں اپنوں گھرانے والوں بلکہ ہر اس شخص کا سر فخر سے بلند کر گیا جس کا تھوڑا بہت
بھی اس سے تعلق تھا
یہ وہ مقام عظیم ہے کہ حیات جاودانی حاصل کر لی لیکن چودھری کی باتیں خوب یاد

آتی ہیں رات کو دیر تک بیٹھے گفتگو کرتے مگر سیر نہ ہوتے بلکہ محسوس ہوتا کہ ابھی
چودھری صاحب نے کوئی اور بات کرنا تھی اور مجھے بھی سننا تھی
ملاقاتیں ادھوری رہ گئیں ہیں کئی باتیں ضروری رہ گئی ہیں میرے تقریباً پندرہ سال
چودھری صاحب کے ساتھ گزرے صبح ناشتہ دوپہر کا کھانا رات کا کھانا تینوں اکٹھے
کھاتے تھے مگر ان پندرہ سالوں میں ایک مرتبہ بھی ہمارے درمیان کوئی ناراضگی
نہیں ہوئی وہ ہمیشہ بڑے بھائی کی طرح میری عزت کرتا تھا کبھی کوئی غلط بات اس کے
منہ سے نہیں سنی بہادر اور جری تھا ڈر اس کے قریب کبھی نہ پھٹکا تھا شب زندہ دار تھا
رات کو جلسوں سے دیر سے آتے مگر چودھری تہجد کے وقت اٹھتا نماز تہجد ادا کرتا اور
تسبیح پڑھتا رہتا صابر و شاکر انسان تھا اپنی ضرورت کبھی کسی کو بیان نہ کرتا تھا اس کی
شہادت اور بچھڑنے پر دل خون کے آنسو روتا ہے مگر فخر سے سر بلند ہوتا ہے کہ
ہماری سفارش کے لیے ہمارا دوست شہید ہم سے پہلے پہنچ چکا ہے وہ ضرور مجھ جیسے
دوستوں کو وہاں یاد رکھے گا

ابھی جام عمر بھرا نہ تھا کف دست ساقی چھلک پڑا
رہیں دل کی دل میں ہی حسرتیں کہ نشاں قضا نے مٹا دیا

چوہدری حمایت علی کی یاد میں

بڑے بھائی کے تاثرات شہید بھائی کے نام چودھری عنایت علی

۳ ستمبر ۱۹۹۹ بروز جمعۃ المبارک ہمارے محترم ساتھی عبدالقادر بیگ نے فون پر مجھ سے حمایت صاحب کی خیریت کا پوچھا اور ساتھ ہی اخبار (نوائے وقت لاہور) پڑھنے کا دریافت کیا میں نے برجستہ کہا کہ اخبار تو آج کل بہت کم پڑھتا ہوں اور حمایت صاحب جدھر بھی ہوں گے انشاء اللہ خیریت سے ہوں گے انہوں نے بتایا کہ اخبار میں چودھری صاحب کی شہادت کی خبر ہے دل میں طرح طرح کے وسوسے آنے لگے کہ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا شاید یہ خبر اس طرح نہ ہو ایک واہمہ یہ بھی تھا کہ چونکہ چودھری صاحب ایک عرصہ سے ان سرگرمیوں میں مصروف ہیں اس لیے یہ شہادت ان کا مقدر ہو سکتی ہے۔

اس وقت نماز جمعہ کا وقت ہوا چاہتا تھا اور میری یہ عادت رہی ہے کہ خط یا اخبار عموماً کھانے اور نماز کے بعد ہی اطمینان سے پڑھتا ہوں چنانچہ نماز جمعہ کے بعد اخبار کا مطالعہ کیا تو اخبار کی سرخی اور پھر تفصیلات پڑھنے کے بعد اس امر کا یقین ہو گیا کہ چودھری صاحب مقبوضہ کشمیر میں شہید ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس کے ساتھ ہی میری آنکھوں کے سامنے چودھری صاحب کا پورا ماضی گھوم گیا حمایت بھائی عمر میں مجھ سے کوئی تین سال چھوٹے ہوں گے ۱۹۷۴ میں میٹرک کرنے کے بعد انہوں نے پی ٹی سی کا کورس کیا مگر ملازمت وغیرہ نہیں کی اس دوران ان سے چھوٹے بھائی خالد محمود طاہر نے میٹرک کر لیا اور میں نے انجینئرنگ یونیورسٹی

سے فارغ ہونے کے بعد ملازمت شروع کردی تھی چنانچہ حمایت بھائی نے محمود کے ساتھ ۱۹۷۶ میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلہ لیا ماہ وسال گزرتے رہے ملازمت کے سلسلہ میں ہم مشرق وسطی کی صحرانوردی کرتے رہے اور چودھری صاحب تعلیمی و نظریاتی مراحل طے کرتے رہے اس دوران بعض دفعہ نظریاتی مصروفیات غالب آنے کی وجہ سے تعلیمی عمل تعطل کا شکار بھی ہوا پھر ایک وقت وہ آیا جب حمایت تعلیمی مراحل کے ساتھ ساتھ مختلف نظریاتی منازل سے گزرتے ہوئے انجمن طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی صدر بن گئے یونیورسٹی سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد ملازمت کا سلسلہ شروع کرنے کی نوبت آئی تو چودھری صاحب کا دل یونیورسٹی میں اٹکا ہوا تھا اور اب بھی وہ اپنا نامکمل ایجنڈا تکمیل تک پہنچانے کی سوچ میں تھے تعلیم سے فراغت کے بعد انہیں محکمہ زراعت حکومت پنجاب شوگر مل پسرور آئی سی آئی اور کئی دوسری جگہوں پر وقتاً فوقتاً ملازمت بھی ملی مگر اپنی قلندرانہ طبعیت آزاد منش مزاج اور دنیاوی جاہ و حشمت سے بے نیازی کی بنا پر تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد انہیں خیرباد کہتے رہے والدین اور ہم جیسے دنیاداروں کے دباؤ میں آکر ملازمت شروع تو کر دیتے مگر پھر چند ماہ بعد اپنی سیلانی اور آزاد رو طبعیت کی وجہ سے استعفی دے دیتے شروع سے انہوں نے اپنے آپ کو مختلف قسم کی اصلاحی رفاہی اور سیاسی تنظیموں سے وابستہ کر لیا تھا جن میں انجمن نوجوانان اسلام اور خدام ملت جیسی تنظیموں کے وہ سربراہ بھی تھے اور پھر جمعیت علمائے پاکستان میں بھی شمولیت اختیار کی ہوئی تھی ۱۹۸۶ کے بعد یکسوئی کے ساتھ اپنی تنظیموں اور پارٹی کی خدمت پر کمربستہ ہو گئے ان کے ساتھ وابستگی اور وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ بہت دفعہ گھریلو معاملات کو پس انداز کر کے تنظیم کے کام کو ترجیح دیتے ۱۹۸۶ میں ملازمت کے سلسلہ میں میری رہائش چشمہ بیراج کالونی میں تھی اس دوران ایک دفعہ بچوں کے

ساتھ بیراج پہ جانا ہوا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ چودھری صاحب ساتھیوں کے گروپ کے ہمراہ تفریحی دورہ پر آئے ہوئے ہیں بچوں نے دیکھتے ہیں شور مچا دیا چاچو آپ کدھر آئے ہوئے ہیں ہمارے پاس کیوں نہیں آئے کہنے لگے چلو اب آپ کے ساتھ چلتے ہیں۔

اپنی بنائی ہوئی تنظیموں کے زیر اہتمام مختلف قسم کے سیمینار منعقد کیا کرتے تھے ان کا محور زیادہ تر عصر حاضر کے مسائل 'اسلاف کے کارنامے اور ان کے اسوہ کا احیاء عشق رسول ﷺ اور نظام مصطفیٰ ہوا کرتے تھے۔

چودھری صاحب کی زندگی کا محور ہمیشہ حب رسول ﷺ اور فروغ عشق رسول ﷺ رہا وہ ہر محفل اور پروگرام کو اس رنگ میں دیکھنا چاہتے تھے چنانچہ ۱۹۹۴ میں جب چھوٹے بھائی خالد محمود طاہر ویانا سے زراعت میں پی ایچ ڈی کر کے آئے تو خوشی کے اس موقع کو منانے کے لیے انہوں نے پر وقار محفل نعت کا اہتمام کیا اس موقع پر جب ان کے دوست نظامی صاحب نے انہیں تقریر کرنے کو کہا تو خوشی سے آبدیدہ ہو گئے اور محافل پر چھا جانے والے اس مقرر نے صرف اتنا کہا کہ معذرت کر لی کہ ہم اللہ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے ایک بے مایہ نیم خواندہ والد کی اولاد کے لیے اس سے زیادہ تشکر اور کیا ہو گا کہ آج ان کا کوئی بیٹا انجینئر ہے کوئی ڈاکٹر اور کوئی ماسٹرز کیے ہوئے ہے۔

چودھری صاحب صرف نام کے ہی حمایت نہیں تھے بلکہ عملی زندگی میں بھی وہ ہمیشہ نادار غریب اور مستحق لوگوں کی حمایت پر مستورر ہتے لاہور میں بھی ان کی رہائش گاہ ہمیشہ اعزا و اقربا دوست احباب اور صرف اپنے گاوں ہی نہیں بلکہ دور و نزدیک کے لوگوں کے لیے ہمیشہ دیر سویر وجہ سکون اور گوشہ عافیت تھی۔

چودھری صاحب ذاتی زندگی انتہائی سادگی اور تکلف سے آزاد ماحول میں گزارنے کے عادی تھے ضروریات بہت محدود اور فقیرانہ تھیں شاید اسی وجہ سے ضیاء دور میں جب ان کی پارٹی حکومت میں تھی تو انہیں کچھ مراعات اور محنت کا ثمر لنہ دینے کی پیشکش ہوئی مگر انہوں نے صاف معذرت کرلی تقریباً دو سال پہلے چھوٹے بھائی ڈاکٹر خالد محمود طاہر نے ان کے لیے بہت اچھی ملازمت کا بندوبست کیا ان کو سمجھانے کی کوشش کی کہ شاید چودھری صاحب زندگی کی کٹھن دشوار گزار راہوں سے تھک کر ایک نئی دنیاوی زندگی کا آغاز کرنے پر آمادہ ہوں انہیں مختلف دلائل سے قائل کرنے کی کوشش کی گئی کہ آدمی معاشی طور پر مستحکم ہو تو دین کی بہتر خدمت کرسکتا ہے آپ ملازمت شروع کریں اس میں ترقی اور خوشحالی کے بہت امکانات ہیں مگر لگتا تھا کہ وہ زندگی کے مقاصد کا تعین کرچکے تھے۔ کہنے لگے آپ کے فلسفہ کی رو سے تو غریب آدمی دین کی کوئی خدمت کرہی نہیں سکتا آپ کی اس محبت کا بہت بہت شکریہ میری ضرورت پانچ چھ ہزار روپے تک ہی ہے اور اتنی ملازمت میرے پاس ہے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے چودھری صاحب نے چند احباب کے ساتھ مل کر لاہیل مجاہدین عالمی کے نام سے جہادی تنظیم بنائی اس سلسلے میں انہوں نے پہلے دوسری جہادی تنظیموں کا مطالعہ کیا ان کے اجتماعات میں شرکت کی خود بھرپور ٹریننگ کی اور پھر اس کے بعد اپنی تنظیم کی طرف سے مختلف گروپ جہاد کشمیر میں بھیجتے رہے جو کشمیر میں اپنے خون کا نذرانہ پیش کرتے رہے تقریباً ایک سال تک چودھری صاحب کا قیام لاہور اور مظفر آباد میں وقفہ وقفہ سے رہا اس دوران ان کا شاید خود بھی وادی میں کبھی جانا رہا البتہ ۱۴ جون ۱۹۹۹ سے انہوں نے مظفر آباد کو اپنا مستقل مستقر بنالیا تھا وہاں سے وہ اپنے ساتھیوں اور تنظیمی امور کی نگرانی کرتے رہے اس دوران کبھی کبھار خود بھی وادی میں جانا رہا۔

۲۸ اگست کو پھر ایک گروپ کے ہمراہ وادی کشمیر میں ہندو سامراج سے ٹکرانے کے لیے روانہ ہوئے انہیں اس گروپ کی قیادت کی ذمہ داری سونپی گئی اس میں چار پاکستانی اور چار کشمیری تھے گروپ کو مختلف قسم کے اہداف دیئے گئے تھے مگر انہیں خصوصی طور پر جموں میں تحریک حریت کا کام تیز کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ساتھیوں نے بہت اصرار کیا کہ آپ خود نہ جائیں آپ کے بعد تنظیم کو متحرک اور فعال طریقے سے چلانے والا کوئی نہیں مگر انہوں نے کہا نہیں مجھے اچھا نہیں لگتا کہ جو چیز دوسروں کے لیے پسند کروں خود اس سے اجتناب کروں اور پھر اس میدان میں ہر صورت میں کامیابی ہے چاہے غازی ہو یا شہید ان کے عزم صمیم کو دیکھتے ہوئے ساتھیوں کو ان کی بات ماننا پڑی ۳۱ اگست اور یکم ستمبر کی درمیانی رات وادی کشمیر کے تقریباً ۱۵ کلو میٹر اندر ان کی ہندو فوج سے مڈبھیڑ ہو گئی ایک اطلاع کے مطابق رات گیارہ بجے سے صبح ساڑھے چار بجے تک یہ معرکہ گرم رہا جس میں قافلہ جہاد کے یہ عظیم مجاہدین اللہ کے ہاں سرخ رو ہوئے اور ہندو سامراج کو دوسرے نقصان کے علاوہ ۳۳ فوجیوں کو بھی واصل جہنم کیا. حقیقت میں یہ جذبہ جہاد اور شوق شہادت ہی ہے جو کسی مادی منفعت اور مالی حرص کے بغیر کشاں کشاں میدان کارزار میں لے جاتا ہے بقول اقبال ؂

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

یکم ستمبر کی شب بی بی سی نے اپنی معمول کی اردو نشریات میں آل انڈیا ریڈیو کے حوالے سے بھی خبر دی تھی کہ ابو عمران افغانی جو دراندازوں (ان کے اپنے الفاظ ہیں) کو تربیت دے کر وادی میں بھجا کرتے تھے آج اپنے ساتھیوں سمیت ایک معرکہ میں صبح کے وقت مارے گئے ہیں انہیں کیا خبر کہ یہ ابو عمران افغانی دراصل حمایت علی

چودھری ہیں جنہوں نے اپنے بیٹے عمران کے نام پر اپنا جہادی نام ابو عمران رکھا تھا اور

یہ افغانی نہیں پاکستانی ہیں

کہتے ہیں تیری یاد آئی تیرے جانے کے بعد حمایت بھائی اپنی ذات میں ایک انجمن تھے

تنظیم تھے جس شخص نے زندگی بھر کسی کو نالاں و ناراض نہ کیا ہو ذاتی مفاد اور

منفعت پر ملک و قوم اور تنظیم کے کام کو فوقیت دی ہو سب کی ہمیشہ عزت اور

خدمت ہی کی ہو اس کے جانے پر کونسی آنکھ ہے جو نمناک نہ ہو میرے تو وہ بھائی تھے

ہی مگر تنظیمی نظریاتی اور جماعتی ساتھیوں کے لیے مجھ سے بڑھ کر محبت کرنے

والے تھے شاید یہی وجہ ہے کہ ان کی تنظیم اور جماعت اپنے شہید ساتھی کو خراج

عقیدت پیش کرنے کے لیے پورے ملک میں مختلف محافل مجالس اور قرآن خوانی

کا اہتمام کر رہی ہے اور زندہ قوموں کا یہی شعار ہوا کرتا ہے شہید تو اللہ کے ہاں

سرخ رو ہوتے ہیں ان کے ساتھ محبت اور نسبت رکھنے سے ہم اپنی آخرت کا بندوبست

کرتے ہیں

سنت الیہہ یہ رہی ہے کہ بغیر محنت و کاوش کے کوئی ثمر نہیں ملا کرتا محنت رائیگاں

نہیں جاتی کاہل اور بے عمل لوگوں کو رسوائی کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آیا کرتا کوئی چیز

جس قدر قیمتی ہے اس کے حصول کے لیے محنت کا معیار بھی اتنا ہی بلند ہے پھر آزادی

جیسی نعمت کے لیے انسان اپنی سب سے قیمتی متاع جب اللہ کے حضور پیش کریں تو

تب کہیں جاکر رحمت الٰہی جوش میں آتی ہے

ایسی کوئی دنیا نہیں افلاک کے نیچے

بے معرکہ ہاتھ آئے جہاں تخت جم و کے

کشمیر کا جہاد ابھی جاری ہے یہ انشاء اللہ ایک روز ضرور پایہ تکمیل کو پہنچے گا مگر جب تک

جہاد جاری ہے ہمیں اس جہاد کی کامیابی کے لیے مختلف محاذوں پر اس کی پشتیبانی کرنی

ہے اہل کشمیر کے مدد کرنی ہے ان کو عزم و حوصلہ دینا ہے۔ نتائج اللہ مرتب کرتا ہے ہماری ذمہ داری تو صرف یہ ہے کہ ہمیں جہاد کی راستہ میں صرف اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر جو کچھ ہمارے پاس ہے اسے لٹانا اور کھپانا ہے۔ یہی سنت صحابہ ہے یہی آج کی پکار ہے یہی مطلوب و مقصود ہے

آخر میں شہید بھائی کے نام اتنا کہوں گا کہ

اندھیری رات کی خاطر جلایا آشیاں اپنا
کہ تو رکھتا تھا دنیا سے جدا سودوزیاں اپنا
قضا نے تجھ سے ٹکرا کر شکست فاش کھائی ہے
دیا ہے تو نے مقتل میں کچھ ایسے امتحاں اپنا
شہادت تو اطاعت ہے صداقت ہے رفاقت ہے
اسی خاطر تو ہوتا ہے شہیدوں کا جہاں اپنا
مکاں لامکاں کا تو مکیں ہے اے میرے بھائی
بلندی تک پہنچ سکتا نہیں تیری گماں اپنا

مجاہد کشمیر چوہدری حمایت علی

کی یاد میں ملک محبوب الرسول قادری

جہاد اسلام کا چھٹا رکن ہے اور جہاد کرنا مسلمان کی شان ہے اللہ تعالی کی راہ میں کفار
لڑتے ہوئے شہید ہونے والا مجاہد اپنے رب کریم سے بناہ اجر و ثواب پاتا ہے اور اس
معراج یہ کہ بندہ اپنے خالق کے دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے علامہ اقبال اسی لے
گئے ...

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

مرتبہ شہادت پر فائز ہونے والے خوش بخت انسان کے لیے تفسیر بیضاوی میں
انعامات کی نوید ہے (۱) شہادت کا شرف (۲) ابدی زندگی (۳) قرب الٰہی (۴) ج
نعیم سے لطف اندوزی

ہمارا محترم تنظیمی و تحریکی ساتھی حمایت علی چودھری بھی ان لوگوں میں سے ایک
جن کے مقدر میں رب کریم نے شہادت کی عظیم سعادت روز ازل سے لکھ دی
یہ سعید و شکیل مجاہد کشمیر شکر گڑھ کے نواحی گاؤں لالیاں کے ایک معزز گھرا
فرد تھا اس نے اپنے بچپن ہی سے اسلام پیغمبر اسلام ﷺ پیارے پاکستان اور
برادری سے محبت کرنا سیکھی وہ زمانہ طالب علمی سے انجمن طلبہ اسلام کا کارکن
مختلف ذمہ داریوں پر کام کیا اور ملک گیر شہرت پائی میں حمایت علی چوہدری کو
زمانے سے جانتا ہوں جب وہ اے ٹی آئی کا مرکزی جوائنٹ سیکرٹری تھا اور

یونیورسٹی میں بی ایس سی کا طالب علم تھا ہوسٹل کے ڈی بلاک میں اس کا اقامتی کمرہ عملی طور پر انجمن طلبا اسلام کے دفتر کے طور پر بھی استعمال ہوتا تھا پنجاب بھر ہی نہیں بلکہ ملک بھر سے اس کی خط و کتابت یہیں سے ہوتی تھی اس زمانے کے چند خطوط شہید کی یادگار کے طور پر میرے ریکارڈ میں محفوظ ہیں وہ خالص تنظیمی و تحریکی ذہن کا حامل عظیم انسان تھا اگرچہ زمانہ طالب علمی میں کچھ مدت کے لیے اس کے ساتھ ہمارے دوستانہ تعلقات میں کشیدگی بھی پیدا ہوئی مگر جمعیت علمائے پاکستان کے جھنڈے تلے جب امام انقلاب مولانا شاہ احمد نورانی کی قیادت میں ایک مرتبہ پھر ہماری ملاقات ہوئی تو میں نے اس شخص کی محبت خلوص اور دوستی میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ دیکھی حمایت علی چوہدری سے جب بھی اور جہاں بھی ملاقات ہوئی وہ ہنستا مسکراتا کھلے دل کے ساتھ گلے لگ کے ملتا خیر خیریت کے بعد ملک و ملت کے حوالے سے ہی بنایا جانے والا پروگرام بہت جلد تکمیل کے مراحل میں دیکھنے کا خواہش مند نظر آتا تھا لیکن حکمت عملی پلاننگ مشاورت اور تفکر و تدبر سے کام لینا بھی اس کا معمول تھا حمایت علی چوہدری شہید سے بے شمار ملاقاتیں رہیں وہ میرے آفس بھی کئی دفعہ تشریف لائے اور مجھے بھی ان کے آفس جانے کا متعدد بار اتفاق ہوا دوسروں کے کام کر کے اسے بے پناہ خوشی اور مسرت ہوتی تھی اس مقصد کے لیے اس نے لاہور میں ڈسپنسری قائم کی جس کے تحت وہ دکھی انسانیت کی خدمت کر کے قلبی سکون کا سامان کرتا لوگوں کو اس فلاحی رفاعی کام کی طرف راغب کرتا مریضوں کو ادویات فراہم کرتا سیاسی حوالے سے وہ تحریک نفاذ نظام مصطفی ﷺ کا بے لوث سپاہی تھا جمعیت علماء پاکستان کا شیدائی تھا قائد ملت اسلامیہ مولانا شاہ احمد نورانی کی ذات گرامی سے وہ بے حد متاثر تھا اور اس نے نورانی میاں کی شخصیت پر ایک کتاب بھی مرتب کی تھی مولانا نورانی کے جلسوں میں وہ بڑے ذوق و شوق سے شرکت کرتا اور

قائد اہلسنت کی آمد پر وہ دیوانہ وار نعرے لگاتا عظیم قائد بھی حمایت علی چوہدری کو اپنا عزیز خیال کرتے اخبار جمعیت کے نام سے چوہدری صاحب نے ایک سیاسی میگزین شروع کیا لیکن وسائل کی کمی کے سبب وہ زیادہ دیر تک اسے جاری نہ رکھ سکے حمایت علی چوہدری انجمن نوجوانان اسلام کا مرکزی صدر بھی رہا جس کے تحت اس نے نئی نسل میں اسلامی شعور کی بیداری اور نظریہ غلامی رسول ﷺ کے فروغ کے لیے سر توڑ جدوجہد کی امام آلائمہ کشف الغمہ سراج الامت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ؒ کی ذات گرامی سے وہ بے حد متاثر تھا اس سلسلہ میں اس نے کئی پروگرام کرائے غالباً ۹۷ میں حمایت علی نے فلیٹیز ہوٹل میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ ؒ کی یاد میں ایک تاریخی نوعیت کا سیمینار منعقد کرایا

ملکی مقتدر شخصیات کو اس سیمینار میں مدعو کیا گیا میرے ایک صحافی دوست جن کا فکری ونظری تعلق مکتب تشیع سے ہے میں نے انہیں سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ کی شخصیت پر مقالہ لکھنے کی فرمائش کی حیدر جاوید سید نے مقالہ لکھا اور کمال لکھا پھر وہ سیمینار میں پڑھا اور داد پائی حمایت علی چوہدری اس پر صرف میرا شکریہ ادا کرنے کے لیے میرے پاس تشریف لائے کہ آپ نے دوسرے مکتب فکر کے ایک نامور صحافی کو میرے پروگرام میں ایک مقرر کی حیثیت سے مدعو کیا وہ تقریر جوشیلے انداز میں کرتا تھا جس سے اس کے ذوق اور جذبے کا اظہار نمایاں طور پر ہوتا تھا چوہدری صاحب کی ایک حیثیت متصوف کی بھی تھی وہ اکثر اولیائے کرام کی خانقاہوں پر حاضری دیتا اور مراقبہ ومکاشفہ کے ذریعے ان کے روحانی فیضان سے مستفیض ہوتا تھا اسے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی ؒ سے بے پناہ محبت تھی اور اس کے اظہار کے لیے شہید نے ایک بہت خوبصورت فور کلر قد آدم سائز میں اشتہار شائع کیا اور ملک بھر کے طول وعرض میں پھیلایا شہید نے اس دنیا کو خیر باد کہنے سے قبل آزادی کشمیر

کے لیے موثر کردار ادا کرنے کی غرض سے ایک تنظیم قائم کی جس کا نام لبابیل مجاہدین عالمی رکھا گیا اس تنظیم کا جب ڈھانچہ قائم کرنے کے لئے ذہنی و قلبی ہم آہنگی رکھنے والے احباب کا اجلاس منعقد ہوا تو سارے مجاہدین نے حمایت علی چوہدری ہی کو اپنا سالار منتخب کیا اس نے تربیتی کیمپ قائم کیے نوجوانوں کو وہاں عسکری تربیت دی جاتی اور وہ خود عملی طور پر شریک ہوتا ورنہ الاماشااللہ تحریکوں کے قائدین تو محفوظ مقامات پر بیٹھ کر مجاہدین کی قیادت کا فریضہ ادا کرتے ہیں حمایت علی چوہدری نے کارگل کے محاذ پر بھی اپنے شیر دل مجاہدین کے دستے بھیجے بلکہ خفیہ والوں کی رپورٹ کے مطابق کارگل سے مجاہدین کی واپسی کے دنوں میں مختلف عسکری تنظیموں کے مجاہدین کی تعداد اس کے ساتھیوں سے بہت کم تھی مثلاً کسی کے بیس مجاہدین تھے تو کسی کے پندرہ اور کسی نے پچیس مجاہدین بھیجے تھے مگر لبابیل مجاہدین عالمی کی تعداد اس وقت بھی ۷۵ تھی حمایت علی چوہدری خود مقبوضہ کشمیر میں جہاد کر رہا تھا اگست کے آخری دنوں میں اسے پونچھ سیکٹر میں اپنے ساتھ دیگر ساتھیوں سمیت غاصب و ظالم ہندوو فوجوں سے نبرد آزما ہونے کا موقع ملا اکتس اگست اور یکم ستمبر کی آدھی رات کے بعد ان آٹھ مجاہدین نے ایسا زوردار حملہ کیا کہ بائیس ہندو بھیڑیے جہنم رسید ہوئے اور انہوں نے جام شہادت نوش کیا انا للہ وانا الیہ راجعون

حمایت علی چوہدری ایک ایسا انسان تھا جس کے اندر کا انسان بیدار تھا وہ بیک وقت مجاہد اسلام بھی تھا محبت وطن سیاستدان بھی تھا بہترین مبلغ بھی تھا مخلص و محنتی دینی کارکن بھی تھا شاندار مقرر بھی تھا سماجی شخصیت بھی تھا اچھا منتظم بھی تھا پر خلوص انتھک صاحب بصیرت نیک سیرت اور خوبصورت حقیقی اور سچا مسلمان تھا انہی خصوصیات کی بناء پر وہ شہادت کے عظیم مرتبہ پر فائز ہوا اور اس کی محنت کو قبول فرما کر رب کریم نے اسے اپنے حریم ناز میں میں بلا لیا اقبال نے کہا تھا ؎

شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

شہید نے اپنے پسماندگان میں تین بچے اور ایک بیوہ اور بوڑھے والدین چھوڑے ہیں جن کی ہر لحاظ سے سرپرستی کرنا معاشرے کے امیر حضرات کی بالخصوص اور عوام کی بالعموم ذمہ داری ہے اور نوجوانوں کے لیے شہید کا مشن مسلسل منتظر ہے۔

لکیر چھوڑنے والا تو لکیر چھوڑ گیا
یہ اور بات ہے کہ کوئی اس پہ چلے نہ چلے

چوہدری حمایت علی شہید کی یاد میں

انجمن طلبائے اسلام زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں چوہدری حمایت علی شہید کی یاد میں پروگرام ہوا جس کی صدارت برادر عارف ضیاء کنوینز یونیورسٹی نے کی جبکہ مہمان خصوصی انجمن طلبہ اسلام کے سابق راہنما ڈاکٹر تصدیق حسین شاہد تھے پروگرام میں سابق مرکزی صدر ڈاکٹر جاوید اختر نے کہا کہ چودھری حمایت علی شہید کی زندگی انجمن طلبہ اسلام کے ہر کارکن کے لیے مشعل راہ ہے اس عظیم مجاہد نے کارکنان کو نظام مصطفیٰ ﷺ کے عملی نفاذ کے لیے جو درس دیا ہے ہمیں اس پر عمل پیرا ہونا ہے انجمن طلبہ اسلام کا ہر رکن پاکستان میں نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لیے اور مقبوضہ کشمیر کو ظالم ہندو بنئے سے آزاد کرانے کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا اجلاس میں طلبہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی اجلاس میں سابق راہنماؤں اور انجمن طلبہ اسلام کے کارکنان نے چودھری حمایت علی شہید کو اپنے اپنے الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

چوہدری حمایت علی شہید کی یاد میں

(ڈاکٹر خالد محمود طاہر برادر اصغر)

چودھری حمایت علی میرے بڑے بھائی ہی نہیں بہت پیارے دوست بھی تھے وہ بہت ہی شفیق محبت کرنے والے پر خلوص اور فرشتہ صفت انسان تھے مجھے تو اب بھی یقین نہیں آتا کہ وہ اب ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ ہمیشہ ہنستا مسکراتا چہرہ، سر پر ٹوپی اور اجرک اوڑھے وہ میری آنکھوں کے سامنے رہتے ہیں۔

میں نے راتوں کو اکثر ان کو عبادت میں مشغول پایا۔ نماز پنجگانہ کے علاوہ وہ تہجد گزار بھی تھے بزرگوں اور اولیاء کرام سے ان کو بے پناہ عقیدت تھی۔ ان کے ساتھ نشست میں اکثر اولیاء کرام کا ہی تذکرہ ہوتا تھا وہ اکثر بہاؤالدین ذکریا ملتانی، شاہ رکن عالم، بابا فرید، شکر، داتا صاحب، اور میاں میر رحمہم اللہ جیسی عظیم ہستیوں کی مثالیں دیتے۔ عظیم صوفی شعرا میں سے بابا بلھے شاہ حضرت سلطان باہو اور میاں محمد بخش کھڑی شریف کے کلام کو بہت پسند کرتے تھے۔ فیصل آباد میں قیام کے دوران وہ اکثر حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحبؒ کے مزار پر حاضر ہوتے اور سالار والہ کے بزرگ صوفی برکت علی کے ہاں بھی جایا کرتے تھے۔

گھر کے افراد میں سب سے زیادہ عرصہ انہوں نے میرے ہی ساتھ گزارا ہے۔ ایک ساتھ ہم یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ یونیورسٹی میں طالبعلمی کے زمانے میں وہ اے ٹی آئی میں شامل ہو گئے اور اس طرح سے تنظیمی کاموں میں ان کی مصروفیات زیادہ رہتیں جس کی وجہ سے اپنی تعلیم پر کم توجہ دے پاتے۔ میں اور بھائی جان میٹرک کے بعد ۱۹۷۶ میں ایک ساتھ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں داخل ہوئے۔

اس دوران ان چونکہ تنظیمی امور میں غیر معمولی حد تک ملوث ہو گئے تھے لہذا ابا جان اور دوسرے گھر والوں کا خیال تھا کہ ان کو یونیورسٹی سے واپس بلالیا جائے۔

ایک دفعہ ابا جان چودھری صاحب کو یونیورسٹی سے گاوں بھی لے آئے لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد یقین دہانی پر چودھری صاحب دوبارہ یونیورسٹی آگئے۔ پھر جب میں اعلی تعلیم کے حصول کے لیے یورپ چلا گیا تو چودھری صاحب کو اس بات کا بڑا خدشہ تھا کہ میں شائید اب یورپ سے واپس نہیں آوں گا اور اس کا ذکر وہ اکثر مجھے لکھے گئے خطوط میں بھی کرتے ان کی یہ دلی خواہش تھی کی میں یورپ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاکستان میں ملازمت کروں اور شادی بھی یہیں کروں ۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب مین اپنی پی ایچ ڈی مکمل کرنے کے بعد پاکستان واپس لوٹا تو چودھری صاحب نے مجھے کہا کہ میں خوشی کے اس موقعہ پر نعت خوانی کروانا چاہتا ہوں پھر چودھری صاحب نے ایک دن بہت ہی خوبصورت نعت خوانی کی محفل سجائی جس میں بہت قابل ذکر نعت خواں حضرات کو مدعو کیا گیا تھا اس محفل میں جب اظہار خیال کے لیے چودھری صاحب کو بلایا گیا تو خوشی سے جذبات ان کے قابو میں نہ تھے آنکھوں سے آنسووں کی ایک برسات سی امڈ آئی تھی۔ بھرائی ہوئی آواز میں کہنے لگے کہ اللہ تعالی کی اتنی نعمتیں ہیں کہ ہم ان کا شکر بجا نہیں لاتے اللہ تعالی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کوئی بھائی ڈاکٹر ہے اور کوئی انجینئر ہماری اتنی اوقات کہاں تھی جتنا اس نے دیا ہے۔

جب مجھے پاکستان واپس آئے ہوئے کچھ عرصہ گزر چکا اور بہت تلاش کے باوجود میری جاب کا بندوبست نہ ہو سکا تو میں چودھری صاحب کے پاس گیا اور باتوں باتوں میں میں نے کہا کہ حمایت بھائی مجھے ایسا لگتا ہے کہ شاید میں ادھر پاکستان میں زیادہ دیر نہ رہ سکوں گا مجھے اگلے چند ماہ میں طے کرنا ہے کہ آیا مجھے پاکستان رہنا ہے یا پھر

یورپ واپس جانا ہے نظر اٹھا کر چودھری صاحب نے میرے طرف دیکھا تو ان کی آنکھوں میں آنسو تھے اور مجھے کہنے لگے ڈاکٹر صاحب انشاء اللہ اللہ تعالی کوئی بہتر صورت نکالے گا مایوس نہیں ہوتے پھر مجھے نیشنل رورل سپورٹ پروگرام میں جاب مل گئی- چودھری صاحب کا مجھے اچانک فون آیا مبارک دی اور کہنے لگے میں نہ کہتا تھا کہ مایوسی گناہ ہے- نوکری ملنے کے تھوڑے ہی دنوں بعد میں نے اپنی شادی کا پروگرام بنایا- جب یہ اطلاع میں نے چودھری صاحب کو دی تو کہنے لگے ڈاکٹر صاحب شادی کے کارڈ میں خود چھپواؤں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا انہوں نے بہت خوبصورت اور پیار و محبت سے یہ کارڈ چھپوائے- شادی کے موقع پر جو سہرا وہ لکھ کر لائے وہ اب بھی میرے گھر کی دیوار پر سجا ہوا ہے- جب بھی اس تحریر کو دیکھتا ہوں آنکھوں میں آنسو اور چودھری صاحب کے خلوص پر پیار آنے لگتا ہے -وہ جب بھی میرے گھر آتے بہت ہی محبت اور خلوص سے آتے- میرے بیٹے کی پیدائش پر وہ اتنے زیادہ پھول اس ننھی سی جان کے لیے لائے کہ وہ پھولوں کے نیچے دب کر رہ گیا اسی طرح ساتھ بہت سارے کھلونے لائے- اور جب بھی اس سے ملتے تو کہتے میرا بیٹا بڑا ہو کر مجاہد بنے گا-

دعوتیں کرنا' محفلیں سجانا چودھری صاحب کا معمول تھا- امام اعظم ابو حنیفہؒ کا ہر سال سیمینار کرواتے' دعوتی کارڈ بھی بھیجتے اور ساتھ ہی ٹیلیفون پر آنے کی علیحدہ تاکید کرتے- اپنے دوستوں اور احباب میں میرا تعارف بڑے فخر سے کرواتے- کہ یہ میرے بھائی پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں- جو یورپ سے پڑھ کر آئے ہیں-

میری جب بھی ان سے ملاقات ہوئی میرا ان سے یہی اختلاف ہوتا کہ آپ تنظیمی کاموں کے ساتھ ساتھ اپنا کوئی موثر اور بہتر ذریعہ روزگار بھی بنائیں کیونکہ وہی لوگ اپنی جماعت / تنظیم کی بہتری کے لیے کام کر سکتے ہیں جو اقتصادی لحاظ سے

بہتر ہوں - چودھری صاحب میں یہ خوبی تھی کہ بات سن لیتے لیکن جب ان کے مطلب کی بات نہ ہوتی تو بالکل خاموشی اختیار کر لیتے - ان کو اچھی ملازمتوں کے کئی مواقع بھی میسر آئے مگر انہوں نے یہ تمام مواقع خود اپنے ہاتھوں سے ضائع کیے - اور کبھی بھی ان پر افسوس کا اظہار نہ کیا - جب پنجاب رورل سپورٹ پروگرام شروع ہوا تو میں نے بڑے بھائی جان عنایت سے گزارش کی کہ آپ چودھری صاحب کو جاب کے لیے رضامند کریں - چونکہ میرے ساتھ تو ان کا دوستی والا تعلق بھی ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ میری بات ٹال دیں لیکن چودھری صاحب نے بڑے بھائی عنایت سے بھی معذرت کر لی - انہوں نے کہا کہ اب میں نے کوئی جاب وغیرہ نہیں کرنی - کبھی کبھی تو مجھے یوں لگتا کہ اس درویش صفت انسان کو اپنی غربت سے پیار ہے -

کتابیں جمع کرنا اور بہت زیادہ مطالعہ چودھری صاحب کا شوق تھا ان کے پاس گراں قدر اور خوبصورت کتابیں موجود تھیں - جو انہوں نے اپنے آخری سفر پر روانگی سے قبل اپنے دیگر اثاثوں کی طرح وقف کر دی تھی - جن سے اب علم کا شوق رکھنے والے دیگر افراد استفادہ کر رہے ہیں -

چودھری حمایت علی شہید میں یہ خوبی تھی کہ وہ جب کسی بات کا ارادہ کر لیتے تو انہیں اس بات سے ہٹانا ناممکن ہو جاتا میری ان سے آخری ملاقات اس وقت ہوئی جب وہ افغانستان سے واپس آئے تھے اور اپنے چند احباب کے ہمراہ رات میرے گھر پر ٹھہرے - پھر ایک رات لاہور سے اچانک فون آیا اور انہوں نے کہا کہ میں کشمیر جا رہا ہوں - میں نیند میں تھا کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ کیا بات کروں میں نے کہا اگر آپ نے فیصلہ کر ہی لیا ہے تو پھر آپ کی مرضی ٹیلی فون بند کرنے کے بعد کئی راتوں تک نیند میری آنکھوں سے دور رہی میری اہلیہ بھی بہت پریشان ہو گئیں پھر ایک دن دوبارہ چودھری صاحب کا فون آیا بدقسمتی سے میں گھر پر نہیں تھا چودھری صاحب نے

میری اہلیہ نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب بہت پریشان ہیں اور آپ کے اس فون کے بعد سے وہ بہت دنوں سے سو بھی نہیں سکے۔ آپ اپنے فیصلے پر غور کریں چودھری صاحب نے کہا کہ اب تو مجھے جانا ہے انشاء اللہ دو ماہ بعد ملاقات ہو گی اس کے بعد ان کی آواز دوبارہ سنائی نہ دے سکی۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان کے درجات بلند فرمائے وطن کی محبت' مسلمان بھائیوں کی آزادی' اور دختران ملت کی عزت و حرمت کے لیے جو قربانی انہوں نے دی اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ اور جس مشن کے لیے انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ دیا اللہ جل شانہ اس مشن کو جلد تکمیل فرمائے۔

فرزند اسلام شہید کشمیر حمایت علی چودھری
امام نورانی کا ایک جانثار سپاہی

(تحریر سردار محمد اکرم بٹر لاہور)

انسانی نظام حیات خیر وشر کی دو قوتوں سے عبارت ہے اور یہ دونوں قوتیں سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر تا حال باہمی ٹکراو کی حالت میں ہیں دور حاضر میں جب عالمی نقشہ پر نظر ڈالیں تو فلسطین 'لبنان 'قبرص 'الجزائر 'بوسنیا 'چیچنیا' کیسوو اور وادی کشمیر کی سرزمین مجاہدین اسلام کے متبرک خون سے رنگین دکھائی دیتی ہے کشمیر کی سنگلاخ وادیاں برفانی تودے جنگلات میدان اور ندی نالے سبھی خون مسلم کے امین ہونے کی گواہی دیتے ہیں ساڑھے چھ لاکھ سے زائد بھارتی افواج "آخری کشمیری مجاہد کے خاتمہ تک کی منصوبہ بندی کر چکی ہیں مسلمان خواتین کی عزتیں پامال کی جارہی ہیں اسلامیان کشمیر کی جان ومال کا تحفظ ایک خواب سا بن کر رہ گیا ہے۔

چنانچہ ہندو بنیئے کی اس غاصبانہ اور جابرانہ حکمرانی سے نجات حاصل کرنے کے لیے نوجوان مجاہدین غیرت اسلامی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہیں ایسے ہی جری نڈر اور انقلابی مجاہدین میں ہمارے برادر تحریکی فرزند اسلام حمایت علی چودھری کا شمار بھی ہوتا ہے۔

حمایت علی چودھری کے متعلق بہت کم لوگوں کو علم ہوگا کہ محمد بن قاسم موسی بن نصیر اور طارق بن زیاد کا یہ جانشین شکر گڑھ کے ایک دور افتادہ علاقہ میں چھوٹی سی بستی لالیاں کے چودھری عبدالرشید گجر کا لخت جگر تھا یہ بات کون جانتا تھا کہ چند گھروں پر مشتمل اس چھوٹی سی آبادی میں پیدا ہونے والا یہ بچہ ایسا لافانی مقام حاصل کر سکے گا کہ پوری قوم اس پر فخر کرے گی۔

جامعہ زرعیہ پنجاب سے اے ٹی آئی کے ایک ہمدرد کی حیثیت سے عملی زندگی کا سفر

شروع کرنے والا حمایت علی ایک دن پوری سنی دنیا کے لیے عظمت و وقار کی علامت
قرار دیا جائے گا اس کا اندازہ اس وقت کوئی نہ کر سکا جب ۱۰ ستمبر 1981 کو وہ انجمن
طلباء اسلام زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں شمولیت کے لیے ہمدرد فارم پر کر رہا
تھا حمایت سچا وفادار اور کام کا دھنی تھا جون کے دوسرے عشرے میں حمایت محاذ جنگ
پر جانے کی تیاریوں میں مصروف تھا ایک ایک نوجوان کے ضمیر کو جھنجھوڑ تا تھا امید اور
روشنی کی ایک کرن ہمیشہ اس کی پر عظم آنکھوں میں دیکھی جا سکتی تھی میری ذمہ
داری یوپی پنجاب کے سکرٹری انتظامی امور کے حیثیت سے جون کی ۹ تاریخ سے
مرکزی دفتر میں شروع ہوئی تو چودھری صاحب سے ملاقاتیں بڑھ گئیں ایک دن
قریبا ۳ گھنٹے ہم دونوں جہاد کشمیر کے حوالہ سے گفتگو کرتے رہے میں حیران تھا کہ جہاد
کے حوالے سے اسلامی تاریخ کے واقعات اس قدر اسے یاد تھے کہ قران وحدیث کی
روشنی میں حوالوں کے انبار لگائے جا رہا تھا ۱۶ جون ۹۹ کو جب وہ مجاہدین کا دستہ لے کر
لاہور سے جا رہے تھے تو انہوں نے ایک پر وقار تقریب کا انتظام کیا اور ایسی علمی گفتگو
فرمائی کہ محفل میں موجود سبھی افراد کی آنکھوں میں آنسو نظر آنے لگے چودھری
صاحب کے دل میں جذبہ شوق شہادت اس قدر تھا کہ اٹھتے بیٹھتے یہی فرماتے تھے کہ
اس مرتبہ میں شہادت کا مرتبہ حاصل کر ہی لوں گا۔

میرے سمیت بہت سے دوستوں نے مشورہ دیا کہ چوہدری صاحب آپ مقبوضہ کشمیر
میں ابھی نہ جائیں بلکہ لبابیل مجاہدین عالمی کے جانبازوں کو بھیجیں اور خود پیچھے رہ کر
انہیں کنٹرول کریں اگر آپ محاذ پر چلے گئے تو ظاہر ہے کہ واپسی مشکل بلکہ ناممکن
ہو جائے گی اور آپ کی تنظیم کا کام متاثر ہو گا انہوں نے کہا کہ میں یہ بات انشاء اللہ
ثابت کر دوں گا کہ صرف کارکن ہی قربانی نہیں دیتے بلکہ امیر بھی محاذ پر جان دے
سکتے ہیں اور پھر آپ لوگ مجھے شہادت کے مرتبے سے محروم کیوں کرنا چاہتے ہیں

اس کے بعد آپ پچیس مجاہدین کو لے کر مظفر آباد اوانہ ہو گئے۔

۳ ستمبر ۹۹ کو جمعۃ المبارک کے اخبارات میں جب یہ خبر جلی انداز میں شائع ہوئی کہ کمانڈر حمایت علی چودھری ۲۲ ہندو فوجیوں کو واصل جہنم اور ۱۲ کو شدید زخمی کر کے ۷ ساتھیوں سمیت جام شہادت نوش فرما گئے ہیں تو پھر میرا سر فخر سے بلند ہو گیا کہ میرے عظیم ساتھی نے اپنی دلی مراد حاصل کر لی ہے اب حمایت فانی زندگی سے نکل کر حیات جاوداں پا گیا بلکہ پوری قوم کے لیے ایک لافانی حیات کا پیغام دے گیا اگرچہ ذاتی رشتہ داروں سے بچھڑ گیا بیوی بچوں کا چھوڑ جانا ایک فطری جذبہ کے تحت پریشانی کا باعث بنتا ہے لیکن جب خالق حقیقی کی طرف سے ہمیشہ ہمیشہ کی لافانی اور نعمتوں عظموں والی حیات کا پیغام ملتا ہے تو پھر دنیاوی تقاضے بھول جاتے ہیں کروڑوں انسان اس عالم خاکی سے رزق خاک بنتے ہیں لیکن انہیں کون یاد رکھتا ہے ہر روز ہمارے ارد گرد کے معاشرہ میں ہمارے کتنے ہی ملنے والے کتنے پیارے غمخوار عزیز دوست بچھڑ جاتے ہیں لیکن انہیں ہم صرف روتے ہیں اور پھر اپنی زندگی کی مصروفیات میں گم ہو جاتے ہیں لیکن شہید کو رب کائنات ایسا مقام عطا فرماتا ہے کہ جس پر ساری مخلوق رشک کرتی ہے۔

اس لیے چودھری حمایت علی اے ٹی آئی کے کارکنان کو یہ نعرہ زیادہ لگانے کی تلقین کرتے تھے کہ

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے
جو ہو نہ عشق مصطفیٰ تو زندگی فضول ہے

دور طالبعلمی میں تو ان نعروں کی سمجھ کم ہی آیا کرتی تھی لیکن اب جب حمایت نے عملی تشریح کر کے قوم کے سامنے پیش کر دی ہے تو محسوس ہو رہا ہے جیسے انہوں نے

ابتدا ہی سے اس بلند مرتبہ کو حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

جیسا کہ میں نے شروع میں لکھا ہے کہ چوہدری حمایت نے ۱۹۸۱ میں اے ٹی آئی میں شمولیت کی اور ابتدائی پوائنٹ سے لے کر ضلعی ڈویژن اور صوبہ سے ہوتے ہوئے ۱۹۸۷ میں انجمن طلبہ اسلام کے مرکزی صدر منتخب ہوئے جب کچھ عاقبت نااندیش ساتھیوں نے اہلسنت کی قیادت خصوصا امام الشاہ احمد نورانی کے خلاف زبان درازی کرنے کی کوشش کی تو حمایت علی شمشیر برہنہ بن کر انکے مقابل آگیا چودھری نے قائد اہلسنت کے ایک ایک مخالف کو کان سے پکڑ کر تنظیم سے نکال باہر کیا اور عشق مصطفیٰ سے لبریز نوجوانوں کا قافلہ تیار کیا آپ نے زرعی یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیمی ڈگری حاصل کی تھی لیکن سرکاری ملازمت کرنے کی بجائے انقلاب نظام مصطفیٰ کی جدوجہد کو ترجیح دی حالانکہ آپ کے تینوں بھائی اچھی ملازمتیں کر رہے ہیں اور آپ کو بھی خاندانی طور پر ایسا کرنے کے لیے مجبور کیا گیا لیکن آپ کسی صورت بھی اس پر تیار نہیں ہوئے آپ فرمایا کرتے تھے کہ

عشق پڑھتا رہا سوئے دارورسن زخم کھاتا ہوا مسکراتا ہوا
راستے روکتے تھک گئے زندگی کے بدلتے ہوئے زاویے

آپ جب علمی زندگی سے فارغ ہوئے تو قائد اہلسنت نے آپ کے ذمہ انجمن نوجوانان اسلام کی تنظیم لگادی پھر آپ نے پورے ملک میں نوجوانوں کو منظم کر کے ایک مضبوط تنظیم بنادی حمایت علی نے کبھی کسی کو گلہ یا شکوہ نہیں کیا اپنے کام سے کام رکھا اور بس قائد اہلسنت سے انہیں عشق کی حد تک محبت تھی اور قائد بھی اس کی قدر کیا کرتے تھے۔

پھر آپ کو جماعت اہلسنت پنجاب کا سیکرٹری اطلاعات بنایا گیا اس دوران جے یو پی کے سیکرٹری جنرل جناب کے ایم اظہر خان نے چودھری کو اپنے پی آر او کی حیثیت سے

کام کرنے کا حکم دیا جسے آپ نے تقریباً تین سال تک انتہائی مستعدی جانفشانی اور لگن سے نبھایا کہ جنرل اظہر صاحب جب بھی چودھری صاحب کا ذکر کرتے ہیں تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں یہ منظر اس وقت بھی دیکھنے میں آیا جب ۶ ستمبر کو جنرل اظہر کی قیادت میں جے یو پی کے قائدین کا قافلہ شہید کے گاؤں اس کے اہل خانہ کے پاس گیا جس میں چودھری محمد یعقوب سردار محمد خان لغاری قاری محمد زوار بہادر راقم الحروف چوہدری احسان ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن ملک اور کارکنوں کی ایک تعداد شامل تھی جنرل اظہر نے بھرائی آواز میں چودھری عبدالرشید سے کہا کہ حمایت صرف آپ کا ہی نہیں بلکہ میرا بھی بیٹا تھا اور وہ ہم سب کو سرخرو کر گیا یہ بڑا صبر آزما اور جذباتی منظر تھا۔

میں عرض کر رہا تھا کہ چودھری صاحب نے اپنی تنظیمی ذمہ داریوں کو کبھی کم نہیں ہونے دیا بلکہ ایک سے بڑھ کر ایک مصروفیت نکال لیتے تھے انہوں نے اپنے جذبات کی تکمیل کے لیے تحریک خدام ملت اور خدام ملت ویلفیئر سوسائٹی بھی قائم کر رکھی تھیں جس کے تحت ہر سال کسی بھی ہوسٹل میں امام اعظم ابو حنیفہ کانفرنس کا انعقاد کرنے اور ساتھ ساتھ مختلف اخبارات اور رسائل میں مضامین وغیرہ کی اشاعت کا بندوبست کرتے لاہور چھاؤنی کے علاقہ میں انہوں نے خدام ملت فری ڈسپنسری شروع کی تھی جس کی نگرانی انکے منہ بولے بھائی اور تنظیمی ساتھی چودھری جاوید اقبال مصطفائی کرتے تھے جہاں لوگوں کا مفت علاج کیا جاتا تھا۔

اس کے ساتھ ساتھ جذبہ جہاد بھی پروان چڑھتا رہا اور چودھری صاحب نے بے کار جہادی تنظیموں سے مایوس ہو کر نوجوانوں کو جہاد کے لیے منظم کرنے کا منصوبہ بنایا تنظیم بنانے سے پہلے انہوں نے لشکر طیبہ کے مرکز کا دورہ کیا انکے نظام کو دیکھا پھر ۲۱ نومبر ۱۹۹۸ کو ۵ ساتھیوں کو لے کر افغانستان چلے گئے ایک ماہ اور ۲۵ دن تک

طالبان اور دیگر افغان جہادی تنظیموں کے نیٹ ورک کو دیکھا ساتھیوں کو ٹریننگ دلوائی اور واپس آکر آے ٹی آئی کے نعرہ تسخیر کشمیر بزور کشمیر کی عملی تفسیر کے لے اپنی جہادی تنظیم لبابیل مجاہدین عالمی قائم کی محمد اقبال مجددی ندیم ملک اور غلام مصطفیٰ وغیرہ مجاہدین نے ابتدائی طور پر تنظیمی کام شروع کیا لیکن چودھری صاحب نے اپنی تنظیم کو صرف مخصوص دوستوں تک ہی محدود رکھا اور کسی سے چندہ وغیرہ نہیں مانگتے تھے کیونکہ وہ فرماتے تھے کہ میں مقبوضہ کشمیر میں کاروائی کرنے کے بعد اگر غازی کی حیثیت سے واپس آیا تو قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی کی خدمت میں رپورٹ پیش کرونگا اس وقت تک میں لبابیل مجاہدین عالمی کی تشہیر نہیں کرونگا۔
جب کبھی مسئلہ کشمیر کے حوالے سے حکمران امریکہ اور برطانیہ کی ثالثی کی بات کرتے تھے تو چودھری صاحب فرمایا کرتے تھے کہ

بچ کے رہنا ہر اک چنگیز نے　　پردہ امن ہے رخ پہ ڈالا ہوا
اہل ظلمت ہوئے جب سے مسند نشین　　پارہ پارہ سحر کا دوشالا ہوا

حمایت علی چودھری کہتے تھے کہ ہندو بنیا ہماری غیرت کو للکار رہا ہے اور ہم اپنی اپنی ذاتی مصلحتوں سے باہر ہی نہیں نکل پاتے آپ کئی مرتبہ فرماتے کہ ہمارے بڑے بڑے علماء اگر قوم میں جہاد کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے میدان میں نکل کر اپنے بیٹوں اور بھائیوں کو بھی جہاد کے لیے بھیجیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم کشمیر کو ہندو کے ناپاک وجود سے پاک نہ کرلیں کیونکہ انکا نعرہ تھا کہ

زندگی اتنی غنیمت تو نہیں جس کے لیے
عہد کم ظفر کی ہر بات گوارا کرلیں

اور پھر آپ اسلام دشمن قوتوں کو للکارتے ہوئے فرماتے کہ

بجھا سکو تو دیا بجھا دو　　دبا سکو تو صدا دبا دو

ایک دن آپ فرمانے لگے کہ لوگ میرا مذاق اڑاتے ہیں یہ پاگلوں کی طرح دوڑ
پھرتا ہے بھلا یہ کشمیر آزاد کروالے گا وغیرہ وغیرہ لیکن یاد رکھنا کہ جب میں شہید
ہو گیا تو یہی لوگ میرے ساتھ اپنے اپنے رشتے گنوائیں گے مضمون لکھیں گے
کانفرنسیں کروائیں گے اور پھر سبھی کہیں گے حمایت ہمارا تھا
اب میں دیکھ رہا ہوں ۳ ستمبر ۹۹ سے جب سے اخبارات میں حمایت علی شہید کی خبر
شائع ہوئی ہے ایک ہنگامہ برپا ہے پورے ملک میں جمعیت علماء پاکستان جماعت
اہلسنت اے ٹی آئی اور دیگر سنی تنظیمیں اور ادارے مسلسل جلسے اور کانفرنسیں
کروا رہے ہیں جرائد خصوصی نمبرز شائع کر رہے ہیں اخبارات میں چودھری کے
کارناموں پر لکھا جا رہا ہے ایسے لوگ بھی جو حمایت کو کبھی بھی مخلص کہنے کے لیے تیار
نہیں ہوتے تھے آج اس کی عظمت کے گن گا رہے ہیں بقول صاحبزادہ خورشید احمد
گیلانی حمایت نے اہلسنت کے تمام دھڑوں کی لاج رکھ لی ہے اور آج ہم سب سینہ
تان کر اور گردن اٹھا کر فخر سے چل سکتے ہیں۔
۱۰ اکتوبر کو جامعہ نعیمہ گڑھی شاہو میں چودھری حمایت علی کا چہلم ایک قومی کانفرنس
کی شکل اختیار کر گیا تھا اور تمام سیاسی وغیر سیاسی تنظیموں کے قائدین اور کارکنان وہاں
حمایت علی کو خراج عقیدت پیش کر رہے تھے پنجاب کے سبھی خطوں سے قافلے
اپنے ساتھی کو سلام پیش کرنے حاضر ہو رہے تھے اس موقعہ پر آپ کے بھائی اور بڑے
بیٹے عمران حمایت نے بڑے فخر سے شہید کے ساتھ اپنے رشتہ کو ظاہر کیا آپ کے
بھائی نے کہا کہ ہمارے پورے خاندان کے لیے چودھری نے ایسا اعزاز چھوڑا ہے
جس پر ہماری نسلیں فخر کرتی رہیں گی۔
آخر میں نوجوانوں کے نام چودھری کا پیغام پیش کر رہا ہوں جو انہوں نے نوائے انجمن

میں ایک انٹرویو میں دیا تھا آے ٹی آئی کے کارکنان پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے انہیں قدم پھونک کر اٹھانے ہونگے اپنے اندر چھپے ہوئے عبداللہ ابن ابی اور میر جعفر جیسے منافقین چن چن کر نکالنے ہونگے ہمیں وقت کے ہر آمر کے خلاف جہاد کرنا ہوگا مقام مصطفیٰ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لیے اپنی زندگیوں کو رضائے الٰہی کے حصول اور اسوہ رسول ﷺ کے مطابق ڈھالنا ہوگا (نوائے انجمن نومبر ۱۹۸۷)

جہاد کشمیر کے حوالے سے یہ اشعار چودھری کی ترجمانی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ

دبے گی کب تلک آواز آدم ہم بھی دیکھیں گے
رکیں گے کب تلک جذبات بر ہم ہم بھی دیکھیں گے
در زنداں سے دیکھیں یا عروج دار سے دیکھیں
تمہیں رسوا سر بازار عالم ہم بھی دیکھیں گے

انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب ہندو بنیا پوری دنیا میں ذلیل ورسوا ہو کر کشمیر سے نکل جائیں گے اور تمام غدار اپنے اپنے انجام کو پہنچیں گے

شہید کشمیر چودہری حمایت علی

تحمل گرمانی

عالم اسلام کے چپہ چپہ سے مسلمان نوجوان جہاد کی خاطر مقبوضہ کشمیر پہنچ کر وہاں بھارت کے خلاف نبرد آزما ہیں شوق شہادت سے سرشار ان نوجوان نے مقبوضہ جموں و کشمیر میں چھ لاکھ سے زائد بھارتی فوج کو امتحان میں مبتلا کر رکھا ہے جہاد کشمیر پر جان قربان کرنے والے عالم اسلام کے بہادر اور جری نوجوانوں کی تعداد کا اندازہ لگانا ممکن نہیں حال ہی میں ایک ایسا نوجوان محاذ کشمیر پر شہید ہوا ہے جو ایک بلند پایہ مقرر ایک پرجوش مذہبی کارکن سچا عاشق رسول ﷺ طلبہ کا راہنما اور مقبوضہ کشمیر میں برسرپیکار ایک جہادی تنظیم کا مرکزی امیر تھا دشمن کو سامنے دیکھ کر پیٹھ دکھا کر بھاگنے کی بجائے اس نے کئی بھارتی فوجیوں کو جہنم واصل کیا اور پھر خود لڑتے ہوئے شہادت کو گلے لگا لیا چند ہفتے پہلے مقبوضہ کشمیر کے علاقہ پونچھ میں جام شہادت نوش کرنے والے اس نوجوان کا نام چوہدری حمایت علی ھے حمایت علی کی منزل شہادت کا سفر ایک سال پر محیط ہے گذشتہ سال مقبوضہ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کو پنجہ کفر سے نجات دلانے کے لیے انہوں نے ایک جہادی تنظیم بنانے کا فیصلہ کیا جس کا نام لاہیل مجاہدین عالمی جموں و کشمیر تجویز کیا گیا وہ خود تنظیم کے بانی امیر تھے تنظیم کی رکنیت سازی کے لئے انہوں نے سینہ بہ سینہ دعوت کے ساتھ ساتھ دوستوں اور اہلسنت کے علماء سے رابطہ کا آغاز کیا جس سے حوصلہ افزاء نتائج نکلے اور جلد ہی نوجوانوں کا ایک بڑا قافلہ جہاد کے لیے تیار ہو گیا جہاد کی تربیت اور اسرار و رموز سمجھنے کی خاطر وہ اپنے

پانچ ساتھیوں کے ساتھ کابل بھی گئے جہاں مجاہدین اور افغان راہنماؤں سے انہوں نے ملاقاتیں کی افغانستان میں انکی سرگرمیاں ایک ماہ پچیس دن رہیں اور چونکہ رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو چکا تھا لہذا پانچ رمضان المبارک کو وہ وطن واپس پہنچ گئے اور دعوت جہاد کا سلسلہ شروع کر دیا چوہدری حمایت علی کے دل میں جہاں بھارتی افواج کے خلاف غم و غصہ کا لاوا ایک رہا تھا وہاں انکے دل میں مقبوضہ کشمیر سے ہجرت کے بعد پاکستان پہنچنے والے بے سہارا غریب الوطن مہاجرین کے لیے بھی رحم اور ہمدردی کا جذبہ موجود تھا انکا دوسرا اہم مشن کشمیری مجاہد تنظیموں اور سرگردہ راہنماؤں سے رابطے استوار کرنا تھا چنانچہ اس مقصد کے لیے وہ کئی بار آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد بھی گئے جہاں مجاہدین راہنماؤں سے تبادلہ خیال کے علاوہ سرگردہ سیاسی شخصیات بالخصوص مسلم کانفرنس کے قائدین کو آزادی کشمیر کے لیے جدوجہد کی جانب متوجہ کیا

بھارت کا یوم آزادی قریب آنے کے ساتھ ہی مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی سرگرمیوں میں شدت کی خبروں سے چودھری حمایت علی نے بھی عملی جہاد میں شرکت کا تہیہ کیا اور اپنے تنظیمی دوستوں کے ہمراہ مظفر آباد روانہ ہو گئے - یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ مختصر مدت کے دوران وہ ستر سے زائد تربیت یافتہ نوجوانوں کو جہاد کے لیے تیار کر چکے تھے مگر عجیب بات یہ تھی کہ انہوں نے کارکنوں کو جہاد میں بھیجنے کی بجائے پہلے خود جہاد میں شرکت کا ارادہ کیا وہ پندرہ اگست سے پہلے جہاد میں شرکت چاہتے تھے مگر ناگزیر رکاوٹوں کے باعث وہ اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو سکے اور بالا آخر یہ گھڑی ۳۱ اگست کو آپہنچی جہاد پر روانگی سے پہلے ملاقات کی جن میں جمعیت علماء پاکستان کے سردار محمد خان لغاری مولانا منیر احمد یوسفی معروف سکالر ڈاکٹر سرفراز نعیمی، مفتی محمد خان قادری محمد نعیم طاہر رضوی مولانا اشرف آصف جلالی

قاری منیر برکاتی اور ڈاکٹر طاہر ودیگر شامل تھے ایک ساتھی نے مشورہ دیا کہ آپ کو جہاد میں ابھی خود نہیں شریک ہونا چاہیے بلکہ رکن سازی کا عمل ابھی زیادہ ضروری ہے مگر چودھری صاحب نے جواب دیا کفار کے خلاف صف بندی کے وقت جہاد سے منہ پھیرنا کفر ہے اس کے ساتھ ہی وہ دوستوں کے ساتھ بغل گیر ہوئے اور اگلی منزل کی جانب روانہ ہو گئے اکتیس اگست اور یکم ستمبر کو نصف رات کا وقت تھا جب بھارتی فوجی دستے سے سامنا ہوا نوجوان مجاہدین کے لیے ایسا ممکن تھا کہ چھپ کر جانیں بچالیں مگر ان کے سینوں میں ٹھاٹھیں مارتے جذبہ شہادت نے گوارا نہ کیا کہ دشمن سامنے ہو مقابلے کی بجائے جان بچانے کے لیے چھپ جائیں آٹھوں مجاہدین نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہی ٹریگر دبادیئے جس کے فوراً بعد انکی رائفلوں سے اگلنے والی گولیوں نے بھارتی فوجی قافلے میں شامل سات سورماؤں کو ڈھیر کر دیا گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور بھارتی فوجیوں کی چیخ و پکار سے ارد گرد پہاڑوں میں مورچے سنبھالے بھارتی فوجیوں نے بدحواس ہو کر فائرنگ اور گولہ باری کا اندھا دھند سلسلہ شروع کر دیا ایک جانب سینکڑوں فوجی تھے جن کے پاس اسلحہ کے ڈھیر اور اونچی پوزیشنیں تھیں جبکہ دوسری جانب آٹھ مجاہدین تھے مگر مجاہدین بلا خوف و خطر ڈٹے رہے رات بارہ بجے سے قبل شروع ہونے والے یہ مقابلہ صبح صادق کے وقت چار بجے کے نزدیک اختتام پذیر ہوا

چوہدری حمایت علی کے آخری ساتھی نے آخری سانس تک دشمن کا مردانہ وار مقابلہ کیا آٹھوں مجاہدین نے اپنی جانیں راہ حق پر نچھاور کیں اور اکتیس بھارتی فوجیوں کو واصل جہنم کیا چوہدری حمایت علی کے برسوں قریب رہنے والے جمعیت علماء پاکستان کے راہنما محمد خان لغاری کا کہنا ہے کہ وہ جہاد کی آڑ لے کر فرقہ واریت کا زہر گھولنے والی بعض تنظیموں سے سخت نالاں تھے اور یہی جذبہ تھا جس نے انہیں

اہلسنت و الجماعت کی ایک نمائندہ جہادی تنظیم کے قیام پر مجبور کیا جہاد کشمیر پر جوانمردی سے جان نچھاور کر دینے والے اس مجاہد کے والدین ابھی زندہ ہیں چوہدری حمایت علی کے پسماندگان میں بیوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں ضرورت اس امر کی ہے ان کے مشن کو جاری رکھنے کے علاوہ شہدائے کشمیر کے پسماندگان پر بھی توجہ دی جائے تاکہ جہاد کے کاز کو نقصان نہ پہنچے

جہاد اور چوہدری حمایت علی شہید

حافظ محمد مسعود عالم

ترجمہ "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کردیئے گئے ان کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں انہیں رزق دیا جارہا ہے"

حدیث حضرت عمرو بن الجموح انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کی قبروں کو سیلاب نے اکھاڑ دیا تھا ان کی قبریں سیلاب کے قریب تھیں یہ دونوں ایک قبر میں مدفون تھے یہ دونوں جنگ احد میں شہید ہوئے تھے ان کی قبر کھودی گئی تاکہ ان کی قبر کی جگہ تبدیل کی جاسکے جب ان کے جسموں کو قبر سے نکالا گیا تو ان کے جسموں میں کوئی تغیر نہیں ہوا تھا یوں لگتا تھا جیسے وہ کل فوت ہوئے ہوں' ان میں سے ایک زخمی تھا اور اس کا ہاتھ اس کے زخم پر تھا اسکو اسی طرح دفن کیا گیا تھا اس کے ہاتھ کو اس کے زخم سے ہٹا کر جب چھوڑا گیا تو وہاں پھر اپنے زخم پر آگیا جنگ احد اور قبر کھودنے کے درمیان چالیس سال کا عرصہ تھا ------ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہید کو قتل کئے جانے سے صرف اتنی تکلیف ہوتی ہے جتنی تم کو چونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

اس کی مثال یوں لے لیں جس وقت حسن یوسف کی ایک جھلک زنان مصر نے دیکھی تو (اس کی عظمت حسن کی قائل ہوگئیں) وارفتگی کے عالم میں اپنے ہاتھوں کو کاٹ بیٹھیں اور کہہ اٹھیں "یہ انسان نہیں بلکہ یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے" ہاتھ کٹنے کی

تکلیف تو ہوتی ہے یہ فطری بات ہے مگر جس وقت حسن یوسف کی اک جھلک زنان مصر نے دیکھی تو ہاتھ کٹنے کی تکلیف بھول گئیں اس کا احساس بھی نہ ہوا۔

اسی طرح شہادت کے وقت گولی چلے یا تلوار تکلیف اس لیے نہیں ہوتی کہ ابھی خون کا قطرہ زمین پر نہیں گرتا کہ رب کا دیدار نصیب ہوتا ہے اس دیدار کے ہوتے ہوئے ایک گولی تو کیا جسم کے چیتھڑے بھی ہو جائیں احساس نہیں ہوتا بلکہ لذت اور راحت محسوس ہونے لگتی ہے اور اس کی بار بار طلب ہوتی ہے۔

اس کی تائید بھی اس حدیث سے ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر مسلمانوں کو میرے پیچھے رہنا گوارنہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں لڑنے والے ہر لشکر میں شامل ہوتا کیونکہ میں ان سب کے لیے سواری مہیا نہیں کر سکتا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاوں پھر زندہ کیا جاوں پھر قتل کیا جاوں پھر زندہ کیا جاوں پھر قتل کیا جاوں اسلیے شہید کو نبی سے بہت قرب حاصل ہے۔

کہ پیغمبر کی نیند وضو نہیں توڑتی---------- اور شہید کی موت غسل نہیں توڑتی------نبی کے فضلات شریف امت کے لیے پاک -------اور شہید کے جسم کا خون پاک ------یعنی اگر نبی کا پیشاب شریف یا شہید کا خون رنگا کپڑا کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک نہیں ہوتا----------نبی بعد وفات زندہ -------شہید بھی بعد شہادت زندہ-------نبی کو بھی بعد وفات رزق الہی ملتا ہے-------اور شہید کو بھی بعد شہادت رزق ملتا ہے------نبی سوالات قبر سے محفوظ---------شہید بھی سوالات قبر سے محفوظ-------اللہ

نے زمین پر نبی کے جسم کو کھانا حرام فرمایا ہے شہید کا گوشت اور خون بھی زمین نہیں کھا سکتی------نبی قبل از وصال جنت کا نظارہ دیکھ لیتا ہے------اور شہید بھی موت سے چند لمحے پہلے جنت کا نظارہ کر لیتا ہے میرا ایمان ہے کہ وہ مرد مجاہد جس کا نام حمایت علی چودھری تھا وہ ایسا انسان تھا جس کے سر پر ذکاوت کا ہما پر فشاں تھا---جس کے ماتھے پر ذہانت کی لکیریں رہتیں----جس کی آنکھوں کے گہرے سمندر میں انسانیت سے محبت کا تموج تھا--------جس کے ہاتھوں میں عزم وہمت استقلال واستقامت کی لکیریں تھی---جو مسلمان ہونے کی بنیادی صفت سے پوری طرح یوں متصف تھا کہ اس نے اپنی گفتار و کردار سے یکساں طور پر منافقت شعار کیے رکھا---------جس نے اس طرح کے لباس سے اپنے جسم ہی کو نہیں روح کو بھی ڈھک لیا تھا-----جس کا ظاہر ہی نورانی نہیں تھا حقیقت میں پاک باطن بھی تھا---------جس نے اپنے جاننے والوں میں اپنے ملنے والوں میں سیکھنے اور جاننے کے خواہش مندوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ کا نور بانٹا---ان کی بڑی خوبی یہ تھی وہ صادق تھے--------صداقت ہی ان کی خودی تھی اور شہادت ہی انکی منزل تھی---------اور انکی عظمت کا عمل یہ ہوا کہ جنت میں جانے کے لیے جنت نظیر میں قربان ہوئے جس خطہ کو حفیظ جالندھری نے اس انداز میں بیان کیا!

عامیوں نے کہہ دیا کشمیر کو جنت نشاں ورنہ جنت میں یہ حسن و رنگ و شادابی کہاں کیا ہے جنت' چند حوریں اک چمن دو ندیاں خیر زاہد کی رعایت سے یہ کہتا ہوں کہ ہاں عالم بالا پہ ہے پرتو اسی کشمیر کا اک پہلو یہ بھی ہے کشمیر کی تصویر کا شام رات سے بغل گیر ہو رہی تھی-------میں سوچ کی دنیا میں گھوم رہا

تھا------- ایک فلک بوس عمارت کو دیکھ کر رک گیا -----اور دیکھتا

رہا-----میں اس قدر غور سے دیکھ رہا تھا کہ عمارت میرے دیکھنے کو دیکھنے لگی

------مجھ سے پوچھنے لگی کیا دیکھتے ہو--------؟میں نے پوچھا تو اتنی بلند

اور مضبوط ہے کہ کوئی زلزلہ تجھے ہٹاتا نہیں-----کوئی طوفان تجھے گراتا نہیں یہ

راز کیا ہے؟

عمارت نے کہا میری بلندی اور مضبوطی ان اینٹوں کی وجہ سے ہے جنہوں نے اپنا آپ

مٹا دیا---- خاک میں ملا دیا---- قربان ہو گئیں جو میری بنیاد میں ہیں اور

دوسری وجہ ہم اینٹوں کا اتحاد ہے دیکھ لو ہم سب کس طرح ایک دوسرے سے پیوستہ

ہیں میں خوش ہو گیا اور میرے ذہن نے یہ نتیجہ اخذ کیا

اگر کوئی قوم بلند اور مضبوط قوم بننا چاہتی ہے تو اس کے چند اذہان کو قربان ہونا پڑے

گا---اور دوسروں کو اتحاد کرنا پڑے گا -----تب یہ قوم ایک ایسی بلند مضبوط

عمارت بنے گی جس کا کوئی طوفان آندھی اور سیلاب بال بیکا نہ کر سکے گا------

شہید حمایت علی چودھری قربان ہو گئے ان اینٹوں کی طرح جو بنیاد میں ہیں اور ان کا

اتحاد ہے کہ پوری عمارت کھڑی ہے حمایت علی کے خون کا واسطہ قربان

ہو جاو-------متحد ہو جاو------یہی شہید کی آرزو تھی یہی انکا مشن تھا

ہر سمت وفاوں کی مہک پھوٹ پڑے گی

یہ خون شہیدوں کا مہکتا ہی رہے گا

ہر بار نیا روپ نظر آئے گا تیرا

تو خون میں ڈھل ڈھل کر نکھرتا ہی رہے گا

سرخ پھولوں سے زمیں کشمیر کی ہے سرخرو

لالہ بن کر پھوٹ نکلا ہے شہیدوں کا لہو

چھوٹے چھوٹے ڈھیر مٹی کے قطار اندر قطار

راہ آزادی میں لڑنے مرنے والوں کے مزار

معرکہ اس خاک پر گزرا ہے دار و گیر کا

لالہ زار اس کو نہ سمجھ کھیت ہے شمشیر کا

حرف آخر!

وہ سونپ کر دیپ مجھ کو اپنی محبت کے

سیاہ راتوں کی ظلمتیں ساتھ لے گیا ہے

غموں کی دنیا میں مجھ کو آسودہ حال کر کے

وہ میری ساری آذیتیں ساتھ لے گیاہے

شہادت کی خبر

چودھری صاحب کی شہادت کی خبر پورے ملک کے تحریکی حلقوں میں بجلی کی طرح پھیل گئی اور ملک کے تمام حصوں میں انجمن طلبہ اسلام کے زیر اہتمام عزم جہاد کانفرنس شہادت کانفرنس اور حمایت علی شہید کانفرنس منعقد ہوئیں اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے محترم جنرل کے ایم اظہر' مرکزی سیکرٹری جنرل جے یو پی' محترم محمد خان لغاری' محترم حاجی احسان اللہ خان' مختار الحق صدیقی' قاری زوار بہادر اور جمعیت و انجمن طلبہ اسلام کے ذمہ داران چودھری صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور شہید کے والدین و اہل خانہ سے اس سعادت و سانحہ پر مبارکباد و تعزیت کی۔

چوہدری حمایت علی شہید

محمد ندیم بٹ

مجاہدین اسلام میدان جہاد میں صرف اللہ تعالی اور رسول کریم کی رضا کے لیے اترتے ہیں شہرت وعزت حاصل کرنے کے لیے نہیں .ان کے پیش نظر یہ بات ہوتی ہے کہ اگر ہم سے اللہ اور اس کے پیارے نبی ﷺ راضی ہو گئے تو ہم سب کچھ مل گیا اسی نظریہ کے پیش نظر اے ٹی آئی کے سابق صدر اور جمعیت علمائے پاکستان کے یوتھ ونگ انجمن نوجوانان اسلام کے سابق صدر حمایت علی چوہدری شہید نے جہادی ونگ لبیک مجاہدین عالمی تشکیل دیا اور اس کے بانی امیر منتخب ہوئے۔

حمایت علی چوہدری شہید کا تعلق تحصیل شکر گڑھ کے گاوں لالیاں کے زمیندار گھرانہ سے ہے ابتدائی تعلیم وہیں سے حاصل کی اور بی ایس سی آنرز زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے کیا زمانہ طالب علمی میں طلبہ کی ملک گیر تنظیم انجمن طلبہ اسلام کے دو سال مرکزی صدر رہے تعلیم مکمل کرنے کے بعد جمعیت علمائے پاکستان سے وابستہ ہو گئے اور نظام مصطفی ﷺ کے لیے عملی جدوجہد شروع کی جے یو پی سے وابستگی کے دوران انہوں نے جماعت کے یوتھ ونگ انجمن نوجوانان اسلام کی بنیاد رکھی اور اس کے پہلے مرکزی صدر منتخب ہوئے حمایت علی چودھری صوم وصلوۃ کے پابند تہجد گزار چہرہ پر سفید داڑھی محبت کرنے والا با اخلاق دکھ درد کا ساتھی دکھی انسانیت کی خدمت کرنے والا بے لوث مخلص ہمدری نیکی کا پیغام دینے والا برائی سے منع کرنے والا انسان تھا آپ کا معروف روحانی سلسلہ نوشاہی سے تعلق کشمیری مجاہدین جب بھارتی فوج کے ظلم وستم کی داستان بیان کرتے تو آپ ی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔

اس طرح آپ نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر کشمیر میں بھارتی فوج کے ظلم و ستبداد کے خلاف جہاد کرنے کے لیے جہادی تنظیم لباہیل مجاہدین عالمی کی بنیاد رکھی اور اس سلسلہ میں اپنے نائب امیر اقبال مجددی اور چند دوستوں کے ساتھ افغانستان سے تقریباً دو ماہ تک جہادی ٹریننگ حاصل کی آپ کی جہادی تنظیم کے مجاہدین کشمیر میں بھارتی افواج کے ساتھ معرکہ آرائی کی مجاہدین جام شہادت سے سرفراز ہوئے پھر آپ نے جماعت کے امیر ہونے کی حیثیت سے خود جہاد میں شریک ہونے کا فیصلہ کیا اور ۱۶ جون کو اپنے پر عزم مقاصد کے لیے اپنے دیگر مجاہدین کے ساتھ مظفر آباد روانہ ہوئے روانگی سے قبل آپ نے اپنے دوستوں سے کہا کہ میرے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کرے پونچھ سیکٹر میں آپ نے اپنے سات ساتھیوں کے ساتھ بھارتی فوج کے ساتھ زبردست جھڑپ میں جام شہادت نوش فرمایا آپ کے ساتوں ساتھی بھی آپ کے ساتھ شہید ہو گئے اس جھڑپ میں آپ نے بائیس بھارتی فوجیوں کو جہنم واصل کیا شہادت کے وقت آپ کی عمر ۴۵ سال تھی آپ کے پسماندگان میں والدین آپ کی اہلیہ اور تین بچے شامل ہیں۔

حق گو انسان

صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ کنونیز تحریک تحفظ اثار رسول

نیک سیرت بلند کردار ملنسار عالی ظرف جواں ہمت پیکر خلوص عاشق رسول مجاہد اسلام شمشیر بے نیام تمام خوبیاں جمع کی جائیں تو وہ شہید چودھری حمایت علی کی ذات ہے انسان کو اپنی یادیں ہمیشہ باقی رکھنے کے لیے تدریس تصنیف تحریک جہاد وغیرہ کا راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے شہید حمایت علی نے جہاد کا راستہ اختیار کیا چودھری حمایت علی کی شہادت نے جہاں ہزاروں مصروف جہاد نوجوانوں کے دل مضبوط کر دیئے وہاں ہزاروں نوجوانوں کو راہ جہاد اختیار کر کے ابدی سعادتوں کے حصول کا پیغام بھی دیا شہید حمایت علی چودھری نے وسائل کی کمی یا تنگ دامنی کا رونا نہیں رویا بلکہ اپنے قول و فعل کردار عمل کے ساتھ سنہرے اور ان مٹ نقوش چھوڑے ہیں جو وسعت دامنی اور وسائل کی بھرمار سے بھی ممکن نہیں ہیں شہید حمایت علی نے اپنی عمر کے ہر دور کو مثالی رکھا ہے بچپن میں جہاں وہ سکول جاتے تھے ساتھ مسجد میں بھی ضرور جاتے تھے جہاں وہ سکول کی کتابیں پڑھتے تھے وہاں قرآن بھی ضرور پڑھتے تھے جب جوانی کی دہلیز پر آئے تو عام نوجوانوں کی طرح فضول اور لغو قسم کی محافل مجالس اور سوسائٹیز میں بالکل نہیں گئے بلکہ ادبی علمی اخلاقی فکری اور تحریکی ماحول اپنایا جس نے شہید حمایت علی چودھری کی جوانی کو پاک صاف اور شفاف رکھا نوجوان حمایت علی شہید کی جوانی پر رشک کرنے لگے اور شہید کی جوانی کی مثالیں دینے لگے بلکہ شہید حمایت علی چودھری کو اپنا قائد تسلیم کرنے لگے اور اپنی قیادت پر فخر کرنے لگے اور حمایت علی زندہ باد کے نعرے لگانے لگے اور ہزاروں نوجوان

حمایت علی کے ساتھ مل کر مثالی بن گئے۔

حمایت علی شہید بے باک نڈر مخلص اور حق گو انسان تھے حق بات کہتے ہوئے انہیں کوئی باک نہ تھا ہر بڑی سے بڑی شخصیت کو وہ حق بات ڈنکے کی چوٹ پر سنا دیا کرتے تھے اور پھر ان میں جی حضور کی عادت بالکل نہیں تھی کہ بے جا کسی کی تعریف میں زمین آسمان کی قلاب ملا دیں جو عزت و تکریم کے قابل ہوتا تو اس کی عزت بھی کرتے اور اگر مصروف بھی ہوتے تو سب مصروفیات چھوڑ دیتے بڑے مہمان نواز اور فیاض تھے جو مہمان جس خلوص سے ان کے پاس گیا وہ اس سے زیادہ خلوص اور پیار کے ساتھ پیش آتے جس سے آنے والے کا دل بھر جاتا شہید اسلام چوہدری حمایت علی شہید کامیابیوں کے جھنڈے گاڑتے ہوئے سرزمین کشمیر پہنچے آہوں اور سسکیوں میں ڈوبی ہوئی انسانیت کو دیکھا انسان نما بھیڑیوں کو مظلوم بے کس مجبور مقہور انسانوں کے ساتھ درندگی کرتے دیکھا تو رگوں میں خون جوش مارنے لگا عظمت اسلام کو للکارنے والوں کی ناپاک جسارتوں کو ملاحظہ کیا تو آتش انتقام بھڑکنے لگی اور اعلائے کلمۃ الحق کی قسم اٹھائی گولیوں کی ٹھائیں ٹھائیں بموں کے ہولناک دھماکے اور خاک و خون کی وادی میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرتے ہوئے بے خوف و خطر کود پڑے باطل کے اٹھتے ہوئے طوفانوں کے آگے چٹان بن کر کھڑے ہو گئے ہر فرعون کے لیے موسیٰ کے مصداق مشرکین ہند کو واصل جہنم کرنے لگے قرآن حمید کے اس ارشاد کے مطابق "اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہو جائے" حمایت علی شہید کا یہ فیصلہ بروقت تھا اسلام بچوں ضعیفوں بیماروں یتیموں عورتوں پر دست درازی سے نہ صرف یہ کہ منع کرتا ہے بلکہ سخت ترین مذمت بھی کرتا ہے شہید حمایت علی کسی منصب وغیرہ کے حصول کے لیے نہیں صرف اللہ اور اس کے نبی ﷺ کی رضا کے لیے لڑے

جنگ کافر فتنہ و غارت گری

جنگ مومن سنت پیغمبری

شہید حمایت علی نے اپنے آقا علیہ صلی اللہ کے اس ارشاد (جنت تلواروں کے سائے میں ہے) پر لبیک کہتے جام شہادت نوش کر لیا۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن

نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

چوہدری حمایت علی شہید

(تحریر محمد انور خلجی)

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے شہید حمایت علی چودھری انجمن طلبہ اسلام انجمن نوجوانان اسلام کے سابق مرکزی صدر جمعیت علماء پاکستان جماعت اہلسنت کے مرکزی رہنما کونسل آف جرائد اہلسنت کے سیکرٹری نشرواشاعت اخبار جمعیت کے ایڈیٹر تھے شہید حمایت علی اپنی ذات میں ایک انجمن تھے آپ اہلسنت کے قابل فخر رہنما تھے شہید حمایت علی باکردار باصلاحیت بے باک نڈر اور مخلص لیڈر اور عظیم قائد تھے آپ سچے عاشق رسول ﷺ اور امام شاہ احمد نورانی کے جانثار سپاہی تھے شہید حمایت علی کی شہادت نے اہلسنت کے ضمیر کو جھنجھوڑ دیا ہے اہلسنت کے لیے کام نہ کرنے والوں کے لیے شہید کی شہادت یہ درس دے رہی ہے کہ میں نے مقدس مشن کی تکمیل کے لیے اپنی جان بھی قربان کر دی ہے آج شہید کا لہو ہم سے انصاف طلب کر رہا ہے کہ ہم شہید کے مشن کے فروغ کے لیے وقت نکالیں ہر سطح پر اہلسنت کا کام کیا جائے آج شہید کا مقدس خون ہم سے مطالبہ کر رہا ہے کہ خدارا آپ تمام اختلافات ختم کر کے متحد ہو جائیں آپ کا خون علماء اہلسنت سے مطالبہ کر رہا ہے کہ انا پرستی چھوڑ دو اور اہلسنت جوڑ دو

حمایت علی چوہدری کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ آپ طویل عرصہ تک اے ٹی آئی کے مرکزی صدر رہے راقم (محمد انور خلجی) کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ حمایت علی چوہدری شہید کے دور صدارت میں انجمن طلبہ اسلام میں شامل ہوا یہ دور اے ٹی آئی کے لیے نازک ترین دور تھا اے ٹی آئی کے کارکنان پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا تھا

ایک دہشت گرد تنظیم نے دفتر اے ٹی آئی رضا لائبریری اور قرآنی آیات کی بے حرمتی کی گئی فرنیچر اور اسلامی کتب ضبط کرلی گئیں اس موقع پر حمایت علی چودھری نے دارلعلوم حنفیہ رضویہ ٹنڈال میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ راہ حق میں مصیبت و آلام کا آنا مصیبت بات نہیں مصیبت و آلام کا نہ انا مصیبت ہے اپ نے کہا کہ ہم آپنے کارکنوں پر ظلم کا معاملہ خداوند کریم کی عدالت میں چھوڑتے ہیں اللہ تعالی کی عدالت ہی ظالموں کو سزا دے گی ہم ہر ظلم کو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی سنت سمجھ کر قبول کریں گے آپ کا قول سچ ثابت ہوا۔

ظالموں کو عبرت ناک موت ملی اور انکے ورثاء کو لاشیں بھی نہیں ملیں آپ کی زندگی خوف خدا اور حب رسول ﷺ سے تعبیر تھی آپ نے اپنے بچپن جوانی اور تمام زندگی کا حصہ فروغ عشق رسول ﷺ تحفظ ناموس رسالت ﷺ تحفظ ناموس صحابہ اکرامؓ کے لیے وقف کردیا آپ وہ پہلے شخص ہیں جنہیں جہاد کشمیر میں نمایاں اہمیت ملی آپ لابیل مجاہدین عالمی کے بانی اور امیر تھے آپ نے افغانستان میں جہاد کی تربیت لی پھر آزاد کشمیر میں مجاہدین کو جہاد کی تربیت دینے کا اہتمام کیا آپ نے دیگر جہادی تنظیموں کی طرح مجاہدین کو جہاد کشمیر میں بھیجنے کی بجائے خود جہاد پر گئے گذشتہ سالوں سے وہ جہاد کے محاذ پر سرگرم عمل تھے بالاکوٹ میں پونچھ سیکٹر پرانی چوک کے قریب آپ بائیس بھارتی فوجیوں کو واصل جہنم کرنے کے بعد شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے۔

علماء اہلسنت اور اہلسنت تنظیموں میں انتشار پر آپ کا دل خون کے انسو روتا تھا آپ نے طویل عرصہ سے دست و گریباں جماعت اہلسنت کے تین بڑے گروپوں میں اتحاد کروادیا آپ نے داتا دربار کے سائے تلے آے ٹی آئی کے اتحاد کا اعلان بھی کیا مگر بعض لوگوں نے اپنی انا کی خاطر اے ٹی آئی کے اتحاد کو قبول نہیں کیا آپ نے انا پرستی چھوڑ

دو اہلسنت جوڑ دو کے صدا بلند کی۔

آیئے آج ہم اللہ تعالی اور اسکے محبوب کریم ﷺ کو حاضر ناظر جان کر عہد کریں کہ ہم شہید کے خون سے انصاف کریں گے اہلسنت کا ہر سطح پر کام کریں گے لبابیل مجاہدین عالمی کے ملک بھر میں سینٹر اور دفتر قائم کر کے جہاد کشمیر میں اپنا نمایاں کردار ادا کریں گے اتحاد اہلسنت کے لیے اٹھنے والی ہر صدا پر لبیک کہیں گے اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی مرحوم شہید حمایت علی چودھری کو جنت میں اعلی مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

شہید اہلسنت — طاہر فاروق

چوہدری حمایت علی کا شمار میرے بہت ہی مخلص دوستوں میں ہوتا ہے میری ان سے رفاقت تقریبا دس سال پرانی تھی اس دوران مجھے ان کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع میسر آیا ان کی لاہور موجودگی کے دوران شاید ہی کوئی دن ایسا گزرا ہوگا جب ہم دونوں فون پر ایک دوسرے سے بات نہ کرتے اور تقریبا ہفتہ میں دو بار ان سے ویسے بھی ملاقات رہتی۔

چودھری حمایت علی کی زندگی جدوجہد کا عملی نمونہ تھی ان کے شب وروز دین کے لیے وقف تھے وہ جو کام بھی شروع کرتے اس کو پورے انصاف کے ساتھ مکمل کرنے کی کوشش کرتے لیکن شاید انہیں اپنے اکثر کام ادھورے چھوڑنے پڑتے کیونکہ ان کو اپنے جیسے مخلص لوگوں کی ٹیم نہ مل سکی

چودھری حمایت علی کی دس سالہ رفاقت کو بیان کرنے کے لیے میں ان کی شخصیت کے مندرجہ ذیل پہلوں پر کچھ لکھنے کی جسارت کروں گا

چودھری حمایت علی بحیثیت دوست

جیساکہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ حمایت علی چودھری سے میرے بہت ہی قریبی دوستانہ تعلقات قائم تھے اسی لیے ہم اکثر اپنے گھریلوں معاملات کو بھی زیر بحث لاتے تھے وہ مجھ سے اپنے چھوٹے بھائی کی طرح پیار کرتے تھے ایک دو دن اگر میری ذاتی مصروفیت کی وجہ سے فون پر بات نہ ہو پاتی تو وہ مجھ سے ناراض ہوتے اور اکثر وہ اس بات کا اظہار بھی کرتے کہ آپس میں ایک دوسرے کی مصروفیات کا حال سننے سے

دن کی ساری تھکان دور ہو جاتی ہے چودھری حمایت علی کا میرے بچوں سے بھی بہت

پیار تھا اور شاید ہی کوئی ایسا موقعہ آیا ہو کہ جب وہ ہمارے گھر آئے اور میرے بچوں کے

لیے پھولوں کا تحفہ اپنے ساتھ نہ لائے ہوں اور جب بھی وہ گھر تشریف لاتے تو

میرے بڑے بیٹے محمد طلحہ جس سے وہ بہت پیار کرتے تھے کی باتیں سنتے وہ دونوں ایک

دوسرے کے ساتھ کھیلتے ایکدوسرے پر پھول پھینکتے میں خاموشی سے بیٹھا ان دونوں کو

دیکھتا رہتا اور جب طلحہ تھک کر اندر چلا جاتا تب وہ مجھ سے بات کرتے ہمیشہ اس کی

سالگرہ پر اس کے لیے تحائف لے کر آتے

ان کو میں نے ہمیشہ اپنے دکھ اور سکھ میں شریک پایا ہمارے گھر کے کسی فنکشن میں وہ

بہت انہماک سے شرکت کرتے اور ہمیشہ میرے بڑے بھائی کی طرح راہنمائی کی

چوہدری حمایت علی بحیثیت تحریکی ساتھی

چوہدری حمایت علی شہید کی زندگی دین کے لیے وقف تھی انہوں نے اپنی تنظیمی

زندگی کا آغاز طالبعلمی کے زمانہ میں انجمن طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے کیا اور اپنی

محنت اور لگن سے اس کی صدارت کے منصب پر فائز ہوئے اور زرعی یونیورسٹی فیصل

آباد سے بی ایس سی (آنرز) کرنے کے بعد جب وہ عملی زندگی میں آئے تو کچھ ماہ بعد

نوکری چھوڑ کر انہوں نے جمعیت علماء پاکستان کے کارکن کی حیثیت سے اپنی تنظیمی

مصروفیات کو آگے بڑھانے کا ارادہ کیا جلد ہی قائد اہلسنت نے ان کی صلاحیتوں کو

بھانپتے ہوئے انہیں انجمن نوجوانان اسلام (یوتھ ونگ جمعیت علماء پاکستان) کی

مرکزی صدارت کی ذمہ داریاں سونپ دیں

میں ایک پرائیوٹ فرم میں نوکری کرتا ہوں اور تقریبا دس سے بارہ گھنٹے کی جاب

روزانہ کرنی پڑتی ہے لیکن چوہدری صاحب نے جب مجھے سیکرٹری اطلاعات کی ذمہ

داری سونپی تو میں باوجود کوشش کے انکار نہ کر سکا اور میرے اپنے نقطہ نظر سے

حمایت علی چوہدری صاحب کی شخصیت اے این آئی کی صدارت کے لیے موزوں ترین تھی چوہدری حمایت علی نے حثیت اے این آئی کے صدر پورے ملک کا دورہ کیا جوانوں کو تنظیم میں شمولیت کی ترغیب دی نوجوانوں کو آے این آئی کے پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا چوہدری صاحب کے عظیم کارناموں میں سے ایک ہے نوجوانوں کی تربیت ان کو منظم کرنا اور مستقبل میں جے یو پی کے لیے فعال کارکن تیار کرنا۔ چوہدری صاحب کا خواب تھا جسے وہ حقیقت کا رنگ دینے کے لیے شب و روز محنت کرتے رہے اے این آئی کا پہلا کنونشن منعقدہ جامعہ فاروقیہ لاہور اس دور کا ایک انتہائی پر جوش اور یادگار پروگرام تھا جو اس میں شرکت کرنے والوں کے دلوں میں آج تک نقش ہے چوہدری صاحب کے اس عروج کے دور کو شاید کسی کی نظر لگ گئی اور پھر انتہائی کوشش اور خواہش کے باوجود اگلے کنونشن سے پہلے ان کی صدارت ختم کردی گئی جس کا انہیں ہمیشہ ملال رہا۔

میں چونکہ اپنے تعلیمی دور بوجہ نصابی سرگرمیوں کے میں کسی تنظیم سے وابستہ نہیں رہا لیکن ۱۹۸۸ میں اپنے کچھ دوستوں (مولانا مسعود مجاہد اور حافظ حبیب اللہ) کی وساطت سے جے یو پی سے منسلک ہوا اور اب تک جماعت سے وابستگی میں ان کی گوناں گوں شخصیت کا بہت عمل دخل ہے

چوہدری صاہب گھنٹوں کارکنوں سے خطاب کرتے انہیں تنظیمی معاملات میں مشورے دیتے اور کارکنوں کے ساتھ بڑے بھائیوں سا رشتہ استوار کرلیتے تھے

چودھری حمایت علی کی قائد اہلسنت سے عقیدت

چودھری صاحب قائد اہلسنت سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے جس کا اظہار اکثر ان کے

عمل سے نظر آتا تھا جس کی دو تین مثالیں میرے دل پر نقش ہیں

نواز شریف کے پہلے دور حکومت میں یہ بات غالباً ۱۹۹۲ کی ہے اس وقت پنجاب کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں تھے قائد اہلسنت اپنے دورہ لاہور سے واپس کراچی جانے کے لیے لاہور ائر پورٹ کی طرف روانہ ہوئے اسی دن نواز شریف لاہور کے دورہ پر آرہا تھا غلام حیدر وائیں اپنے بیشمار غلام ذہن لوگوں کے ساتھ جلوس کی صورت میں ائر پورٹ پر موجود تھا قائد اہلسنت جب ائر پورٹ کے قریب پہنچے تو مسلم لیگی غنڈوں نے اینٹوں اور مکوں سے گاڑی پر وار کرنا شروع کر دیا ہجوم اتنا تھا کہ گاڑی وہاں سے نکل نہیں پا رہی تھی کہ وائیں بھی دور کھڑا اپنے کارکنوں کی بدتمیزی سے محظوظ ہو رہا تھا قائد اہلسنت پر اس طرح کا حملہ ایک بار پہلے پیپلز پارٹی کے سیاہ دور میں ہوا اور دوسری بار نواز شریف کے بدنیت دور میں ایک اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے اور دوسرے کی اب باری ہے بہر حال بات کو مختصر کرتے ہوئے میں اپنے اصل نقطہ کی طرف آتا ہوں قائد اہلسنت کی گاڑی پیر اعجاز ہاشمی چلا رہے تھے جو گاڑی کو بہت مہارت سے واپس لانے میں کامیاب ہو گئے جب قائد اہلسنت دفتر واپس پہنچے تو یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی میں اس وقت چوہدری صاحب کے حکم پر کسی کام کے سلسلہ میں انار کلی تک گیا ہوا تھا واپس آیا تو چوہدری صاحب مجھے باہر گیٹ پر ہی ملے اور بہت اضطراب میں تھے میں نے خیریت پوچھی تو انہوں نے مجھے مختصر بات بتائی اور کہا کہ حضرت سے ملو اور پھر میرے ساتھ چلو میں نے حضرت کی زیارت کی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پھر میں چوہدری صاحب کے ساتھ موٹر سائیکل پر نکل پڑا یہ وقت تقریباً دس گیارہ کے درمیان کا تھا میں نے چوہدری صاحب سے پوچھا کہ کہاں جانا ہے تو انہوں نے کہا کہ صدر چلو مجھے ایک خنجر خریدنا ہے میں نے پوچھا چوہدری صاحب وہ کس لیے تو کہنے لگے کہ نواز شریف کا جلوس ابھی مال روڈ سے گزرنا ہے اور

میں اس جلوس میں شامل ہو کر دو تین لوگوں کے پیٹ پھاڑوں گا صبح جب یہ خبر اخبار میں قائد اہلسنت کے ساتھ چھپے گی تو پھر کبھی کسی کو قائد اہلسنت کی طرف میلی نظر سے دیکھنے کی جرات نہ ہو گی اس وقت چوہدری صاحب کے جو جذبات تھے انہوں نے میرے رونگٹے کھڑے کر دئیے ہم تقریباً ایک گھنٹہ صدر کے بند بازار میں گھومتے رہے لیکن رات بہت بیت چکی تھی ہمیں اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی لیکن چوہدری صاحب کو اس رات میں نے بہت جلال میں دیکھا کہنے لگے کہ ہمارا کیا بے سروسامانی کا حال ہے ہمارے پاس کوئی بھی ہتھیار نہیں ہے اتنے سال گزرنے کے بعد بھی وہ لمحات مجھے آج بھی اسی طرح یاد ہیں -

دوسری بار میں نے چوہدری صاحب کو اس وقت بہت غصہ میں دیکھا جب لاہور میں موچی دروازہ میں سنی کانفرنس منعقد تھی یہ بات غالباً ۱۹۹۶ کی ہے کانفرنس والے دن چوہدری صاحب کچھ ساتھیوں کے ساتھ لے کر گراونڈ میں پہنچ گئے اور وہاں قائد اہلسنت کے بینر لگانے شروع کر دئیے جب انتظامیہ نے منع کیا کہ یہاں شخصیات کے بینر نہیں لگ سکتے تو چوہدری صاحب نے انہیں کہا کہ اگر قائد اہلسنت کے بینر یہاں نہ لگے تو کوئی اور بینر بھی یہاں نہیں لگیں گے جس پر انتظامیہ کو بادنخواستہ اس بات کی اجازت دینی پڑی پورے پروگرام کے دوران چوہدری صاحب بھرپور جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے رہے جب قائد اہلسنت کو خطاب کی دعوت دی گئی تو چوہدری صاحب کتنی دیر تک دوستوں کے ساتھ سٹیج کے سامنے بھنگڑا ڈالتے رہے

قائد اہلسنت کا روح پرور خطاب شروع ہوا تو تمام سامعین بہت انہماک سے اسے سن رہے تھے خطاب ختم ہونے سے کچھ دیر پہلے نوجوانوں کی ایک ٹولی نے سٹیج کے سامنے خطاب کے دوران شوروغل کرنا شروع کر دیا جب منع کرنے کے باوجود وہ لوگ باز نہ آئے تو قائد اہلسنت نے اپنا خطاب ختم کیا اور حفاظت انہیں سٹیج سے اتار کر

گاڑی میں بٹھادیا گیا چوہدری صاحب تمام رکاوٹیں توڑتے ہوئے سٹیج پر پہنچ گئے اور مائیک ہاتھ میں پکڑ لیا اور انتظامیہ اور نوجوانوں کی اس ٹولی کے خلاف غیض و غصب سے بولنا شروع کر دیا چوہدری صاحب کا غصہ اس وقت عروج پر تھا جو جلسہ گاہ سے آنے کے باوجود کئی گھنٹوں رہا اور اکثر بعد میں بھی وہ اس کا اظہار کرتے رہتے تھے مضمون کی طوالت سے بچنے کے لیے میں انہی دو واقعات پر اکتفا کرتا ہوں امید ہے قارئین کو اس کے مطالعہ سے چوہدری صاحب کی شخصیت کے اس پہلو سے بھی آگاہی ہو گی

چوہدری حمایت علی بحثیت مجاہد

چوہدری صاحب کی زندگی کے کچھ پہلوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اب میں چوہدری صاحب کے آخری مشن کی طرف آتا ہوں یوں تو چوہدری صاحب کی ساری زندگی مجاہدانہ کردار کی آئینہ تھی لیکن گزشتہ دو سال سے ان کے دل میں عملی جہاد کا جذبہ بہت بیدار ہو چکا تھا ان کا مطالعہ جہاد کے موضوع پر بہت بڑھ گیا اور ان کی گفتگو بھی اسی موضوع کے گرد گھومتی تھی اس بات کا اندازہ اس بات سے اور زیادہ ہوا جب ان کی کتابوں کو جو انہوں نے ہمارے ایک مشترکہ دوست محمد نعیم طاہر رضوی کی لائبریری میں رکھوائی ہوئی تھیں کھول کر دیکھا اور آخری چند ماہ میں تو وہ بہت بیتاب تھے کہ میں کب کشمیر میں جاکر ہندووں سے اپنی بہن اور بیٹیوں کی بے حرمتی کا بدلہ لوں گا اس سلسلہ میں وہ چالیس روزہ ٹریننگ میں افغانستان بھی گئے افغانستان سے واپسی پر جب ان کا جذبہ عروج پر پہنچ گیا تو انہوں نے ایک جہادی تنظیم کی بنیاد رکھی جس کا نام لاہیل مجاہدین عالمی رکھا اس مشن میں ان کے ساتھ زیادہ شریک تو نہیں رہا لیکن چوہدری صاحب نے ہمیشہ مجھے اپنے پروگرام اور فیصلوں سے آگاہ رکھا

دوستوں نے ان کو منع کیا کہ آپ نے تنظیم چلانی ہے اپ کشمیر میں نہ جائیں اور نوجوانوں کو تیار کر کے بھیجیں لیکن وہ شہادت کے رتبے پر فائز ہونے والے تھے وہ کہاں رکتے اور نہ ہی رکے

ٹریننگ پر جانے سے پہلے وہ گھر آئے بچوں کے لیے پھولوں کا تحفہ لائے والد صاحب سے خصوصی طور پر ملے والدہ سے دعائیں لیں میرا بیٹا ان سے اکثر پوچھتا تھا کہ آپ شلوار قمیض کے ساتھ جوگرز کیوں پہنتے ہیں تو وہ کہتے کہ میں مجاہد ہوں اس لیے جوگرز پہنتا ہوں

شہادت سے ایک ہفتہ پہلے رات کے وقت فون آیا گھر میں سب سے بات ہوئی میں گھر پر نہیں تھا صبح سویرے چھ بجے انہوں نے فون کیا میں ناراض ہوا کہ آپ نے ڈیڑھ ماہ سے رابطہ ہی نہیں کیا تو کہنے لگے کہ میں بہت سخت ٹریننگ کر کے آیا ہوں اور میں نے اپنے نوجوان ساتھیوں سے بڑھ کر جوش و جذبہ سے ٹریننگ کی ہے فرمانے لگے میں اب کشمیر میں جارہا ہوں دعا کرنا کہ مجھے کامیابی ہو سب سے دعا کے لیے کہنا اور خصوصی طور پر قائد اہلسنت سے دعا کی عرض کرنا میں نے ان سے کہا کہ میں نے قائد اہلسنت سے بائیس اگست کو کراچی ملاقات میں آپ کا ذکر کیا تھا قائد اہلسنت بہت خوش ہوئے تھے اور کھانے کے دوران ہی انہوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی چوہدری صاحب یہ سن کر بہت خوش ہوئے فون بند کرنے سے پہلے انہوں نے کہا کہ طلحہ کو بتا دینا کہ چوہدری انکل جوگرز پہن کر دشمنوں سے لڑنے چلے گئے ہیں اور چوہدری شہید سے میری آخری بات تھی جس کے بعد سے میں اب تک عجیب یقینی اور بے یقینی کے عالم میں ہوں

وہ ایک اچھے دوست تھے ایک اچھے انسان تھے صوم صلوۃ کے پابند تہجد گزار شخص تھے اور آخر میں جو مقام اور رتبہ پایا یقیناً وہ اسی رتبے کے لائق تھے۔

چودھری حمایت علی شہید

(افروز قادری)

زندہ ہے تو زندہ ہے ہم مردہ دلوں کی دنیا سے آگے ہمیشہ کے لیے جاوداں ہو جانے کے لیے-------- ہم گفتار کے غازی وہ کردار کا غازی اور شہید-----------

وہ جو کہتے تھے وہی کرتے بھی تھے چودھری حمایت علی------------ علی کا شیر، سچا مجاہد غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے کی عملی تصویر میرا ساتھی میرا غمگسار میرا ہمنشین میرا دوست میرا رہبر------- میرا سب کچھ لشکر ابابیل کا امیر انجمن طلباء اسلام کا قائد انجمن طلباء اسلام کا پہلا سچا اور حقیقی صدر راہنما چودھری حمایت علی شہید

نگاہ بلند سخن دلنواز جان پر سوز

یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

چودھری حمایت علی شہید نہ صرف میرا رہبر تھا بلکہ ذاتی دوست بھی ہم دونوں بہت سی ذاتی دلچسپیاں اور باتیں آپس میں تبادلہ کر لیا کرتے تھے وہ شروع ہی سے انقلابی تھا اسلام کو نافذ کر دینے کی سچی جستجو رکھنے والا پاک طبیعت اور کھرا انسان شاید اسی لیے ہم بہت سے ساتھیوں کو اسکی باتیں ناگوار گزرتیں تھیں زندگی کی جدوجہد میں گھر خاندان سابقہ تمام دوستوں یاروں سے علیحدہ۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کس طرح نوائے انجمن کے ابتدائی سال ہم نے گھر کا مال و متاع تک بیچ کر اسے زندہ رکھا اے ٹی آئی کو زندہ رکھنے کی کوشش کی نوائے انجمن کی زندگی انہی کے دم سے تھی دام درہم سخن ہر طرح سے ہر لمحہ متحرک رہنے والی

شخصیت کا نام چودھری حمایت علی شہید۔

وہ جب اے ٹی آئی میں نہیں تھے تب بھی انقلابی تھے متحرک تھے جب تنظیم میں شامل ہوئے تو نہ صرف سرگرم ہوئے بلکہ ہم مردوں میں بھی جان ڈال دی اور آج بھی ہم سب کی قیادت کی کہ کس طرح؟ خالد کی طرح صف اول میں لڑ کر شہادت دی جاتی ہے کہ وہ خالق ہے وہی رازق وہی مالک و مختار ہے زندگی اور موت کا خالق رب ہے اگر زندگی چاہتے ہو تو شہادت کی آرزو نہ رکھو بلکہ شہید ہو کر امر ہو جاو سب باتیں بناتے رہ جائیں اور تم سب پربازی لے جاو۔

وہ اپنی ذات میں انجمن تھے رات گئے کسی اہم تنظیمی کام سے واپس آئے ہیں لیکن نماز عشاء و فجر قضا نہیں انتہائی تھکن کا عالم ہے لیکن چودھری صاحب کی گفتگو جاری ہے تنظیمی و تحریکی لائحہ عمل طے ہو رہا ہے کارکن بنائے جا رہے ہیں وہ خود بہادر تھے اور بہادروں کو پسند کرتے تھے وہ خود علم کی جستجو کرتے رہے تھے جس کا ثبوت زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ان کی ذاتی لائبریری تھی اور عالموں کو پسند کرے تھے مطالعہ کا بے حد شوق تھا وہ کہتے تھے کہ کسی ملت کی سیاسی جدوجہد جو کہ مملکت خداداد کے لیے ضروری ہے تمام کاموں سے اہم ہے وہ سمجھتے تھے کہ انقلاب نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لانے کے لیے ذات میں انقلاب لانا ضروری ہے اور جسے انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کیا ان کا فلسفہ عمل کا فلسفہ تھا یعنی پہلے خود کو پھر کسی دوسرے کو کرنے کو کہو پہلے خود گزرو پھر دوسروں کو گزرنے کا مشورہ دو

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن

نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

ہماری آخری گفتگو کا حاصل یہی تھا کہ بھائی میاں آو کچھ کر گزریں ------ کچھ باتیں نہ کریں اور یہی انہوں نے اپنے آخری عمل سے ثابت کیا چاہتے تو خاموشی سے دوسرے راستے سے نکل بھی سکتے تھے لیکن جب انہیں شہادت کی منزل سامنے نظر

آ رہی تھی تو انہوں نے اسے بڑھ کر گلے لگالیا

ان اے پی آئی ہو یا اے این آئی مجاہدین لشکر ابابیل ہو یا جے یو پی جماعت اہلسنت ہو یا دیگر عام سنی مسلمان ہر شخص چودھری حمایت علی شہید پر فخر کر سکتا ہے کہ کوئی ہم میں سے بھی ایسا قول کا سچا ملت کا مجاہد پیدا ہوا جو اپنی مرضی سے شہید ہوا نعرہ انا الحق لگانا آسان اسے نبھانا مشکل لیکن چودھری حمایت علی شہید نے ایسا کر کے دکھادیا کہ شہادت کسی کی میراث نہیں جو چاہے اسے حاصل کر کے امر ہو سکتا ہے باتیں بنانے سے لوگ صرف کتابوں میں ملت کے مجاہد بن سکتے ہیں عملی طور پر نہیں۔

نبوت کی عظمت پر حملہ ہوا تو لوگ باتیں بناتے رہ گئے بیانات جاری ہوئے لیکن ایک غریب سادہ لوح مسلمان غازی علم دین شہید ان سب پر بازی لے گیا یہی چودھری حمایت علی شہید نے کیا وہ عظیم تھے عظیم ہیں اور عظیم رہیں گے اور امر تھے امر ہیں اور امر رہیں گے قرآن کہتا ہے کہ

انہیں تم مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور تمہیں انکی زندگی کا علم نہیں

محافل سجانے میں دوست بنانے میں چودھری صاحب کا کوئی ثانی نہ تھا انکے سخت سے سخت مخالف بھی یہ بات جانتے تھے کہ چودھری کوئی بات بغیر دلیل کے نہیں کرتا نظام مصطفیٰ ﷺ کے عملی نفاذ کی تڑپ کے لیے انہوں نے زندگی کے کئی قیمتی سال آرزو میں گزار دیئے ہمارے کئی ساتھی دنیاوی طور پر ہم سے بہت آگے نکل گئے انہوں نے بڑا نام بھی کمایا اور پیسہ بھی لیکن سعادت حقیقی صرف چودھری حمایت علی شہید اور انکے ساتھیوں کے نصیب میں تھی سو انہیں ملی۔

امید کرتا ہوں کہ اور دعا گو ہوں کہ رب العزت چودھری حمایت علی شہید کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما اور انہیں حقیقی خوشی محسوس کرنے کی توفیق عطا فرما

باقی صفحہ ۹۰

کچھ یادیں کچھ باتیں

طاہر سلیم چوہدری

اقبال کا یہ شعر کہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدور پیدا

زبان زدو عام ہے اسے اکثر موقع بے موقع استعمال ہوتے دیکھا گیا ہے تاہم ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تاریخ انسانیت میں ایسے عظیم اور بلند کردار لوگ موجود ہیں جن کے بارے میں شاعر مشرق نے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔

میرے پیش نظر ایک ایسی ہی شخصیت ہے کہ جس سے بچھڑے زیادہ مدت نہیں گزری لیکن ایسا لگتا ہے کہ ہم شفقت و راہنمائی سے یکسر محروم ہو گئے ہیں حمایت علی چودھری شہید سے راہ و رسم کی ابتدا کم و بیش دو سال پہلے شروع ہوئی ہر چند کہ یہ مدت کچھ زیادہ نہیں اور ایک مدت چاہیے شجر بے کراں کی بہار کو سمیٹنے کے لیے پھر بھی یہ دو سال کا تعلق جسے میں اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتا ہوں اور خدا کی عنایت پر اسکا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ ہمیں اس نے ایک سچے کھرے عملی انسان اور عاشق رسول ﷺ کی زندگی کو سمجھنے اور فکری راہنمائی حاصل کرنے کا ایک موقع دیا حمایت علی چودھری کی زندگی کے دیگر کوائف کا زیادہ حال تو نہیں جانتا کیونکہ وہ اپنے ذاتی کوائف و حالات لوگوں کے سامنے کم ہی بیان کرتے جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس کی وجہ آپ کی خود نمائی نہ کرنے کی عادت اور بے انتہا عاجزی و انکساری تھی جسکی وجہ سے ایک عام آدمی اندازہ نہ لگا سکتا کہ بظاہر کچھ نہ دکھائی دینے والا یہ آدمی کتنا

کچھ ہے آپ طویل عرصے تک جمعیت علمائے پاکستان کے اہم رہنما علاوہ ازیں انجمن طلباء اسلام اور انجمن نوجوانان اسلام کے صدر بھی رہے اور شہادت سے کچھ عرصہ قبل لابیل مجاہدین عالمی کے نام سے ایک جہادی تنظیم قائم کی جس کے امیر منتخب ہوئے قلیل عرصہ کی مدت میں آپ نے یہ تنظیم قائم کی اور ۷۰ سے زائد نوجوانوں کو اپنی تبلیغ سے جہاد میں شرکت کا قائل کر کے ٹریننگ کیمپ بھجوادیا اگر آپ آج کے مذہبی راہنماؤں کے طرز عمل اور طور واطوار کا مشاہدہ کریں تو یقیناً جان لیں کہ انکا ظاہر باطن کے برعکس ہے جو کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے دین کو مالی مفاد اور شہرت کا ذریعہ بنار کھا ہے چودھری حمایت علی شہید کا اہلسنت کے مذہبی راہنماؤں میں نمایاں مقام تھا راقم الحروف نے جتنی مدت بھی آپ کے ساتھ گزاری آپ کو نہایت راست باز عاشق رسول ﷺ سچا اور کھرا انسان پایا جو ہی کچھ کہتا جو کرنا جانتا تھا۔

جہاد میں عملی طور پر شرکت ایک مسلمان کے ایمان کی کسوٹی ہے اس سے بڑھ کر ایک مسلمان اپنے ایمان کا کیا ثبوت دے سکتا ہے کہ وہ جہاد کی ٹریننگ لے ایک تنظیم قائم کرے تنظیم کا صدر ہونے کے حیثیت سے وہ بذات خود میدان جنگ میں کفار کے خلاف نبرد آزما ہو جائے اور جان جیسی قیمتی چیز کو خدا کی راہ میں قربان کردے آپ کی شہادت آپ کی صاف ستھری زندگی اور سچے مسلمان کی سب سے بلند گواہی ہے۔

عصر رواں میں جہاد کے نام کا سہارا لے کر کئی تنظیمیں قائم ہو چکی ہیں ان نام نہاد تنظیموں کا مقصد جہاد کے نام پر پیسہ بٹورنا ہے حمایت علی چودھری ایسی ہی فرقہ ورانہ متعصب اور مالی مفاد کو پیش نظر رکھنے والی تنظیموں سے سخت نالاں تھے جو دینی غیرت وحمیت کے نام پر سادہ لوح نوجوانوں کو بہلا پھسلا کر میدان جنگ میں دھکیل دیتے اور انکی شہادت کو اپنی تشہیر اور مالی مفاد کا ذریعہ بناتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ

شہید کے دل میں اس خلش نے انہیں اہل سنت وجماعت کی ایک نمائندہ جہادی تنظیم بنانے پر مجبور کیا آج کی نام نہاد جہادی تنظیموں کے لیڈروں کے کردار کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے چند ایک کے علاوہ اکثریت ایسے لیڈروں کی ہے جو عملی طور پر میدان جنگ میں جاکر کفار سے نبرد آزما ہونے کی بجائے دوسروں پر جہاد کا واعظ جھاڑنے تک محدود رہتی ہیں مذہبی راہنماوں کی اس روش کے برعکس حمایت علی چودھری شہید نے نہ صرف جہاد کی عملی ٹریننگ حاصل کی بلکہ میدان جنگ میں کفار کے خلاف نبرد آزما ہو کر شہادت حاصل کی اور اپنے سچے اور پکے مسلمان ہونے کی گواہی دے گئے چودھری صاحب نے اپنے خون سے اہل سنت کی تاریخ کو جلا بخشی اور اس غلط روایت کا تدارک کیا کہ لیڈر صرف لیڈری کے لیے پیدا ہوتے ہیں وہ ایک درویش منش اور خداترس انسان تھے صوم وصلوۃ کے پابند بلکہ تہجد گزار تھے دینوی اور دنیاوی علوم سے آشنا تھے علاوہ ازیں آپ ایک بلند پایہ مقرر بھی تھے مذہبی تعصب نام کو نہ تھا مخالف کی بات نہایت حوصلے اور خندہ پیشانی سے سنتے اور صحیح بات کو چاہے وہ آپ کے نظریات کے خلاف کیوں نہ ہوتیں تسلیم کرلیتے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی ذات کا یہ نمایاں وصف تھا جس سے آج کل کے لیڈر یکسر محروم ہیں مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ انکے حلقہ احباب میں میرا بھی شمار ہوتا ہے اگرچہ عمری تفاوت نہ انکے پیش نظر تھی نہ میرے مجھے انکی مجالس میں کئی مرتبہ شرکت کا موقع ملا جو عموما ہر شام اختر رضا لائبریری کینٹ لاہور چھاونی میں وقوع پذیر ہوتیں جہاں آپ اپنے دست راست اور شفیق دوست محترم محمد نعیم طاہر رضوی صاحب جو کہ کنزالایمان سوسائٹی کے صدر بھی ہیں کے ساتھ مختلف مسائل اور حالات حاضرہ پر دیگر احباب کے ساتھ تبادلہ خیالات کررہے ہوتے علمی تبحر کا یہ عالم تھا کہ مجلس میں ہم سب کی حیثیت سامعین سے بڑھ کر نہ ہوتی اور ہر موضوع

پر انکی معلومات ہم سے زیادہ ہوتیں انکی اس علمی قابلیت کا اعتراف ان کے ہم عصر راہنما بر ملا کرتے ہیں وہ ایک خوش مزاج انسان تھے محفل کو اپنی شیریں گفتگو سے یکسانیت کا شکار نہ ہونے دیتے نہایت ملنسار انسان تھے عمری تفاوت کا لحاظ کیے بغیر ہر ایک سے نہایت شفقت اور احترام سے ملتے وہ محفلوں کی رونق تھے دینی تقریبات ان کے بغیر ادھوری سمجھی جائیں گی اور انکی کمی سب کو محسوس ہو گی آج اگرچہ وہ ہم میں ظاہری طور پر نہیں ہیں لیکن انکی شخصیت کی کمی کو ہم تاحیات محسوس کرتے رہیں گے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی شہید کے درجات بلند کرے اور ان کے طفیل ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ادارہ کا مضمون نگار حضرات کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

ایک مخلص راہنما چودھری حمایت علی

مرزا الطاف حسین بیگ

ایک دن ایک بدو رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ایک شخص مال غنیمت کے لئے لڑتا ہے۔ دوسرا شہرت کے لئے لڑتا ہے۔ تیسرا شخص قوم برادری اور عزت کے لئے لڑتا ہے - فرمایئے ان میں سے اللہ کی راہ میں کون لڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجاہد فی سبیل اللہ صرف وہ ہے جو اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ سر بلند ہو

جی ہاں آج میں اسی مجاہد کا ذکر کر رہا ہوں۔ جو اللہ کا کلمہ سر بلند کرنے کشمیر کی وادی میں داخل ہوا اور اس شخصیت نے شہادت کا درجہ حاصل کیا جناب حمایت علی چوہدری صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے میری ملاقات کنز الایمان سوسائٹی کے حوالے سے ہوئی۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ وہ میرے ہی علاقے کے رہنے والے ہیں اس طرح محبت اور بڑھتی گئی۔

کنز الایمان سوسائٹی کے صدر محمد نعیم طاہر رضوی صاحب کے ساتھ جے یو پی دفتر جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں بھی چودھری صاحب سے ملاقات ہوئی۔ میں نے چوہدری صاحب کو ایک مخلص کارکن کی حیثیت سے پایا۔ بعد میں پتہ چلا کہ آپ انجمن نوجوانان اسلام کے مرکزی صدر بھی ہیں۔ آپ نے مجھے بھی انجمن کے لئے کام کرنے کی دعوت دی۔ انجمن کے مختلف اجلاسوں میں شرکت کا موقع ملا آپ کو میں نے سب کارکنوں سے زیادہ کام کرتے دیکھا آپ کی سرکردگی میں مختلف پروگرامز بھی منعقد ہوئے جو کہ بہت سراہے گئے اس کے ساتھ آپ کی جے یو پی کے لئے خدمات

کو بھی بھلانا نہیں جاسکتا جے یو پی کے صدر قائد اہلسنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی

صاحب کے لئے جینے مرنے کے لیے تیار رہتے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ

میرے خیال میں چوہدری صاحب نے ضرور سوچا کہ وہ جے یو پی کے اس محاذ پر بہتر

طور پر کام نہیں کر سکتے کیونکہ جے یو پی میں اس وقت ماحول ایسا پیدا ہو گیا تھا پھر

انہوں نے ادب اور تحریر کی طرف توجہ دی تو جے یو پی نے ایک میگزین ندائے

جمعیت کی ذمہ داری آپ کو سونپ دی آپ کی انتھک کوششوں سے یہ میگزین اہلسنت

تو جماعت کے حلقہ میں بہت مقبول ہوا اسی دوران چوہدری صاحب نے کنزالایمان

سوسائٹی کے زیر اہتمام اختر رضا لائبریری صدر لاہور چھاونی میں آنا شروع کر دیا

میری تقریباً روزانہ ہی ملاقات ہوتی تھی آپ کو لائبریری میں بہت محو پایا- آپ

کتابوں کا مطالعہ کر رہے ہیں مختلف کتابیں اور میگزین مطالعہ کرنے کے لئے ساتھ

لے کر جا رہے ہیں آپ نے اخبارات کے لئے بھی کچھ کام کیا آپ کے مضامین مختلف

رسالوں میں شائع ہونے لگے اور لوگوں نے اس کام کی بہت تعریف کی

آپ نے سوشل کاموں میں بھی حصہ لینا شروع کیا ایک ڈسپنسری قائم کی جس سے

غریب اور نادار لوگ مفت استفادہ حاصل کرتے تھے

ہمارے گھر میں جو بھی محفل ہوئی چوہدری صاحب ضرور شرکت کرتے تھے بڑے

بھائیوں کی طرح سلوک کرتے تھے - مذاق بھی کرتے تھے - ایک خصوصیت جو آپ

میں تھی وہ یہ کہ جب آپ سے کوئی شخص کسی موضوع پر گفتگو کرتا تو آپ لمبی گفتگو

کر کے مخالف شخص کو مطمعین کرتے تھے آپ کی گفتگو میں وزن ہوتا تھا

ایک دن پتہ چلا کہ چوہدری صاحب افغانستان ٹریننگ کے لئے گئے ہوئے ہیں

واپس آئے تو ملاقات ہوئی آپ نے مذاق سے مجھے بھی کہا کہ تم بھی ٹریننگ پر چلو

تا کہ جہاد کے لئے کشمیر جائیں میں بات ہنسی مذاق میں ڈال دیتا تھا بعد میں معلوم ہوا

کہ آج کل جہاد کے حوالے سے مختلف کتابوں کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ یقیناً جہاد کے

لئے ہر کوئی تیار نہیں ہو جاتا۔ اس عمر میں جہاد کے لئے تیار ہونا غیر معمولی کام تھا

جہاد کرنے کے پیچھے ایک سوچ اور فکر ہوتی ہے یہ سوچ اور فکر چوہدری صاحب کی

قسمت کا مقدر بنی اور ایک خاص بات جس کا ذکر کرنا بہت ضروری ہے وہ یہ کہ

لائبریری میں جب نماز کا وقت ہو جاتا تھا تو سب کام چھوڑ کر پہلے نماز پڑھتے تھے۔

انہوں نے کبھی بھی نماز کے لئے کوئی بہانہ نہ بنایا۔ اکثر ہمیں نصیحت کیا کرتے تھے کہ

دین کے لئے کچھ وقت ضرور نکالو۔

ایک دن پتہ چلا کہ کشمیر گئے ہوئے ہیں ہم فکر مند تھے کہ اللہ خیر کرے تھوڑے

عرصہ بعد واپس آئے تو بتایا کہ میں آگے کشمیر لڑنے کے لئے نہیں گیا تھا انشاء اللہ اگلی

دفعہ ضرور جاؤں گا جے یو پی آفس میں ایک بابا جی ہیں جنہوں نے بعد میں بتایا کہ

چوہدری صاحب تہجد کے وقت اٹھ کر رو رو کر اللہ سے یہی دعا مانگتے تھے کہ یا اللہ مجھے

شہادت نصیب فرمانا

اور آخر ایک دن پتہ چلا کہ چوہدری صاحب آج رات کو کشمیر جہاد کے لئے داخل

ہو رہے ہیں پھر شہادت کی خبر گونجی تو ہمارے تو مجھے شاق لگا کہ چوہدری صاحب

شہید ہو گئے ہیں آنکھوں میں آنسو تھے انسو بھی دو قسم کے تھے ایک خوشی کے آنسو تھے

کہ چوودھری صاحب کی خواہش اللہ نے پوری کی اور شہادت نصیب ہوئی اور دوسرے

آنسوں ہم سے جدا ہونے کے تھے

آپ کو کسی سے کوئی مطلب نہیں تھا صرف اللہ کی رضا کے لئے دوسروں سے

تعلقات تھے حقیقت میں ہم سے بڑا بھائی رہنما شفقت فرمانے والا سیدھی راہ دکھانے

والا اچھی باتیں بتانے والا نوجوانوں کو نصیحتیں کرنے والا مختلف تحریریں لکھنے والا مختلف

سوشل کام کرنے والا دین کے لئے کام کرنے والا اہلسنت وجماعت کا سپاہی

بچھڑ گیا اللہ تعالیٰ نے شہید کے لئے بہت رتبہ رکھا ہے۔

بہت ہی اہم نقطہ جو یہاں بیان کرنا ضروری ہے لیڈر لوگ خود جہاد کرنے کے لئے نہیں جاتے بلکہ اپنے کارندوں اور ورکروں کو جہاد کے لئے بھیجتے ہیں لیکن چودھری صاحب کے سلسلہ میں معاملہ بالکل ہی الٹ تھا آپ اکثر گفتگو کرتے کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ لیڈر حضرات خود تو جہاد کے لئے جاتے نہیں اور ہمارے بچوں کو جہاد کے لئے بھیج دیتے ہیں آپ نے کہا کہ میں اس کو جھوٹ ثابت کر کے دکھاؤں گا اور آپ نے بہت سے نوجوانوں کو جہاد کے لیے تیار بھی کیا لیکن خود بھی جہاد کے لئے چلے گئے اور شہادت کا رتبہ حاصل کیا اور وہ بات جھوٹ ثابت کر دی یہ وہ جذبہ ہے جو کہ اللہ ہر ایک کو عطا کرے آمین

ایک باعمل انسان چودھری حمایت علی شہید

تحریر - سید شجاعت علی

شہادت خدا تعالی کا بیش قیمت تحفہ ہے جو صرف اللہ اپنے خاص بندوں کو ہی نصیب کرتا ہے
اور اس بیش قیمت تحفہ کے بارے میں بڑے بڑے علماء تقاریر اور تحریریں تو کرتے ہیں
لیکن بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنی تقریر و تحریر کو حقیقت کا روپ دیتے ہیں ایسے ہی اپنے
الفاظوں کو حقیقت کا رنگ محترم چودھری حمایت علی صاحب نے دیا چوہدری صاحب گو کہ
سیاست سے تعلق رکھتے تھے لیکن ان میں وہ سیاست دانوں والی بات نہ تھی وہ بات کے پکے
تھے اسلام کے نام پر کٹ مرنے والوں میں سے تھے صرف تحریروں اور تقریروں میں جان
ڈالنے والے نہیں تھے ان سے جب بھی ملاقات ہوئی وہ کسی نہ کسی فلاحی یا جہادی سلسلہ میں
مصروف نظر آتے تھے میرا تعلق ان سے کچھ زیادہ پرانا نہیں چار پانچ سال پہلے نعیم طاہر
صاحب کے ساتھ ان سے ملاقات ہوئی چوہدری صاحب جمعیت علماء پاکستان کی جانب سے
ایک رسالہ ندائے جمعیت کے نام سے شروع کیا اور وہ اس سلسلے میں میرے پاس آتے تھے
باتوں باتوں میں ان سے کشمیر سے متعلق جب بات شروع ہوئی تو چودھری صاحب نے فرمایا
کہ سندھ میں ایک مسلمان عورت کی پکار پر ۷۱۱ء میں محمد بن قاسم نے عراق سے سندھ
تک کا سفر کیا اور اسی کی خاطر اس نے یہاں پر راجہ داہر سے جنگ کی مسلمانوں کی غیرت
کی خاطر اس وقت محمد بن قاسم نے اتنی لمبی مسافت طے کی لیکن آج کل کے ہمارے
لیڈروں کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے کہ اپنی کرسی اور اپنے بینک بیلنس پر توجہ دیتے ہیں اس
کے علاوہ ان کے ذہن میں کوئی اور چیز آتی ہی نہیں کشمیر میں نہتے کشمیریوں بچوں بوڑھوں
اور عورتوں پر ہندو فوجیوں کی سفاکی کی داستانیں سن سن کر ہم لوگ بے حس ہو چکے ہیں

اور ہم میں وہ جذبہ جہاد تو ہے لیکن اس کو اجاگر کرنے والا کوئی نہیں مسلمان وہ قوم ہے جو اسلام کے نام پر اپنا سب کچھ لٹادیتی ہے لیکن ضرورت ہے تو صرف اس کو کسی اچھے لیڈر کی ہے آج بھی مسلم امت کو اگر جہاد کے لیے پکارا جائے تو کوئی مسلمان ایسا نہیں جو پس و پیش سے کام لے ضرورت صرف ان کے جذبہ جہاد کو بیدار کرنے کی ہے۔

ہمارے علمائے کرام کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ہماری نئی نسل کو اس طرف توجہ ہی نہیں دلواتے نہ ہی ان میں جذبہ جہاد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں آپس کی لڑائی کی حد تک ان سے تقاریر اور تحریریں کروالیں لیکن عملی زندگی میں ان کی کاوشیں بہت کم ہیں بوسنیا چیچنیا اور دوسری اسلامی ریاستوں کے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم پر ہمارے علمائے کرام خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں کسی میں بھی ہمت نہیں ہے کہ اس ظلم کے بارے میں اعلان جہاد بلند کرے اگر ہم سب مسلمان اکٹھے ہو جائیں تو اس کفر کی تمام شرانگیزیوں کا بھرپور جواب دے سکتے ہیں کتنے ہی مسلمان ہیں جن کو زندہ دفن کر دیا گیا کتنی عورتیں ہیں جن کی عزتیں لوٹ لی گئیں ان کے بچوں کو ان کے سامنے قتل کر دیا گیا لیکن ہم سب بے حس ہو کر یہ سب تماشہ دیکھ رہے ہیں کسی میں بھی ہمت نہیں ہے کہ وہ اٹھ کر اس کے خلاف اعلان جہاد بلند کرے تمام مسلم ممالک اس تماشہ کو دیکھ رہے ہیں اور یہ یہود و ہنود مسلمانوں کو چن چن کر شہید کر رہے ہیں۔

چودھری صاحب جب بھی کوئی ایسی بات سنتے تو ان کو بہت دکھ ہوتا تھا چودھری صاحب عملی طور پر کوشش کر رہے تھے کہ وہ جہاد کے لیے تمام مسلمانوں کو تیار کریں اس سلسلہ میں انہوں نے ایک خصوصی شمارہ "جہاد کشمیر" کی اشاعت کا بھی پروگرام بنایا جس میں صرف اور صرف جہاد کی فضیلت اور شہید کے درجات قرآن و سنت کی روشنی میں تحریر کیے گئے تھے اس کی تیاری میں انہوں نے دن رات ایک کر دیا اس سلسلہ میں انہوں نے بے شمار کتابیں اکٹھی کی اور ان سے مختلف قرآنی آیات اور احادیث منتخب کیں لیکن یہ مجموعہ ان کے افغانستان جانے کی وجہ سے ابھی تک پرنٹ نہیں ہو سکا۔

چودھری صاحب کو اپنے اسلاف سے بے حد عقیدت و محبت تھی اور وہ اولیاء کرام کے بارے میں بے حد عقیدت و احترام سے بات کرتے تھے وہ افغانستان جانے سے پہلے کثرت سے داتا صاحب جاتے تھے چودھری صاحب کو حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس سے بے پناہ عشق تھا وہ روزمرہ کی زندگی میں بھرپور کوشش کرتے تھے کہ سنتیں زیادہ سے زیادہ پوری کی جائیں چودھری صاحب اصحابہ اکرام کی مثالیں اکثر دیا کرتے تھے کہ حضرت عمر حضرت ابوبکر صدیق حضرت علی و حضرت عثمان کے دور میں کس طریقہ سے اسلام نے ترقی کی ان کی فتوحات ان کے رہن سن اور ہمارے آج کل کے حکمرانوں کے رہن سہن کے بارے میں بھی وہ اکثر بات کیا کرتے تھے۔

چودھری صاحب جب بھی میرے پاس آتے وہ جہاد سے متعلق مجھ سے بات کرتے ان کی دلی خواہش تھی کہ وہ مقبوضہ کشمیر جو کہ اولیاء کرام کی سرزمین ہے اس سے ہندوؤں کے ناپاک وجود کو نکال باہر کریں ایک دن چودھری صاحب میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے کہا کہ شاہ صاحب میں چند ساتھیوں کے ساتھ افغانستان جا رہا ہوں، جہاں پر تقریبا ایک ماہ ہم نے ٹریننگ کرنی ہے اس کے بعد انشاء اللہ ہم کشمیر کے محاذ پر جائیں گے چودھری صاحب کو افغانستان میں ایک ماہ سے کچھ زیادہ دن لگ گئے اس دوران نعیم صاحب سے ان کی خیریت کے بارے میں معلوم ہوتا رہا افغانستان سے واپسی پر چودھری صاحب مجھے ملنے کے لیے آئے اور انہوں نے بتایا کہ اب انشاء اللہ یہ سلسلہ چل نکلا ہے اب کچھ اور دوستوں کے ساتھ میں پھر ٹریننگ پر جا رہا ہوں اسی دوران وہ ایک امدادی سامان کا ٹرک مجاہدین کی امداد کیلیے لے کر گئے تھے اس طرح چودھری صاحب دوبارہ اپنے دوستوں کے ساتھ ٹریننگ کرنے کے لیے گئے اس دوران میں اپنی دنیاوی مصروفیات میں کافی مصروف رہا لیکن چودھری صاحب کی بابت نعیم صاحب سے معلومات حاصل ہوتی رہیں ایک دن میں صبح اپنے دفتر میں تھا ایک دوست میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے پوچھا شاہ صاحب چودھری صاحب کے بارے میں آپ کو کچھ معلوم ہوا میں نے ان کو کہا کس بارے میں انہوں نے بتایا کہ کل اخبار میں ان کی شہادت کے بارے میں آیا تھا اور آج کے اخبارات

میں بھی ہے میں نے اخبار میں چودھری صاحب کی تصویر کے ہمراہ ان کی شہادت کی خبر پڑھی میری آنکھوں کے سامنے چودھری صاحب کے ساتھ گزرے ہوئے وہ تمام لمحات آ گئے چودھری صاحب کا جذبہ شہادت جو ان کی دلی خواہش تھی جس کو اللہ تعالی نے پورا کر دیا۔ اللہ تبارک تعالی انکے درجات کو بلند کرے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلائے ۔آمین

وقت کی پکار جاگ سنی جاگ

(محمد رضوان قادری سب ایڈیٹر ماہنامہ کنزالایمان)

اخلاص وہ دولت ہے جو ایک معمولی آدمی کو اس سے زیادہ علم و حکمت دانائی اور دولت والے سے سبقت دلادیتی ہے غازی علم الدین شہید کے جنازے کے بعد علامہ اقبال نے اپنا تبصرہ فرماتے ہوئے کہا اک ترکھاناں دا منڈا بازی لے گیا تے اسی تقریراں ای کردے رہ گئے وہ کیا چیز تھی جس نے ایک ترکھاناں دے منڈے کا وقت کے عظیم مفکر کے منہ سے عظمت کا اقرار کروایا وہ تھی در رسول ﷺ سے والہانہ اور بغیر دیکھے سوچے اور سمجھے عقیدت اور در رسول ﷺ سے بے لوث وفاداری اور اخلاص میں (راقم الحروف) پچھلے چند سال سے علما اور عوام اہلسنت کو جہاد کشمیر اور فساد مرید کے کے متعلق پریشان دیکھتا رہا جہاں چار سنیوں نے اکٹھا بیٹھنا جہاد کشمیر اور فساد مرید کے کو زیر بحث لانا لیکن کوئی بھی اس کا تدارک کرنے عملی طور پر اس کام میں نہ اتر رہا تھا چند نام نہاد تنظیمیں بنائی گئیں لیکن ان کا مقصد ذاتی شہرت اور چندہ اکٹھا کرنے کے علاوہ کچھ نہ تھا اس وقت مکار دشمن گھات لگائے مسلسل نقصان پہنچانے میں مصروف تھا انہی دنوں ہماری لائبریری میں (اختر رضا لائبریری) ایک درویش منش انسان کا آنا جانا تھا وہ تقریبا ہر روز آتے جہاد کے متعلق مختلف کتابیں پڑھتے حوالے لکھتے فوٹوسٹیٹ کرواتے کچھ وقت ہمارے ساتھ گزارنے کے بعد چلے جاتے چند روز لائبریری میں یہ درویش منش نہ آیا میرے پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ افغانستان گیا ہے تاکہ وہاں سے عملی جہاد کے رموز سیکھے یہ عظیم شخص یہ عظیم ہستی یہ عظمت والا نشان۔ اسلاف چودھری حمایت علی تھا یہ جب بولتے ان کے منہ سے پھول جھڑتے مسلک کے لیے ہر وقت پریشان رہتے فساد

مرید کے اور فسادرائے ونڈ سے پریشان رہتے ہر وقت کچھ کرنے اور کر گزرنے کے جذبہ سے سرشار رہتے عظمت اہلسنت کے متعلق سوچتے اور اسی جذبہ سے سرشار ہو کر بجائے قائدین کو کوسنے کے خود میدان کارزار میں اتر آئے افغانستان سے آپ ابتدائی تربیت حاصل کر کے واپس پاکستان آئے اب انہوں نے اپنی دعوت کو مزید پھیلانا /وسیع کرنا شروع کیا اور پھر مختلف دیہاتوں اور شہروں سے ساتھی اکٹھے ہونا شروع ہو گئے اور پھر

اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کاروان بنتا گیا

اب چودھری حمایت علی کے پاس قابل غور تعداد میں مجاہدین کا قافلہ تیار ہو گیا تھا میں اکثر چودھری صاحب سے گزارش کرتا کہ آپ خود جموں کشمیر میں نہ جائیں آپ کی شہادت کے بعد شاید یہ سلسلہ چل نہ سکے تو فرماتے میں تو ان کیفیات کا لطف حاصل کرنا چاہتا ہوں جو دشمنان خدا سے برسرپیکار ہو کر حاصل ہوتی ہیں میں ان نام نہاد رہنماؤں کی طرح نہیں بننا چاہتا جو ہاتھ میں موبائیل اور پینتیس لاکھ کی گاڑی میں گھومتے ہیں بہر حال ان کی ایک اپنی سوچ تھی۔

میں وہ دن کبھی نہیں بھلا سکتا جب ان کا ایک قافلہ تربیت کے لیے جا رہا تھا تو پہلے ایک روزہ تربیتی نشست جامعہ نعیمیہ کے تہہ خانے میں ہوئی آپ اپنے ساتھیوں کو کشمیر کے حالات بتاتے ہوئے اور امت مسلمہ کی مسلسل پستی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اشک بار ہو گئے۔

اکثر لائبریری میں اپنی اس خواہش کا اظہار فرماتے اور مجھے یوں فرماتے رضوان میاں اللہ کرے کہ وہ دن جلد آئے کہ ہمارا اپنا تربیتی کیمپ ہو تم اس میں تربیت کر جاؤ

جب تھک کر میرے پاس پہنچو اور کہو چودھری صاحب اسی تمہارے پرانے ساتھی آن تو میں کہوں کہ یہاں سب برابر ہیں سب مجاہد ہیں۔

یہی جذبہ اور یہی تڑپ تھی جس نے آپ کو مقبوضہ وادی میں اندر لانچ ہونے پر مجبور کر دیا اپنے سات ساتھیوں کے ساتھ ایک خونریز جھڑپ میں پینتیس بھارتی فوجیوں کو واصل جہنم کر کے محو دیدار الہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

حمایت آگے بڑھ کر کہ رہا ہے اے مسلمانوں

چلے آو میرے پیچھے تمہارا رہنما میں ہوں

چوہدری حمایت علی تو اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے ان کی یاد میں کانفرنسیں بھی منعقد ہوئیں مقالے بھی پڑھے گئے چہلم کے موقع پر تقریریں بھی کیں گئیں لیکن یہ کانفرنسیں کرنے کے بعد مقالے پڑھنے کے بعد تقریریں کرنے کے بعد ایک مرتبہ پھر قائدین اہلسنت واپس اپنے اپنے حجروں میں چلے گئے واپس اسی پرانی روش کو اختیار کیا اگر صرف تقریریں کر لینے سے کام چل جاتا تو چودھری حمایت علی کبھی اپنی جان قربان نہ کرتے تو نہ مولانا الیاس قادری دامت برکاتہم کبھی چنے کھا کر میلوں کا سفر کر کے دعوت اسلامی کا کام شروع کرتے اور پھیلاتے بقول اقبال

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

میرا آخر میں قائدین اہلسنت خصوصا قائدین جمیعت العمائے پاکستان اور جماعت اہلسنت سے سوال ہے کہ جو موجودہ حالات چل رہے ہیں جن میں تمام باطل فرقے ہر کونے سے مسلمان (سنیوں) کو ختم کرنے اور عوام اہلسنت کو جہاد تبلیغ فہم القرآن درس قرآن دفاع صحابہ رب کی دھری رب کا نظام ختم نبوت وغیرہ کے نام سے گمراہ کر رہے ہیں آنے والے چند سالوں میں کیا حالات ہوں گے کیا باقی قائدین بھی مولانا الیاس قادری دامت برکاتہم اور چودھری حمایت علی کی پیروی نہیں کر سکتے

ہم لوگ مایوسیوں کا کیوں شکار ہیں کیا صبح کا تارا بن کر کوئی اندھیرا ختم کرنے والا نہیں ؟ اس اندھیری رات میں مسافروں کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں ؟ کیا اب کوئی غلام امام احمد رضا باقی نہیں ؟ کیا مولانا فضل حق خیر آبادی اور مولانا حسرت موہانی کا کوئی پیروکار باقی نہیں ہیں اور یقیناً ہیں بے شمار ایسے ہیرے ہیں ضرورت صرف تراشنے کی ہے اگر نہیں ہے تو تراشنے والا نہیں اب قائدین کو یہ ہیرے تراشنے والا بننا ہوگا قائدین کا کام صرف کانفرنسوں میں خطابات کرنا ہی نہیں بلکہ عملی طور پر کام کرنا ہے پیروں کا کام صرف نذرانے وصول کرنا اور ہاتھ چومنا ہی نہیں بلکہ مریدوں کو نظام مصطفیٰ ﷺ کا سپاہی بنانا ہے اساتذہ کا کام صرف مدارس میں پڑھنا ہی نہیں بلکہ عملی تربیت کرنا ہے شیخ الحدیث اور شیخ القرآن کا کام صرف مدرسہ تک محدود رہنا نہیں بلکہ گلی گلی کوچہ کوچہ فہم القرآن کورس سے عوام کو فہم قرآن عطا کرنا ہے میں اہل سنت سے شہید شہید حمایت علی چودھری کا واسطہ دے کر التماس کرتا ہوں کہ وہ اسلام کے نام پر اٹھائے جانے والے فتنوں کا احساس کریں اور عملی طور پر صف بند ہو جائیں کیونکہ عقلمند انسان وہی ہے جو خطروں کی بو میلوں دور سے سونگھ لے

بقیہ صفحہ ۷۴ سے آگے

(آمین) کہ انہوں نے شہادت کی منزل پا کر ان سب کے لیے قیامت کا سفر آسان کر دیا اب انکی بخشش یقیناً ہوگی اور ہم سنیوں پر بھی احسان عظیم کیا کہ ہمیں بھی قابل فخر کر دیا کہ دیکھو دیکھو صرف کتابیں نہ پڑھو عمل کر کے بھی دیکھو مزا اسی میں ہے دعا گو ہوں کہ لشکر ابابیل اب زیادہ طاقتور ہو اپنے امیر کے نقش قدم پر چل کر جام شہادت چومنے والوں کی آماجگاہ بنے (آمین ثم آمین)

میرے ساتھی

محمد نعیم طاہر رضوی چیف ایڈیٹر ماہنامہ کنزالایمان لاہور

کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں سے شروع کروں اور کہاں ختم کروں کہ پچھلے تیرہ سال سے شہید سے شناسائی تھی پر خلوص افراد میں انکا شمار ہوتا بر ادرم چوہدری حمایت علی اپنے اندر اہلسنت کے لیے ایک درد لئے پھرتے تھے ان تیرہ سالوں میں میں نے کبھی انہیں اپنی ذات کے حوالے سے مضطرب نہ پایا ہمیشہ ولولوں کے سمندر میں غرق پایا شہید عالم اسلام کی بے حسی اور قائدین اہلسنت کی بے ہمتی پر نوحہ کناں رہتے ہر اہم موقع پر ہر اہم اجلاس میں جہاں اہلسنت کے مسائل پر گفتگو ہوتی ایک علیحدہ اور مضبوط موقف لئے ہوئے ہوتے۔

اہلسنت کے سیاسی پنڈتوں کی بے حسی بے ہمتی سے مایوس ہو کر انہوں نے ینفع الناس من ینفع الناس کے حوالے سے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے مسلم ریلیف فورم تشکیل دیا اور اس کے تحت کشمیر کے کیمپوں میں کپڑے اور خوراک وغیرہ پہنچانے کی سعی کی۔

شہید مجھے جو حکم دیتے میں بعض دفعہ کوشش کے باوجود ٹال نہ سکتا بعض دفعہ ارادہ کئے بیٹھا ہوتا کہ آج چوہدری صاحب کو جواب دے دوں گا کہ یہ کام میں نہیں کر سکتا وہاں پر نہیں جا سکتا وغیرہ وغیرہ لیکن جب وہ سامنے آتے انکے خلوص کے ہاتھوں اپنے میں ہمت ہی نہ کر پاتا کہ کچھ کہوں

اکثر و بیشتر انکے ساتھ سفر کیا انہیں نہایت سادہ طبعیت کا پایا مرحوم کے ساتھ جب بھی سفر کیا ۔ یا کہیں نزدیک بھی گیا تو اگر کھانے کا وقت پوچھا چودھری صاحب

کھانے میں کیا ہو فرماتے نعیم بھائی سبزی دال چنے کھائیں گے یہ انکی سادہ طبعیت کی انتہاء تھی کہ بعض اوقات کہیں جانا ہوتا تو پیدل سفر کو ترجیح دیتے۔

تقریبا دو سال سے انکی طبعیت جہاد بالسیف کی طرف مائل ہو چکی تھی حالانکہ جہاد بالقلم تو وہ کرتے ہی تھے کہ ماہنامہ کنزالایمان کے قارئین گواہ ہیں جہاد باللسان بھی کرتے تھے کہ جلسوں جلوسوں میں انکی ولولہ انگیز تقریروں کے ہزاروں لوگ شاہد ہیں

جب مجھے اپنے ساتھ مرید کے میں لشکر طیبہ کے سالانہ اجتماع میں لیکر گئے تو اس کے بعد انہوں نے نہایت سرعت سے اس طرف منصوبہ بندی شروع کر دی انہیں اس بات کا شدید قلق تھا کہ ملک کی اکثریت اہلسنت پر مشتمل ہے اور جہاد کا شعبہ بد عقیدہ افراد نے سنبھال رکھا ہے حالانکہ ان میں بھی مجاہدین کا تعلق اہلسنت سے ہے

اہلسنت کے عسکری ونگ کے حوالے سے کام کرتے رہے اور پھر لبابیل مجاہدین عالمی کے نام سے کام کا آغاز کر ہی دیا مختلف دستے ٹریننگ کے لیے مانسہرہ کوٹلی اور افغانستان کے کیمپوں میں لے کر گئے۔

اور انکی روانگی جامعہ نعیمہ لاہور اور جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی دفتر سے ہوئی روانگی سے پیشتر میں نے دیکھا کہ چودھری صاحب ایک روبوٹ کی طرح کام کر رہے ہوتے مجاہدین کے لئے کھانے بیگ/جوگر/کپڑے/صابن/وغیرہ کا انتظام بھی نہایت احسن طریقہ سے کرتے۔

شہید جب شام کو کنزالایمان سوسائٹی کے زیر اہتمام قائم اختر رضا لائبریری میں آتے تو کئی کئی گھنٹے محفل جمتی جس میں دیگر افراد کے علاوہ کنزالایمان سوسائٹی کے محمد رضوان قادری، جمیل الرحمٰن، طاہر سلیم چوہدری، الطاف حسین، ناصر عزیز، طارق

محمود گولڑوی ڈاکٹر خالد قمر اور دیگر ساتھی موجود ہوتے۔

چند سال بیشتر انہوں نے تحریک خدام ملت بنائی جس کے تحت انہوں نے والٹن کے علاقہ میں فری ڈسپنسری بھی قائم کی جس سے سینکڑوں لوگوں نے استفادہ کیا چوہدری حمایت علی شہید نے سراج الامہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی یاد میں سالانہ امام اعظم سیمینار کی روایت بھی ڈالی ان کا کہنا تھا کہ چند سال یہ سیمینار کرا کر حضرت امام اعظم پر ایک ضخیم کتاب شائع کی جائے گی جس میں سیمینار میں پڑھے گئے اہل علم ودانش کے مقالہ جات ہوں گے تاکہ عوام اس سے راہنمائی حاصل کر سکیں اور پھر اسکے بعد دیگر مشاہیر اہلسنت پر اسی طرح سیمیناروں کا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔

قائداعظم پر جب فلم بنی تو اس میں تاریخ کو مسخ کیا گیا جس پر وہ شدید مضطرب تھے انہوں نے کہا کہ اس کے خلاف کورٹ میں رٹ کی جانی چاہیے ایک وکیل سے رابطہ کر کے رٹ کی تیاری کی لیکن وہ وکیل ہی ایسے ملے کہ پیسے بھی ہڑپ کر لئے اور رٹ بھی نہ ہو سکی چوہدری صاحب کا موقف تھا کہ اس فلم میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ / مولانا عبدالحامد بدایونی / خواجہ قمرالدین سیالوی / پیر صاحب مانکی شریف / صدرالافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان اور دیگر بزرگان دین کا کردار بھی شامل ہونا چاہیے اور جن لوگوں یا جماعتوں نے قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی ان کے کردار کو بھی واضح کیا جائے۔

اس سال کے شروع میں سعودی درندوں نے رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک جو کہ ابواء شریف میں تھی کی بے حرمتی کی تو سانحہ ابواء کے سلسلہ میں شہید کے جذبات ناقابل بیان تھے وہ کہتے تھے کہ اس سے بڑا اور سانحہ کیا ہو گا کہ ہماری اماں جان کی قبر انور کو سعودی درندوں نے روند ڈالا اور ہم اجلاسوں اور کانفرنسوں تک ہی محدود ہیں کہاں ہیں وہ علماء اور مشائخ

جو ہر دم خواجہ بطحا کی عزت پر کٹ مرنے کے دعوے کرتے ہیں وہ کیوں نہیں کٹ

مرتے اس سے بہتر اور کون سا موقع ہو سکتا ہے۔

اہلسنت کے رسائل و جرائد کے مدیران کو اکٹھا کرنے کے لیے اور مختلف مسائل پر

مشترکہ موقف کے لئے کونسل آف جرائد اہلسنت کے قیام کے لئے مرحوم نے

میرا بھرپور ساتھ دیا اور پھر کونسل کے پریس سیکرٹری کے عہدہ پر انہیں مقرر کیا

گیا اس عہدہ پر انہوں نے کماحقہ محنت سے کام کیا۔

اس سال کے آغاز میں ہی میں نے اپنے دیگر ساتھیوں کو یہ باور کرانا شروع کر دیا تھا کہ

چودھری صاحب اس سال شہادت کا بلند و بالا رتبہ حاصل کر لیں گے اور یہی وجہ ہے

کہ جب برادرم مقصود اقبال نے جمعہ کی سہ پہر مجھے اختر رضا لائبریری میں آ کر یہ خبر

سنائی کہ چوہدری صاحب شہید ہو گئے ہیں تو مجھے چنداں حیرت نہیں ہوئی ہاں البتہ

میں اس کے بعد کئی راتیں سو نہ سکا کہ ہر لحہ چوہدری صاحب کا شفقت بھرا ہنستا

مسکراتا چہرہ میرے سامنے آتا رہا اور ابھی تک بعض دفعہ اس وقت چونک جاتا ہوں

جب کوئی لائبریری کے اندر داخل ہوتا ہے کہ شاید چوہدری صاحب آ گئے ہیں۔

کئی سال سے یہ معمول تھا کہ چودھری صاحب روزانہ شام کو لائبریری میں آتے اور

ایک محفل سی برپا رہتی جس میں اہلسنت کو درپیش مسائل پر سیر حاصل گفتگو ہوتی اور

پھر بات جہاد پر آ کر ختم ہوتی شام کی چائے وہ جب لاہور میں ہوتے تو میرے ساتھ ہی

لائبیری میں آ کر نوش کرتے جنرل کے ایم اظہر صاحب جنرل سیکرٹری جمعیت علماء

پاکستان کے وہ پی آر او تھے جب ان کے دفتر سے جب چھٹی کرتے تو سیدھے لائبریری

تشریف لاتے بعض اوقات یہ ہوتا کہ میں آفس سے ابھی نہ آیا ہوتا اور لائبریری

بند ہوتی تو میرے غریب خانے میں تشریف لا کر میرے والد محترم الحاج نذر احمد

صاحب سے چابی لے جاتے اور لائبریری کھول کر مطالعہ میں مشغول ہو جاتے۔

میری بیٹیوں سے بے حد پیار کرتے ان سے بچوں کی طرح گفتگو کر کے خوش ہوتے اور جب اللہ نے مجھے بیٹے سے نواز تو بہت خوش ہوئے برادرم طاہر فاروق صاحب کے ساتھ (جو کہ انکے انتہائی قریبی ہیں) مٹھائی اور پھولوں کا ڈھیر لے کر تشریف لائے نو مولود کو گود میں اٹھا کر دیر تک پیار کرتے رہے۔

میری بڑی بیٹی کو کہا کرتے کہ بھائی کا نام کیا ہے تو وہ کہتی کہ عبدالرسول رب سیاف تو بہت ہنستے اور اسے کہتے کہ جب تمہارا بھائی سکول جائے گا تو پتہ چلے گا استاد اسے کہے گا کہ فیس جمع کروا وہ فیس جمع کروائے گا تو استاد نام پوچھے گا وہ کہے گا کہ عبدالرسول رب سیاف تو استاد کہے گا فیس تو ایک کی جمع کروا رہے ہو باقی تین کی کون جمع کروائے گا۔

چودھری صاحب کا جب بھی فون آتا تو میرے والد محترم کہتے کہ نعیم تمہارے حمایت کا فون آیا ہے پھر گھر کے ہر فرد کو تو انکا نام ازبر تھا یہی وجہ ہے کہ جب میں نے گھر آکر انکی شہادت کی خبر والد محترم اور والدہ محترمہ کو سنائی تو وہ آبدیدہ ہو گئے اور کئی روز تک غمگین رہے اب بھی جب انکا ذکر ہوتا ہے تو دونوں یہ کہتے ہیں کہ مرحوم نہایت اچھے تھے بہت نیک تھے خوش اخلاق تھے اور میری بیٹی پوچھتی ہے کہ چاچو کہاں چلے گئے کہ اسے ابھی شہید کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب افغانستان جانے کے لیے چوہدری صاحب اپنے دیر چار ساتھیوں سمیت روانہ ہو رہے تھے تو ایک عجیب سی چمک ان کے چہرے سے عیاں تھی کہ اس روز سے باقاعدہ وہ جہادی ٹریننگ کا آغاز کر رہے تھے پھر جب ریلوے اسٹیشن پر میں انہیں الوداع کرنے گیا تو انکی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ آج کتنے خوش ہیں اپنے مقصد کی تکمیل کے آغاز پر اس دوران انہوں نے کوئٹہ اور افغانستان سے فون پر بھی بات کی جب ان کی واپسی میں دیر ہوئی تو عجیب و غریب

وسوسے ذہن میں آنے لگی پھر فون پر واپسی کی خبر سے تسلی ہوئی اس کے بعد ایک دفعہ پھر نہایت محنت کر کے تقریبا بائیس نوجوانوں کو تیار کیا اور جامعہ نعیمہ میں ایک تقریب ہوئی حضرت مفتی محمد خان قادری مولانا ڈاکٹر سر فراز احمد نعیمی اور دیگر حضرات نے اِس تربیتی نشست میں مجاہدین کو جہاد پر لیکچر دیئے چوہدری صاحب اس قافلے کو چھوڑنے خود مظفر آباد جارہے تھے لیکن ان کی آنکھیں اس روز بھی پر نم تھیں اس کے علاوہ گوجرانوالہ سے بھی چند نوجوان ٹریننگ کے لے گئے اور پھر ایک اچھا خاصا دستہ تیار ہو گیا اور ۱۴جون ۹۹ کو جمعیت علماء پاکستان کے دفتر سے ایک اور قافلہ چوہدری صاحب کی قیادت میں جارہا تھا ۱۳ اور ۱۴ جون کی رات کو ان نوجوانوں کے لئے مختلف لوازمات پورے کرنے کے لیے چوہدری صاحب خاصے پریشان تھے بہر حال رات گئے تک میں انکے ساتھ رہا اور انتظامات مکمل کیئے صبح کو دوبارہ میں دفتر حاضر ہوا اور پھر تربیتی نشست ہوئی اس میں چوہدری صاحب نے مولانا منیر احمد برکاتی کو جہاد پر لیکچر کے لیے بلا رکھا تھا مولانا کے لیکچر کے بعد چوہدری صاحب نے نوجوانوں سے خطاب کیا اس دوران وہ جذبات میں بہت مغلوب ہو چکے تھے اور واضح ہورہا تھا کہ شاید اب دوبارہ ان سے ملاقات نہ ہو اسی دن چوہدری صاحب نے اپنا ذاتی کتب خانہ جس میں بہت سی کتب رسائل اور اخبارات کے قائل تھے اختر رضا لائبریری میں بجھوا دیئے کہ اب انکی جگہ لائبریری ہے چوہدری صاحب کی روانگی کے بعد صرف دو دفعہ ان سے فون پر بات ہوئی ایک دفعہ اس وقت جب وہ وادی میں داخل ہوئے اس وقت بھی کامیابی کے لئے دعا کا کہا اور مفتی محمد خان قادری ڈاکٹر سر فراز احمد نعیمی مولانا منیر احمد یوسفی اور مولانا منیر احمد برکاتی سے دعا کی اپیل کی اور دیگر ساتھیوں کو سلام کہا اور پھر دوسری دفعہ جب وہ دوبارہ اندر جانے لگے اس وقت اس کے بعد سے اب تک ان کی آواز کانوں میں اور

جب گاؤں کے لوگ زیادہ جمع ہو گئے تو قریبی مسجد میں سب لوگ جمع ہوئے اور پھر ایک تعزیتی جلسہ کی شکل بن گئی - اس میں چودھری صاحب کے حوالے سے حافظ حبیب احمد' فاروق قریشی اور دیگر نے تقاریر کیں چودھری صاحب کی شہادت کے بعد ہمارا وفد اولین وفد تھا جو چودھری صاحب کے گھر انکی تعزیت کے لیے گیا شہید کے والد محترم نے چودھری صاحب کی شہادت کا سارا واقعہ سننے کے بعد صرف اتنا کہا کہ جو اللہ کی رضا

الغرض کہاں تک لکھوں کہ میرے پاس تو لکھنے کو بہت کچھ ہے طوالت کے پیش نظر اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ خداوند کریم انکے درجات بلند کرے اور ہمیں بھی اان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

چہرہ نظروں کے سامنے رہتا ہے -

جس وقت برادرم مقصود اقبال نے آکر خبر سنائی اسکے بعد میں نے :اکٹر اقبال مجددی سے گوجرانوالہ رابطہ کیا اور خبر کی تصدیق کی پھر برادرم طاہر فاروق صاحب تشریف لے آئے دیر تک باتیں ہوئیں اور پھر پروگرام بنا چوہدری صاحب کے گھر جانے کا اتوار ۴ ستمبر کو صبح ۸ بجے جاوید مصطفیٰ' طاہر فاروق' نجم کلیم' اخلاق سلہری' حافظ حبیب احمد' اور میں گوجرانوالہ کے لئے روانہ ہوئے -

گوجرانوالہ ڈاکٹر اقبال مجددی انکے والد محترم اور تحریک جہاد کے فاروق قریشی اور دیگر افراد کے ہمراہ شکر گڑھ کے گاؤں لالیاں روانہ ہوئے ساڑھے تین بجے کے قریب لالیاں چوہدری صاحب کے گاؤں پہنچے تو اس کے ماحول کو افسردہ پایا سارا گاؤں اُمڈ آیا عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی چوہدری صاحب کے بھائیوں انکے والد محترم اور دیگر افراد سے ملے ان کے والد محترم کو نہایت صابر و شاکر پایا بھائیوں اور دیگر عزیزو پر بھی صبر کا غلبہ تھا البتہ چوہدری شہید کے بیٹے عمران نے سب کو رلا دیا

ہر کوئی اسے حوصلہ دے رہا تھا کہ تم ایک شہید کے بیٹے ہو۔ دیگر شہداء کے لواحقین کے دلوں پر اسوقت کیا بیتی ہو گی جب نواز شریف نے واشنگٹن میں کارگل کے شہیدوں کا سودا کیا تھا اور اب تو وہ ان شہیدوں کے خون کا سوداکر کے اپنے انجام کو پہنچنے کے لیے تیار ہے۔

چودھری حمایت علی شہید

(عبدالرشید چودھری)

شہید کی جو موت ہے

وہ قوم کی حیات ہے

آج سنیت چودھری صاحب اور انکے ساتھیوں کی شہادت کے بعد ایک بار پھر زندہ ہو گئی ہے اخباروں اور کتابوں میں نہیں عملی طور پر۔ اب اس پر کبھی زوال نہیں آسکتا اب سنی نوجوان جوق در جوق اے ٹی آئی میں شامل ہو کر نظام مصطفی ﷺ کی جدوجہد میں عملی طور پر حصہ لے سکیں گے شمع فروزاں ہے جو چاہے اپنا راستہ ڈھونڈھ لے۔

صلہ شہید کیا ہے تب و تاب جاودانہ

مبارک ----- مبارک ---- شہادت مبارک

انجمن طلبہ اسلام پاکستان کے پہلے انقلابی مرکزی صدر چودھری حمایت علی جو کہ انجمن سے فراغت کے بعد انجمن نوجوانان اسلام کے دو سال تک مرکزی صدر رہے اس کے بعد مجاہدین ابابیل کے عنوان سے نوجوان اہلسنت کو عرصہ دراز سے درس جہاد دے رہے تھے یکم ستمبر ۱۹۹۹ کی شب انڈین آرمی سے ایک بھر پور مقابلے میں اپنے ہمراہ آٹھ نوجوانوں کے ساتھ درجہ شہادت پر فائز ہو گئے (اناللہ وانا علیہ راجعون) یہ واقعہ مقبوضہ کشمیر میں پونچھ سیکٹر میں بالا پیر کے مقام پر پیش آیا چودھری صاحب عرصہ دراز سے نوجوانوں کو عسکری تربیت کے بعد جہاد کشمیر کے لیے روانہ کر رہے تھے ماہ جولائی میں آپ نے خود مقبوضہ کشمیر جانے کا ارادہ کیا ذمہ داران نے بہت کہا

کہ آپ تنظیم کے ذمہ دار ہیں آپ کے بعد کون اس نظام کو چلائے گا مگر آپ نے کہا کہ میں لوگوں کو تو درس جہاد دیتا ہوں درس شہادت دیتا ہوں مگر خود عمل نہ کروں تو لما تقولون مالا تفعلون کا مصداق ہوں گا یوں چودھری صاحب نے بمعہ ساتھیوں کو ۱۲ جولائی کی شام شہادتوں کی وادی مقبوضہ کشمیر راونہ ہو گئے اور تقریبا ایک ماہ بیس دن مختلف جہادی کاروائیوں میں مشغول رہے اور انڈین آرمی کے درجنوں سپاہیوں کو جہنم رسید کرنے کے بعد شہید ہوئے آپ کی تدفین حریت کانفرنس کے زیر اہتمام عمل میں آئی شہید نے ورثا میں والدین کے علاوہ ایک بیوہ اور تین بچے پیچھے چھوڑے ہیں ساتھی ورثا کو اس عظیم سعادت کے حصول پر مبارکباد کے خط تحریر کریں

قائد اہلسنت کی تعزیت

قائد محترم امام انقلاب علامہ شاہ احمد نورانی جو کہ آجکل تبلیغی دورہ پر بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں کو یہ خبر لندن میں ملی جہاں جے یو پی کے زیر اہتمام منعقد عالمی جہاد کشمیر کانفرنس میں قائد محترم اور حضرت صاحبزادہ عتیق الرحمٰن فیض پوری نے چودھری صاحب کی شہادت اور خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا اور دعائے خیر فرمائی موصولہ اطلاعات کے مطابق کراچی حیدر آباد شکار پور جیکب آباد نواب شاہ لاڑکانہ میرواہ گورچانی فیصل آباد اٹک اور دیگر مقامات پر اجتماعات و کانفرنسیں منعقد ہوئیں جن میں قائدین انجمن و جمعیت علمائے پاکستان نے چودھری صاحب کی خدمات پر روشنی ڈالی اور انکی شہادت پر خراج تحسین پیش کیا۔

حمایت علی چودھری کا چہلم شایان شان طریقہ سے منایا گیا

(رپورٹ سردار محمد اکرم بٹر)

حمایت علی اس قافلہ حریت کی ایک کڑی تھے جس کی قیادت امام المجاہدین حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی نے فرمائی تھی مقبوضہ کشمیر میں ہندو افواج کے بڑھتے ہوئے مظالم اس کے جوان خون کو ہر وقت گرماتے رہتے آخری دنوں میں تو وہ اس حد تک آگے نکل چکے تھے کہ ایک لمحہ کے لیے بھی جہاد میں تاخیر انکی برداشت سے باہر تھی۔
چنانچہ یکم ستمبر ۱۹۹۹ کو پونچھ سیکٹر میں بالاکوٹ کے مقام پر ۳۱ ہندوؤں کو واصل جہنم کرنے کے بعد سات ساتھیوں سمیت مرتبہ شہادت پر فائز ہو گئے شہادت کی خبر آتے ہی ملک بھر سے ٹیلی فون کالوں کا تانتا بندھ گیا احباب کی آمد جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی دفتر میں شروع ہو گئی اور پھر پورے ملک میں حمایت شہید کانفرنسوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا چنانچہ لابیل مجاہدین عالمی کے کارکنان اور راہنماؤں نے بھی اپنے شہید قائد کی یاد منانے کے لیے چہلم شریف کے موقعہ پر بھرپور اجتماع کرنے کا پروگرام بنایا اے ٹی آئی کے سابق سیکرٹری جنرل چودھری جاوید اقبال مصطفائی کو ناظم پروگرام مقرر کیا گیا جبکہ آپ کے ساتھ لابیل مجاہدین عالمی کے امیر ڈاکٹر اقبال مجددی رانا رحمت علی غلام مصطفیٰ اور ندیم ملک پر مشتمل ٹیم نے شب و روز جہد مسلسل کی پوسٹر لگانے دعوت نامے تقسیم کرنے اور اجتماع کے دیگر انتظامات کے لیے ہمہ وقت کام کیا۔

چنانچہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۹ بروز اتوار جامعہ نعیمہ گڑھی شاہو لاہور میں ایک عظیم الشان تاریخی اجتماع منعقد ہوا صدارت کی ذمہ داری امیر لابیل مجاہدین اقبال مجددی کو سونپی گئی جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن ملک نے سرانجام دیئے نماز

ظہر کے بعد تلاوت اور نعت شریف ہوئی اور پھر علماء کرام کے خطابات شروع ہو گئے سب سے پہلے انجمن اساتذہ پاکستان کے راہنما علامہ محمد قاسم علوی نے چودھری شہید کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حمایت علی شہید نے لبابیل مجاہدین عالمی کے نام سے جو انقلابی مشن شروع کیا تھا اس کو جاری رکھنا ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے اس کے بعد مولانا کرامت نقشبندی یوں گویا ہوئے کہ حمایت شہید نے اپنی زندگی اے ٹی آئی اور اے این آئی کے آفاقی پروگرام انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کے لیے وقف کردی اور آخر میں آزادی کشمیر کے لیے جان قربان کر کے سرخرو ہو گئے کیونکہ وہ ہمیشہ فرماتے تھے کہ

رہے گی سادہ کتاب کب تک کبھی تو آغاز باب ہو گا
جنھوں نے بستی اجاڑ ڈالی کبھی تو ان کا حساب ہو گا

اس کے بعد انجمن طلباء اسلام کے جوشیلے راہنما فہیم اختر حقانی کو دعوت خطاب دی گئی انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز یوں فرمایا کہ

نہ منہ چھپا کے جیے ہم نہ سر جھکا کے جیے
ستمگروں کی نظر سے نظر ملا کے جیے
اب اک رات اگر کم جیے تو کم ہی سہی
یہی بہت ہے کہ ہم مشعلیں جلا کے جیے

زرعی یونیورسٹی میں سب سے پہلے غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے کا نعرہ لگانے والا حمایت علی چودھری تھا اے ٹی آئی کے کارکنان کے قلوب واذہان میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی جو فصل چودھری صاحب نے بوئی تھی وہ آج ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکی ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ اے ٹی آئی چودھری کے عسکری پروگرام کو جاری رکھے گی۔

حمایت شہید کے شریک سفر مجاہد قاری عبدالرشید کو دعوت سخن دی گئی تو انہوں نے کہا کہ شہادت کی آرزو ہی چودھری صاحب کا مشن تھا جس کے لیے وہ کشمیر کی سنگلاخ وادی میں ہندووں کا تعاقب کرنے گئے اور آخر کار اپنی منزل مقصود حاصل کرلی۔
اس کے بعد عبدالصمد نورانی ایڈووکیٹ نے بھی چودھری صاحب کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور اپنی بات اشعار کی زبان میں یوں کہی کہ

عشق بڑھتا رہا سوئے دار ورسن زخم کھاتا ہوا مسکراتا ہوا

راستہ روکتے روکتے تھک گئے زندگی کو بدلتے ہوئے زاویے

حمایت علی شہید کے آبائی شہر شکر گڑھ سے تشریف لائے ہوئے عالم دین خواجہ حسن نظامی نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ شہید زندہ ہے اور اس کی زندگی بڑی عظمت والی ہے میں احباب اہلسنت سے التماس کرتا ہوں کہ حمایت علی کی زندگی کا ایک ایک لمحہ محفوظ کیا جانا چاہیے۔
مولانا رانا محمد ارشد رضوی کو جب مائیک پر تشریف لانے کا کہا گیا تو آپ نے انتہائی ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے ماضی کی یاد تازہ کردی جب وہ اے ٹی آئی کے راہنما کی حیثیت سے طلبا کو گرمایا کرتے تھے انہوں نے کہا کہ اہلسنت کی قیادت کی ذمہ داری ہے کہ عسکری شعبہ کو مضبوط بنایا جائے حمایت علی نے ساری سنی قوم کی لاج رکھ لی ہے لہذا ہمیں چاہیے کہ میدان جہاد کو غیروں کے لیے خالی نہ چھوڑیں انہوں نے کہا کہ برادر حمایت علی قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی سے عشق کی حد تک محبت کرتے تھے
انجمن نوجوانان اسلام کے مرکزی صدر اور حمایت علی کے قریبی ساتھی حاجی احسان اللہ چودھری نے مختصر الفاظ میں یوں خراج تحسین پیش کیا کہ میرے شب و روز چودھری کے ساتھ گزرے ہیں میں جانتا ہوں کہ میرا قائد حمایت علی سچا عاشق

رسول تھا انہوں نے کہا کہ حمایت شہید کہتے تھے کہ

سچ کہ رہنا ہر ایک چنگیز نے پردہ امن ہے رخ پرڈالا ہوا

اہل ظلمت ہوئے جب سے مسند نشین پارہ پارہ سحر کا دوشالہ ہوا

جماعت اہلسنت لاہور کے مولانا شمس الدین بخاری نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حمایت علی نے اہلسنت کو میدان عمل میں نکلنے کی ترغیب دی ہے کہ سنیوں کفر کا مقابلہ صرف تمہی کر سکتے ہو آپ کے بعد حمایت علی شہید کے چھوٹے بھائی ظہور الحسن صاحب نے اپنے بھائی کو یوں خراج عقیدت پیش کیا کہ

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی

اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

انہوں نے کہا کہ حمایت علی شہید بچپن سے ہی تہجد گزار اور شب زندہ دار تھے انہوں نے کبھی بھی ایسا کام نہیں کیا جس پر ہمیں ندامت ہو بلکہ اب انہوں نے ایسا تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ ہماری نسلیں اس پر فخر کرتی رہیں گی

شہید کے تنظیمی ساتھی برادر نواز کھرل نے اپنے ساتھی کو یوں سلام عقیدت پیش کیا کہ

ہزار دشت پڑے لاکھ آفتاب ابھرے

جبیں پہ گرد پلک پر نمی نہیں آئی

کہاں کہاں نہ لٹا قافلہ فقیروں کا

متاع درد میں لیکن کمی نہیں آئی

انہوں نے کہا کہ حمایت علی کی روح پکار پکار کر ہمیں کہہ رہی ہے کہ سنیو آو گنبد خضرا کے جھنڈے تلے متحد ہو جاو زندہ رہنے کے لیے صرف یہی ایک راستہ باقی ہے۔

جمعیت علماء پاکستان صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری قاری محمد زوار بہادر نے حمایت

علی کو خراج تحسین پیش فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالی سے دعا کریں کہ حمایت شہید کے خون کا صدقہ اہلسنت کو متحد ہونے کی توفیق دے حمایت نے ہمیں زندہ رہنے کا راستہ بتادیاہے اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی صفوں کو کس طرح درست کرتے ہیں

انجمن طلباء اسلام کے مرکزی صدر برادر عبدالعزیز نقشبندی حاضرین محفل سے یوں مخاطب ہوئے کہ

دبے گی کب تلک اواز آج ہم بھی دیکھیں گے
رکیں گے کب تلک جذبات بر ہم ہم بھی دیکھیں گے
درزنداں سے دیکھیں یا عروج دار سے دیکھیں
تمہیں رسوا سر بازار عالم ہم بھی دیکھیں گے

انہوں نے کہا کہ چودھری شہید کا عقیدہ تھا کہ غاصب ہندو ایک دن ذلیل ورسوا ہو کر کشمیر سے نکل جائے گا لیکن اس کے لیے ہمیں جانوں کا نذرانہ پیش کرنا ہوگا چنانچہ چودھری شہید نے ہمیں شہادت کا راستہ دکھلادیا ہے اور اب ہمیں ہندو کی ذلت و رسوائی تک آگے بڑھنا ہے اس کے بعد عالمی تنظیم اہلسنت کے امیر پیر محمد افضل قادری نے خطاب کیا اور فرمایا کہ چودھری صاحب کو خراج تحسین پیش کرنے کا اس سے اچھا طریقہ اور کوئی نہیں کہ ہم سب متحد ہو جائیں اور عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع کو فروزاں رکھیں انہوں نے کہا کہ جس جہاد کا آغاز علامہ فضل حق خیر آبادی نے کیا تھا حمایت نے اس کی انتہا کردی ہے۔

مشہور سکالر حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے فرمایا کہ حمایت علی ایک عظیم انسان تھے جنہوں نے ہمارے لیے مستقبل کی راہیں متعین کردی ہیں میراان سے اے ٹی آئی سے لیکر ابابیل مجاہدین تک رشتہ رہا ہے وہ کشمیر جاتے وقت

یہ کہہ کر گئے تھے کہ اب آپ میری شہادت کی خبر سنیں گے اس کے بعد لابیل مجاہدین عالمی کے مجاہد محمد ندیم ملک نے جہادی ترانہ پیش کیا اور پیر سید عارف حسین بخاری ایم پی اے نے یوں ارشاد فرمایا کہ حمایت علی تو اعلیین میں ہی تشریف لے گئے ہیں امید ہے کہ وہ جنت میں ہمارے لیے دعا کر رہے ہوں گے راہ حق میں کٹنے کا راستہ شہید نے ہمیں دکھایا ہے آج ہمیں منافقین کی صفوں کو تہہ وبالا کرنے کے لیے حمایت کا کردار ادا کرنا ہوگا آخر میں ممتاز دانشور اور مفکر حضرت علامہ شرف قادری کو دعوت خطاب دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ حمایت نے کشمیری ماوں بہنوں اور بیٹیوں کے نام یہ پیغام دیا ہے کہ اب آپ کی آہ وفغاں کے دن ختم ہو چکے ہیں کیونکہ محمد بن قاسم کے جانشین میدان میں نکل چکے ہیں اب جہاد کشمیر آخری مراحل میں ہے حمایت کا خون اہلسنت کو اتحاد کا پیغام بھی دے رہا ہے۔

ناظم پروگرام جاوید اقبال مصطفائی نے تمام مہمانان گرامی اور عوام اہلسنت کا شکریہ ادا کیا اور اعلان فرمایا کہ انشاء اللہ ہم لابیل مجاہدین عالمی کو ایک منظم تنظیم کی شکل دیں گے تاکہ مقبوضہ کشمیر میں ہندو افواج کا مضبوط انداز میں مقابلہ کیا جاسکے انہوں نے فرمایا کہ چودھری کے مشن کی تکمیل ہم پر قرض ہے اور ہم اس وقت تک سکون سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کشمیر میں ایک بھی ہندو فوجی باقی رہے میں کارکنوں کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ

صرف سحر کی آس میں جب تم آخر سب تک جاگے ہو
سومت جانا جاگنے والو اس کے بعد اجالے ہیں

سردار محمد خان لغاری' علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی چودھری محمد یعقوب محمد عمران حمایت (بڑا بیٹا حمایت علی) پروگرام کے دیگر شرکا میں ڈاکٹر جاوید اعوان' ملک بشیر احمد نظامی قاری محمد یوسف سیالوی 'مختار الحق صدیقی ڈاکٹر جاوید اختر' نعیم طاہر رضوی

علامہ رضائے مصطفیٰ اور یاسر اظہر حسین فاروقی ' رانا رحمت علی ' پیر زادہ اقبال احمد فاروقی اور ہزاروں کارکنان انجمن طلباء اسلام انجمن نوجوانان اسلام جماعت اہلسنت اور جمعیت علماء پاکستان شامل تھے جامعہ نعیمہ میں ہر طرف بینرز اور پوسٹرز کی بہار تھی گیٹ پر مختلف تنظیموں نے اپنے اپنے سٹال لگا رکھے تھے سردار محمد خان لغاری نے تحریک تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ماہنامہ نبی بعدی کا خصوصی نمبر شائع کیا تھا جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا تھا۔

نیز انجمن طلباء اسلام کے رفقاء کا اجلاس بھی ہوا جس میں لابابیل مجاہدین عالمی کو مزید منظم اور فعال تحریک بنانے کے لیے منصوبہ بندی کی گئی۔

پروگرام کے اختتام پر صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرنے کے بعد تمام حضرات کو تبرک تقسیم کیا گیا کھانا کھلانے کا انتظام جامعہ کے تہہ خانہ میں تھا جس کی نگرانی براہ راست علامہ سرفراز نعیمی فرما رہے تھے اسیطرح چہلم شریف کا پروگرام اختتام پذیر ہوا

چودھری حمایت علی شہید کی یاد میں

۴ ستمبر کو رات ۱۰ بجے چودھری احسان اللہ صاحب مرکزی چیئرمین انجمن نوجوانان اسلام سے بذریعہ فون اطلاع ملی کہ انجمن طلبہ اسلام کے سابق انقلابی مرکزی صدر چودھری حمایت علی جو کہ گزشتہ دو ماہ سے مقبوضہ کشمیر میں ہندو فوج کے مقابلے میں نبرد آزما تھے پونچھ سیکٹر میں بالا پیر کے مقام پر ہندوستانی فوج کے ساتھ مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوگئے ہیں یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی اور تمام کارکنان ایک دوسرے سے رابطہ کرتے رہے صدر انجمن قائد طلبہ برادر عبدالعزیز نقشبندی کے فون پر مرکزی دفتر رضا لائبریری ورلڈ اسلامک مشن کے دفتر میں کارکنوں کی طرف سے ٹیلی فون کالز پر تانتا بندھا رہا۔

۵ ستمبر بروز اتوار کو چودھری صاحب کی یاد میں پروگرام رکھا گیا جس میں کراچی کے کونے کونے سے جمعیت علمائے پاکستان کے قائدین وخادمین انجمن نوجوانان اسلام کے کارکنان بزم رفقاء اسلام کے رفقا اور انجمن طلبائے اسلام کے کارکنان نے کثیر تعداد میں شرکت کی جس میں تمام راہنماؤں نے عظیم مجاہد چودھری حمایت علی شہید کو خراج تحسین پیش کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ انجمن طلباء اسلام کا ہر کارکن چودھری حمایت علی شہید کے نقش قدم پر چلے گا انجمن طلبائے اسلام انجمن نوجوانان اسلام جماعت اہلسنت جمعیت علمائے پاکستان اور بالخصوص عوام اہلسنت پر یہ چودھری صاحب کا احسان ہے اور انجمن طلبہ اسلام چودھری صاحب کی احسان مند ہے کہ اس عظیم مجاہد نے انجمن طلبائے اسلام کو جب انجمن کے خلاف سازش کی جا رہی تھی ایک واضع لائن آف ایکشن دی اور امام انقلاب امام شاہ احمد نورانی کی قیادت میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جدوجہد کا درس دیا پروگرام کے اختتام پر چودھری صاحب کے درجات میں بلندی کی دعا مانگی گئی

آپ کے خطوط

* سید قمر احمد سبزواری ایڈیٹر انچیف ماہنامہ سبیل ہدایت لاہور

محترم جناب محمد نعیم طاہر رضوی صاحب

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے دیگر آج ہی ماہنامہ کنزالایمان ستمبر اکتوبر ۹۹ کا مشترکہ شمارہ موصول ہوا ایک ہی نشست میں مطالعہ کر لیا ایک خبر جو دلوں کو اداس کر گئی وہ ہمارے مخلص ساتھی محترم جناب حمایت علی چوہدری صاحب ہم سے بچھڑ گئے لیکن ہمیشہ کے لیے زندہ و جاوید ہو گئے

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

خوشی اس بات کی ہوئی کہ وہ شہادت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہوئے اور ہمیں درس جہاد دے گئے میری ملاقات ان سے زیادہ عرصہ کی نہیں ہے صرف کونسل آف جرائد اہلسنت کے قیام اور بعد کے اجلاسوں میں ہوتی رہی ان میں میں نے ایسی جرات اور ہمت اور جذبہ دیکھا شائید ہی کوئی اس عمر میں یہ تمام اوصاف رکھتا ہو اس عمر میں تو لوگ صرف بچے پالنا اور معاشی مسائل کا شکار ہو کر دین و دنیا بھول جاتے ہیں لیکن ان کو بلند ہمتی اور حوصلگی کا درس دیتے سن کر ہم میں بھی ایک نئی روح جاگ اٹھتی تھی میں نے کونسل کے تقریبا ہر اجلاس میں شرکت کی مجھے وہ اس محبت اور گرمجوشی سے ملتے کہ لگتا ایک مہربان اور شفیق رہنما مل رہا ہے دینی صحافت اور خصوصا اہل سنت و الجماعت کی ترجمانی کے لیے ہمیشہ ببانگ دہل خیالات کا اظہار کرتے ان کے اپنے جریدے اور دوسرے جرائد میں ان کے اداریے اور مضامین اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں اہل سنت والجماعت کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے میں اپنی ساری جدوجہد کو صرف

کرتے رہے۔

اب ہمیں چوہدری حمایت علی کے دیے درس کو یاد رکھنا ہے کفر کے خلاف جہاد کرنا ہے انکی تقلید میں تن من دھن کی قربانی دینا ہے انشاء اللہ ان تمام شہدا کا لہو رنگ لائے گا اور کشمیر آزاد ہو کر رہے گا اللہ تعالی ہمیں شہید کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور شہید کے وارثان اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

* شاہ انجم بخاری مدیر سال نامہ المصداق حیدر آباد

محترم ومکرم جناب محمد نعیم طاہر رضوی صاحب

آپ کا ارسال کردہ وقیع جریدہ کنزالایمان بابت اکتوبر ۹۹ موصول ہوا اپنی بے خبری پر افسوس ہوا کہ اتنا اچھا جریدہ کب سے جاری ہے اور آج اس کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں اور وہ بھی آپ کی کرم نوازی کی بدولت ورگرنہ اب بھی محروم ہی رہتا۔

چوہدری حمایت علی شہید اے ٹی آئی کے مخلص کارکنان میں سے تھے انہوں نے اپنی ساری زندگی عشق رسول ﷺ کے فروغ کے لیے وقف کر رکھی تھی جس کے انعام کے طور پر اللہ تعالی نے انہیں تاج شہادت عطا فرمایا اللہ تعالی سے دعا یہ کہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے ان کی شہادت کو قبول فرمائے اور لواحقین کو صبر کے ساتھ ساتھ ان کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین شہید نے انجمن طلبہ اسلام پاکستان کی روشن تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے اور کارکنان انجمن کے لیے یادگار مثالی قائم کیا ہے میری طرف سے لواحقین کی خدمت میں خراج تحسین پیش کر دیجئے گا

میدان جنگ سے چودھری حمایت علی کا
پیغام قوم کے نام

مکرمی جناب

السلام علیکم

مزاج گرامی

اللہ کی راہ میں جہاد کرو تم ہلکے ہو یا بوجھل (القرآن)

برادران اسلام

مسلمان جب تک جذبہ جہاد سے سرشار رہے پوری دنیا میں باوقار اور سربلند رہے بعض خطے جہاں اسلام کا پھریرا لہراتا رہا ہے آج بے وطن نظر آتا ہے یقیناً ایک وقت کی غفلت نے وہاں جذبہ جہاد کو سرد کیا پھر آن واحد میں شیطانی طاقتیں کمزور صورت حال کو دیکھ کر چیلوں کی طرح مسلمانوں کو نوچنے کے لیے جھپٹ پڑیں

جس کے نتیجے کے طور پر کفر مختلف جہتوں سے مسلمانوں کو ایک گیند کی طرح استعمال کر رہا ہے میرے اور آپ کے پڑوس میں مقبوضہ کشمیر کے عوام ہندو اور انگریز سامراج کی چالوں کو ٹھکراتے ہوئے حق خود ارادیت کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں مرد و خواتین تلوار لے کر میدان کارزار میں اتر چکے ہیں بھارتی افواج کے لیے خطہ کشمیر جہنم کا نقشہ پیش کر رہا ہے عالمی سیاست کے ستون مسلمانوں کی بیداری سے خوفزدہ ہو کر حیلے بہانے سے مسلمانوں کی اس آزادی کی تحریک کو کچلنے کے درپے ہیں کشمیر میں بھارتی افواج کے ظلم و ستم سے بچے بوڑھے اور خواتین کی سسکتی آہوں نے ہر

زندہ ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے اور کشمیری حریت پسند نوجوانوں نے بھارتی افواج کو بے بس کر دیا ہے جس سے عالمی سطح پر کشمیر پر ہندوستان کے غاصبانہ قبضے کی حقیقت کھل گئی ہے ان حالات میں لابیل مجاہدین عالمی جموں و کشمیر کے مجاہدین عملی طور پر جہادی قافلوں کی قیادت کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر میں اتر چکے ہیں توپوں کی گھن گرج میں نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے اور اپنے نبی کی سنت کو ادا کرتے ہوئے جذبہ ایمانی کے ساتھ مجاہدین گوریلا کاروائیاں کر رہے ہیں

صوفیائے اسلام کی دھرتی کشمیر کو ہم پاک کر کے دم لیں گے آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ آپ لابیل مجاہدین عالمی کے مجاہدین کی کامیابی کے لئے دعاگو ہوں

ان دنوں کام کو تیز کرنے کے لیے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانی کی اشد ضرورت ہے۔ مجاہدین کے گھر کی دیکھ بھال اور مراکز اور معسکروں کی دیکھ بھال اور نگرانی کرنے والے کو اگلی صفوں میں لڑنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے دیکھئے یہ نیکیاں کمانے کا کتنا آسان راستہ ہے آئیں ہمارے ہم سفر ہو کر عملی جہاد میں شامل ہو جائیں

والسلام

امیر لابیل مجاہدین عالمی

چوہدری حمایت علی

توجہ فرمائیں ۔رسالہ ہر ماہ ۲۷ تاریخ تک حوالہ ڈاک کر دیا جاتا ہے اگر ۱۰ تاریخ تک نہ ملے تو خط لکھ کر دوبارہ طلب کریں

ادارہ **کنزالایمان** لاہور

The Nation NOVEMBER 9, 1999

Ex-official recommends changes in *zakat* distribution system

The Nation Forum

By Latif Athar Rana

LAHORE–Collection of zakat fund and its distribution was an important function of an Islamic state but this institution was ruined by the politicians. The 2.50 lakh volunteers engaged in the 26,000 Zakat committees were exploited to increase the number of audience in the public meetings of politicians. The Zakat and *Bait-ul-Ma'al* funds were used to nurture sectarianism by involving ulema of different sects from time to time in distribution of these funds. At present a sum to the tune of Rs 12 billion is in the exchequer of Federal Zakat Council which was clandestinely kept safe to use at an appropriate time of turmoil to fetch support for the government in its bad days.

These views were expressed by Malik Faiz-ul-Hasan, an ex member of the Provincial Zakat Council at *The Nation* and *The Nawa-i-Waqt* Forum on Monday. Talking about his services, Malik Faiz-ul-Hasan said he worked in three successive governments from Muhammad Khan Junejo to first tenure of Nawaz Sharif during 1985 to 1993. He resigned during Wattoo government as a protest. He did rehabilitation work for 1992 flood victims in Rawalpindi, Faisalabad and Sargodha divisions by distributing crores of rupees to the affected persons caring little for the bureaucratic bottlenecks.

He said all the funds accumulated in the name of zakat during the holy month of Ramadan must be distributed and exhausted before the next Ramadan. He said hospitalised patients, religious schools, poor and needy, widows and orphans, marriages of poor girls and voluntary welfare organisations are the deserving institutions. The needy person even if he is a grade 18 officer should also be considered for zakat. The objective is to eliminate the sufferings of needy persons so that the society and its norms are not perturbed.

He said the present system of distribution of zakat funds is a source to get cheap publicity in which cheques are distributed in public meetings. This amounts to hurting self respect of the recipient persons. Moreover a sum of Rs. 200 or Rs. 300 cannot give relief to the poor. The need is to rehabilitate the deserving persons to make them economically self-sufficient. The subsistence allowance to poor should be consolidated and issued on a Pass Book, he added.

He said all the persons who managed to get membership in the zakat committees on political considerations should be waived of. Similarly, honest and well reputed officers. He said after eight years of his association wish the Zakat council, came to. He said there are two classes in Pakistan, the Haves and Have'nots.

The wealth taken from the Haves should be distributed to the Have nots. He said that the dual systems of Federal and Provincial zakat funds should be dispensed with. The provincial councils have no authority to transfer zakat funds or acquire funds from other sectors.

786

INTERNATIONAL PROTEST DAY

Friday, 31 December, 99:

against the demolition of the holy grave of Hazrat-e-Aaminah (RA), the mother of the the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him)

A lot of old monuments and historical places of Islam including mosques, monuments of the holy prophet (peace be upon him) and monuments of Aal-o-Ashab and the graves of Aal-o-Ashab have been destroyed in Saudi Arabia. E.g. in 1978, the holy grave of Hazrat-e-Abdullah (RA), the father of the last prophet (peace be upon him) was dug but with the grace of Allah his body was found to be fresh and perfect. Thousands of people saw this scene (see the daily Nawa-e-Waqt 21January, 1978). At the place of Gazwa-e-Khandaq, from Sabaa Masajid (seven mosques) two mosques have been demolished. The historical house of Ummul Momineen Hazrat Khadija (RA) where there was revelation for 13 years, has been destroyed and toilets have been built on that place. In the last Ramadan, at Abwa, the holy grave of Hazrat-e-Aaminah (RA), the mother of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) was desecrated ruthlessly with the help of bulldozer. And now, these fanatic Najadi ulama are demanding the demolition of the Holy grave (Qubba-e-Khadra) of the last prophet Muhammad (peace be upon him) as is mentioned by the ex-minister or Kuwait, Syyed Yusaf bin Syyed Hashim Al-Rifaei in his book "Naseehatun-Li-ikhwan-e-Ulama-e-Najid. The silence of the whole Muslim Ummah after these events is surely a great crime.

So, Aalmi Tanzim-e-Ahl-e-Sunnat appeals from the Muslims of the world that on Friday 31 December, 99

1. Religious speakers should deliver speech on the importance and eminence of Hazrat-e-Aaminah (RA)
2. The Muslims of the world should protest in each and every city after the Juma (Friday) prayer for the restoration of the holy grave of Hazrat-e-Aaminah (RA) and other monuments of Islam, and to stop the sectarian preaching in the Haramain Shareefain.
3. Write protesting letters and send telegrams to King Fahad and get the news of protest published in the newspapers.

Important Announcement

Insha Allah on 31 December, 99, the central protest would be before Saudi Embassy, in the New York, USA.

Pir Muhammad Afzal Qadri Central Convenor

Aalmi Tanzim-e-Ahl-e-Sunnat

CONTACTS: UK (00441753526032) USA (0012014330057) ISLAMABAD (0092-51-430019) GUJRAT (00924331521401)